آفاتُ اللسان

یعنی

زبان کی تباہ کاریاں

تالیف: فضیلۃ الشیخ سعید بن علی بن وہف القحطانی

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ مولانا عبدالرحمٰن عامر حفظہ اللہ

تہذیب ونظر ثانی فضیلۃ الشیخ مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ناشر

توحید پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

آفاتُ اللِّسان

یعنی

زبان کی تباہ کاریاں

تالیف

فضیلۃ الشیخ سعید بن علی بن وہف القحطانی رحمہ اللہ

ترجمہ:

مولانا عبدالرحمن عامر حفظہ اللہ

تہذیب ونظرِ ثانی

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

نشر وتوزیع

توحید پبلیکیشنز

بنگلور (انڈیا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقوقِ اشاعت بحقِ مؤلف محفوظ ہیں

کتاب ---------- زبان کی تباہ کاریاں

تالیف ---------- فضیلۃ الشیخ سعید بن علی بن وہف القحطانی رحمہ اللہ

ترجمہ ---------- مولانا عبدالرحمن عامر حفظہ اللہ

تہذیب ونظرِ ثانی ---------- فضیلۃ الشیخ ابوعدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

طبع اوّل ---------- 1445ھ......2024ء

تعداد ---------- 3000

ناشر ---------- توحید پبلی کیشنز، بنگلور انڈیا

ہندوستان میں ملنے کے پتے

1- Tawheed Publications
Contact: Mr. M.R. Khan S.R.K.Garden,
Phone# 9900446193
BENGALURU-560 041
2-Dar us Salam
Contact: Mr.Hanif Ahmed Wani,
SRINAGAR (Jammu Kashmir)
Phone# 9797003342
3-Islam World No. 35, Haines Road,
Coles Park, Near AKS Convention
Center,BENGALURU-560 005
4-Islam Book House Store
No. 60, R.K.Noor Building,Cockburn Road,
Opposite Madrasa e Niswan,Shivajinagar,
BENGALURU-560 051
Contact: 9945744117, 8880044117

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- تقدیم 7
- عرضِ مترجم 11
- طبع ثالث کا مقدمہ مؤلف 14

بابِ اوّل

- **الفصل الاول**: غیبت 20
- بحث 1: غیبت کی تعریف (تعارف) 20
- بحث 2: غیبت اور چغلی کے درمیان فرق 21
- بحث 3: غیبت کا حکم 22
- بحث 4: غیبت کی مذمت اور وعید 22
- بحث 5: کسی مسلمان کی غیبت سننے والے کا فرض 33
- بحث 6: غیبت کے اسباب 36
- بحث 7: غیبت سے بچنے کا طریقہ 38
- بحث 8: غیبت سے توبہ کا طریقہ 42
- بحث 9: غیبت کی جائز صورتیں 43
- **الفصل الثانی**: چغلی 48

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- بحث 1: چغلی کی تعریف (تعارف) 48
- بحث 2: چغلی کا حکم 49
- بحث 3: چغلی پر وعید 49
- بحث 4: جس کے پاس چغلی کی جائے اس کی ذمہ داری 52
- بحث 5: ذو الوجھَین (دو رُخا انسان) 53
- بحث 6: چغلی کے اسباب 54
- بحث 7: چغلی کی عادت سے بچنے کا طریقہ 54
- بحث 8: جائز چغلی کی جائز صورتیں 54

باب دوم

- **الفصل الاول**: اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ پر جھوٹ باندھنا 58
- بحث 1: جھوٹ کی تعریف 58
- بحث 2: اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے پر وعید 58
- بحث 3: رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے کا حکم اور اس کی سزا 66
- **الفصل الثانی**: عام لوگوں پر جھوٹ باندھنا 68
- بحث 1: جھوٹ کا حکم 68
- بحث 2: عام جھوٹ پر وعید 68
- بحث 3: جھوٹے خواب بیان کرنا 71
- بحث 4: کون سا جھوٹ جائز ہے؟ 72
- **الفصل الثالث**: جھوٹی شہادت 77
- بحث 1: الزور (جھوٹ) کی تعریف (تعارف) 77
- بحث 2: جھوٹی شہادت پر وعید 78
- بحث 3: جھوٹی گواہی وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے جرائم 86

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

- **الفصل الاول**: قذف (تہمت) 92
- بحث 1: قذف کی تعریف (تعارف) 92
- بحث 2: قذف (تہمت) پر وعید 92
- **الفصل الثانی**: تنازعات و جھگڑے اور بحث مباحثہ 97
- بحث 1: باطل جدال (بحث) ناحق جدال کے اسباب 97
- بحث 2: جھگڑے اور تنازعات 101
- بحث 3: غصہ اور تنازعات و جھگڑوں کا علاج 105
- **الفصل الثالث**: زبان کی فحش گوئی 107
- بحث 1: فحش گوئی کی وعید 107
- بحث 2: ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا 115
- بحث 3: غیر اللہ کی قسم اٹھانا 116
- بحث 4: جھوٹی قسم اور احسان جتلانا 118
- بحث 5: شہنشاہ نام رکھنا 121
- بحث 6: زمانے کو گالی دینا 121
- بحث 7: نوحہ کرنا (بَین کرنا) 122
- بحث 8: محض قیمت بڑھانے کے لیے بولی لگانا 123
- بحث 9: خلافِ حقیقت مدح 124
- بحث 10: جائز مدح 126
- بحث 11: ذاتی عیوب کا اظہار 128
- بحث 12: گالی گلوچ اور مومنوں سے مذاق (استہزاء) کرنا 129
- بحث 13: والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے 134

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- بحث 14: لعنت 135
- بحث 15: غیر معین کفار اور فاسقوں پر لعنت کا جواز 138
- بحث 16: مشیّتِ الٰہی میں غیر کو شریک کرنا 141
- بحث 17: معاملات کو اللہ کے سپرد نہ کرنا 142
- بحث 18: یہ کہنا کہ لوگ برباد ہوگئے 142
- بحث 19: گانا بجانا اور حرام اشعار 143
- بحث 20: جھوٹا وعدہ 145
- بحث 21: دوسروں کو نصیحت، خود میاں فضیحت 146
- بحث 22: خاوند یا بیوی کے راز ظاہر کرنا 148
- بحث 23: اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی قسم اٹھانا 148
- بحث 24: فاسق کو سردار بنانا 149
- بحث 25: بخار کو گالی دینا 149
- بحث 26: قولی ارتداد 150
- **الفصل الرابع**: زبان کی حفاظت فرض ہے 152
- خاتمہ 158

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَمَّا بَعْدُ:

قارئینِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

زبان اور آنکھ دو ایسے اعضاءِ جسم ہیں کہ جن سے بے شمار گناہ سرزد ہوتے ہیں، حتیٰ کہ آنکھوں اور نگاہوں پر کنٹرول کرنے کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۝﴾ (الاسراء/ بنی اسرائیل: ۳۶)

''اور جس بات کا آپ کو علم ہی نہیں اس کے پیچھے نہ لگیں، بے شک کان، آنکھ اور دل، ان میں سے ہر ایک کی بابت سوال کیا جائے گا۔''

اور نبیِ اکرم ﷺ نے اپنے برادرِ عمزاد اور داماد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا:

((يَا عَلِيُّ! لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ.)) [1]

''اے علی! اچانک پڑنے والی نگاہ کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو، پہلی تمھیں معاف

---

[1] صحیح سنن ابی داود: ۲۱۴۹، ترمذی: ۲۷۷۷، مسند احمد: ۲۲۹۹۱۔ ''آفاتِ نظر'' کے نام سے علامہ ارشاد الحق اثری صاحب حفظہ اللہ نے مستقل ایک کتاب لکھ کر شائع کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور دوسری کا تمہیں حق نہیں ہے۔''

جہاں تک تعلق ہے زبان کا تو یہ بہت چھوٹا سا مگر بڑا ہی خطرناک پرزہ ہے، جس کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ صرف اسی چھوٹے سے پرزے سے (۱) غیبت، (۲) چغلی، (۳) اللہ و (۴) رسول ﷺ پر جھوٹ باندھنا، (۵) عام لوگوں پر جھوٹ باندھنا، (۶) جھوٹی گواہی دینا، (۷) جھوٹ بولنا، (۸) کسی پر تہمت و بہتان لگانا، (۹) جھوٹے خواب بیان کرنا (۱۰) گالی گلوچ اور (۱۱) فحش گوئی کرنا، (۱۲) غیر اللہ کی قسمیں کھانا، (۱۳) لوگوں کا مذاق اڑانا، (۱۴) کسی کو کافر و فاسق کہنا، (۱۵) گانے گانا اور (۱۶) حرام اشعار پڑھنا وغیرہ بے شمار گناہوں کا ارتکاب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے قرآن وسنت ہر دو میں زبان کی آفات سے بچنے اور اس کی حفاظت پر بڑا زور دیا گیا ہے جس کی تفصیل تو آپ کتاب میں پڑھ لیں گے لیکن یہاں ہم ایک بات ذکر کردیتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا:

((يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا النَّجَاةُ .))

''اے اللہ کے رسول ﷺ! نجات کیسے ہوگی؟''

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَكَ .)) [1]

''اپنی زبان قابو میں رکھو، اور اپنے گھر میں ٹکے رہو اور اپنی خطاؤں پہ آنسو بہایا کرو۔''

زبان کی آفات سے ڈرنے والوں میں سے صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہی دیکھ لیں کہ حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے تو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کو غصے سے کھینچ پیٹ رہے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت

[1] صحيح سنن الترمذی : ٢٤٠٦ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائیے، رکیئے! تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِیْ الْمَوَارِدِ.)) ❶

''اِسی نے مجھے بہت سی ہلاکتوں میں مبتلا کیا ہے۔''

زیرِ نظر کتاب میں آفاتِ زبان کا مفصل بیان ہے کہ جو کہ شیخ سعید بن وھف القحطانی رحمہ اللہ کی تالیف ہے جس کا ترجمہ شیخ عبدالرحمٰن عامر مدنی حفظہ اللہ نے کیا ہے اور یہ ترجمہ میدانِ تصنیف و ترجمہ میں ان کا نقشِ اول ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اور ہمیں مزید توفیق سے نوازے۔ آمین

اس کتاب کو ہمارے احباب نے توحید پبلی کیشنز بنگلور کی طرف سے شائع کرنے کا ارادہ کیا تو یہ مجھے ترجمے پر نظرِ ثانی کے لیے دی، جبکہ فاضل مترجم کے بقول اس کے ترجمہ و نظر ثانی میں ہمارے بعض فاضل احباب نے بھی ان کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ تاہم اس کتاب کو نئے سرے سے شائع کرنے کے لیے ہم نے اسے لفظ بلفظ پڑھا، اصل کتاب کے ساتھ ترجمے اور تخریجات و حواشی کا موازنہ کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ (۱) متن کے بعض حصوں کا ترجمہ چُھوٹا ہوا تھا، اسے مکمل کیا (۲) اور تخریجات و حواشی میں بہت ساری چیزیں کم تھیں، انہیں مکمل کیا، (۳) بعض جگہ حواشی کا اضافہ کیا۔ (۴) اسی طرح کئی دیگر امور بھی ہیں جن کے ذکر سے بات کو طول نہیں دیتے، جو شخص پہلے ایڈیشن اور زیرِ نظر طباعت کا موازنہ کرے گا وہ واضح طور پر فرق محسوس کرسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مؤلف و مترجم اور راقم سمیت اس کتاب کی طباعت و اشاعت میں کسی بھی قسم کا کوئی بھی تعاون کرنے والے تمام احباب کے اس عمل کو قبول فرمائے اور دنیا و آخرت میں جزاءِ خیر سے نوازے، آمین

❶ مؤطا امام مالك: ١٨٢٢، صحيح الترغيب والترهيب: ٢٨٧٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس زیرِ نظر ایڈیشن کی طباعت پر برادرم رحمت اللہ خان (ایڈووکیٹ) عزیزم شاہد ستار (انجینئر) اور ان کے ساتھی خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْهُمْ صَالِحَ الْاَعْمَالِ وَجَزَاهُمُ اللّٰه خَيْرًا فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ابوعدنان محمد منیر قمر

الخبر ، سعودی عرب

داعیہ متعاون مکاتب جالیات الخبر ،

الراکۃ ، الدمام ، الظہران (سعودی عرب)

www.mohammedmunirqamar.com

۲۷/صفر ۱۴۴۵ھ

۱۲/ستمبر ۲۰۲۳ء، بروز منگل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مترجم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ. اَمَّا بَعْدُ!

اللہ عزوجل انسان کا خالق اور مالک ہے، اس نے انسان کو پیدا کیا اور اس پر بے شمار انعامات واحسانات فرمائے، جن میں سے ایک گویائی اور ما فی الضمیر ادا کرنے کی عظیم صلاحیت بھی ہے جس کا آلہ زبان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ وہ جسے بھی کوئی قوت و صلاحیت اور نعمت عطا فرماتا ہے اسے شُتر بے مہار اور کلی خود مختار نہیں بناتا کہ وہ جو چاہے اور جیسے چاہے کرتا پھرے بلکہ اسے حدود وقیود اور قوانین وضوابط کا پابند کرتا ہے تاکہ اس کی بندگی اور اطاعت وفرمانبرداری کا امتحان لیا جاسکے، نیک وبد، فرمانبردار ونافرمان میں تمیز اور رحمان وشیطان کے بندے کا فرق واضح ہوسکے۔

اسی ازلی اور غیر متبدّل قانون کے تحت اللہ تعالیٰ نے انسان کو زبان جیسی نعمت عطا کرکے اس کے استعمال کے لیے ضابطے اور قانون بھی مقرر کردیئے کہ کہاں زبان کو کھولنا اور کہاں بند رکھنا ہے؟ کن مواقع پر اس کو کس کس طرح سے استعمال کرنا ہے؟ اس کا استعمال کہاں واجب، کہاں جائز اور کس جگہ ناجائز وحرام ہے؟ کون سی بات زبان سے نکالنا مفید اور کون سی ضرر رساں ہے؟ یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعے پوری انسانیت تک پہنچا دی ہیں (جن کی تفصیل آپ کو اس کتاب میں ملے گی) تاکہ لوگ ان قواعد اور ضابطوں کے ذریعے اپنے نفع ونقصان کو معلوم کرکے ان کے مطابق عمل کرسکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ عزوجل کی نعمتوں میں سے زبان ایک عظیم نعمت ہے جس کے بغیر انسان اور حیوان میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا ہے، لیکن عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ اس عظیم نعمت کا شکر ادا کرنے کی بجائے اس سے ناجائز فائدہ حاصل کرتے ہیں اور اس کا استعمال ان مواقع پر کرتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اس طرح کچھ لوگ دانستہ طور پر اور کچھ نادانستہ طور پر زبان کے غلط استعمال سے اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی اور کفرانِ نعمت کے مرتکب ہو کر اپنی عاقبت خراب کر لیتے ہیں اور یوں ہمیشہ کے لیے اللہ کی ناراضگی اور اس کے شدید عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔

کافی عرصہ سے میری خواہش تھی کہ اس موضوع پر کوئی جامع کتاب دیکھنے کا موقع مل جائے مگر ناکام رہا، آخر کار اللہ عزوجل نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں حصولِ علم کا موقع عطا فرمایا تو وہاں پر محترم الشیخ سعید بن علی وھف القحطانی رحمہ اللہ کی کتاب ''آفات اللسان'' دیکھنے کا موقع ملا۔ دورانِ مطالعہ اسے بہت مفید اور جامع پایا تو اس وقت سے ہی اُردو دان طبقہ کے افادۂ علمی کی خاطر اس کے اُردو میں ترجمہ کرنے کا ارادہ کر لیا تاکہ وہ بھی اس انتہائی اہم موضوع پر اس بہترین کتاب سے مستفید ہو سکیں، جو کہ درحقیقت آفاتِ زبان کے موضوع پر کلامِ الٰہی، فرمانِ نبوی ﷺ اور اقوالِ سلف صالحین رحمہم اللہ کا شاندار مجموعہ ہے اور ہر لحظہ انسان کو اس سے راہنمائی حاصل کرنے کی اشد ضرورت بھی ہے۔ لیکن بعض مصروفیات اور کچھ طبعی سُستی کے باعث یہ کام مؤخر ہوتا گیا حتیٰ کہ محترم بھائی پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ کے تالیف و ترجمہ کے کام میں تخصّص اور ان کے مسلسل رغبت دلانے پر کتاب ''آفات اللسان'' کے ترجمے کا کام شروع کر دیا جو کہ تدریسی مصروفیات کے باعث وقفے وقفے سے جاری رہا اور تقریباً دو سال میں مکمل ہوا جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ میری پہلی کوشش ہے اس لیے احباب سے گذارش ہے کہ کہیں لغزش و کوتاہی ہو تو اس سے ضرور مطلع کریں تاکہ آئندہ اصلاح کی جا سکے۔

آخر میں محترم پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی صاحب حفظہ اللہ، محترم حافظ عبد السلام بھٹوی رحمہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اورمحترم بھائی عبد اللطیف صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی اور دیگر احباب کا شکر گذار ہوں جنہوں نے اس ترجمے میں میری راہنمائی اور تعاون کیا اور اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس کتاب کے اکثر حصہ پر نظر ثانی کا شرف بخشا۔

دعا ہے کہ اللہ میرے اس عمل کو اپنی رضا کے لیے خاص کر دے، اسے میرے اور میرے والدین واساتذہ کے لیے آخرت میں ذریعۂ نجات بنائے۔ اس کتاب کے مصنف و طابع اور ناشر کو فلاحِ دارین اور جزائے خیر سے نوازے، نیز ہر قاری کے لیے اس کا نفع عام کر دے اور اس کے مندرجات پر ہم سب کو عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَوْفِیْقِ .

عبدالرحمٰن عامر عفی اللہ عنہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی
منکیرہ، ضلع بھکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طبع ثالث کا مقدمۂ مؤلف

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ!

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۰۲ ﴾ (آلِ عمران: ۱۰۲)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رہو۔“

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝۱ ﴾ (النساء: ۱)

”لوگو! اپنے ربّ سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیئے، اس اللہ سے ڈرتے رہو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو، یقین جانو اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔“

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾﴾

(الاحزاب: ۷۰، ۷۱)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرتے رہو اور درست بات کیا کرو (اس کے نتیجہ میں) اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور گناہ معاف فرما دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا یقیناً وہ بڑی کامیابی حاصل کرے گا۔''

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ .

اما بعد! بہترین بات اللہ کی کتاب اور بہترین راہ حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔ اور اپنی طرف سے کوئی چیز ایجاد کر کے دین میں شامل کر لی جائے وہ سب سے بری ہے۔ اور ایسی ہر چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم کی آگ ہے۔ [1]

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان نعمتوں میں سے ایمان واسلام کے بعد زبان ایک عظیم نعمت ہے۔ یہ زبان دو دھاری تلوار کی مانند ہے۔ اگر اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت مثلاً قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے، نیکی کا حکم دینے، برائی سے روکنے، مظلوم کی مدد کرنے وغیرہ) میں استعمال کیا جائے تو یہی وہ کام ہیں جو ہر مسلمان سے مطلوب ہیں۔ اور اعمالِ خیر میں زبان کو استعمال کرنا ہی صحیح معنوں میں اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

---

[1] یہ خطبة الحاجة کے نام سے معروف ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ صحابۂ کرام سے صحیح مسلم، سنن ابوداؤد و نسائی، صحیح ابن خزیمہ اور مسند احمد وغیرہ میں مروی ہے۔ (ابوعدنان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر زبان کو شیطان کی اطاعت، مسلمانوں کے درمیان تفریق، جھوٹ، بہتان تراشی، غیبت، چغلی اور مسلمانوں کی عصمتوں کو پامال کرنے وغیرہ میں استعمال کیا جائے تو یہ اس عظیم نعمت کی ناشکری ہے اور یہ وہ کام ہیں جو ہر مسلمان پر حرام ہیں۔ زبان کی دو بڑی آفتیں ہیں:

۱: ناحق کلام کرنا ۔

۲: اظہارِ حق سے خاموش رہنا۔

جب کسی شخص کو جان ضائع ہونے کا خطرہ نہ ہو، پھر بھی وہ حق بات کے اظہار سے خاموش رہے تو وہ دین سے غافل، ریا کار، اللہ کا نافرمان اور گونگا شیطان ہے جبکہ باطل کلام کرنے والا، ناحق بات کہنے والا بھی اللہ کا نافرمان اور بولنے والا شیطان ہے۔ اکثر لوگ کلام کرنے اور خاموش رہنے کے معاملے میں راہِ حق سے دور ہیں جبکہ میانہ روی اختیار کرنے والے اپنی زبانوں کو باطل سے روکتے اور حق و فائدہ کے راستے میں استعمال کرتے ہیں۔ ❶

زبان کی آفات انسان کے لیے انتہائی خطرناک ہیں کیونکہ اس کے لیے حرام کھانے، ظلم، زنا، چوری، ڈاکہ اور شراب خوری وغیرہ گناہوں سے بچنا آسان ہے لیکن زبان کے شر سے بچنا اس کے لیے مشکل ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات نیک و صالح اور زاہد انسان لاپرواہی سے اللہ کو ناراض کر دینے والا کوئی ایسا جملہ منہ سے ادا کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ ستر سال کی مسافت کے برابر آگ کی گہرائی میں جا گرتا ہے۔ ❷ قابلِ افسوس بات ہے کہ بہت سے متقی اور پرہیزگار لوگ جو ظلم، برائی اور بے حیائی سے تو مکمل اجتناب کرتے ہیں مگر ان کی زبانیں بڑی بے فکری و لاپرواہی سے زندہ انسانوں اور مردوں کی توہین و تحقیر میں لگی رہتی ہیں اور اسے وہ معمولی سمجھتے ہیں۔ و لا حول و لا قوۃ الا باللّٰہ . ❸

---

❶ الجواب الكافی، علامه ابن قیم رحمه الله، ص: ۲۸۱ .

❷ صحیح بخاری: ٦٤٧٨ . (ابوعدنان)

❸ الجواب الكافی، ص: ۲۷۷ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افراد، معاشرہ اور امتِ اسلامیہ پر زبان کے انہی مہلک اثرات وخطرات کے باعث میں نے اس اہم موضوع پر توفیقِ الٰہی کے ساتھ کتاب وسنت سے مواد جمع کیا ہے جو تین ابواب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ میں نے اپنی اس تالیف میں قابلِ اعتماد مراجع ومصادر سے مواد جمع کرنے کی کوشش کی ہے جس کا زیادہ تر حصہ قرآنِ کریم اور سنتِ نبویہ مطہرہ پر مشتمل ہے۔ یہی وہ دو خالص چشمے ہیں کہ جس نے بھی انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا کامیاب وکامران ہوا اور جس نے ان سے منہ پھیر لیا وہ ناکام ونامراد ہوا اور اس کی تمام تر محنت وکوشش ضائع ہوگئی۔ میں نے اس تالیف میں مذکور تمام احادیث کے اصل مصادر کا ذکر کر دیا ہے نیز صحیح بخاری وصحیح مسلم کے علاوہ دیگر کتب کی احادیث کا درجہ (حسن، صحیح) اہلِ علم کی رائے کے مطابق ذکر کر دیا ہے۔

میں نے اپنی اس تالیف کا نام ''آفات اللِّسان فی ضوء الکتاب والسنة، ''زبان کی آفات؛ قرآن وسنت کی روشنی میں'' رکھا ہے۔ اس میں جو بات درست ہے وہ اکیلے اللہ منان کی طرف سے ہے اور جو کمی وکوتاہی ہے وہ میری اور شیطان کی طرف سے ہے، اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ اس سے بریئ الذمہ ہیں۔

میں اللہ عزوجل عرشِ عظیم کے مالک سے دعا گو ہوں کہ وہ اس کتاب کو اپنی رضا کے لیے خاص کر لے۔ اور مجھے دنیا میں اور آخرت میں بھی اس سے بہرہ مند فرمائے ﴿يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴾ (الشعراء: ۸۸) ''جس دن مال واولاد کچھ فائدہ نہ دے سکیں گے۔'' اور اس کتاب کے پڑھنے، سننے اور شائع کرنے والے کو بھی نفع پہنچائے اور اسے ہمارے حق میں حجت بنا دے، ہمارے خلاف دلیل نہ بنائے۔ اللہ ہی سوال کیے جانے والوں اور لائق امید ہستیوں میں سے سب سے بہتر ہے، وہی ہمیں کافی ہے اور بڑا اچھا کارساز ہے۔ نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی توفیق اللہ علیّ وعظیم سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے، مخلوق میں سے بہترین ہستی، وحی کے امین ہمارے حبیب، رہبر وراہنما، امام و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ، آپ کی آل واصحاب اور قیامت تک آنے والے متبعین پر رحمت، سلامتی وبرکت نازل فرمائے، آمین۔

تحریر کنندہ

سعید بن علی بن وھف القحطانی

۱۳/ذوالقعدہ ۱۴۱۰ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الباب الاوّل:

غیبت وچغلی

الفصل الاوّل: غیبت

اس میں نو مباحث (بحوث) ہیں۔

الفصل الثانی: چغلی

اس میں آٹھ مباحث ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الاوّل:

غیبت

بحث:۱

غیبت کی تعریف (تعارف)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہلِ علم نے غیبت کی مختلف تعریفیں کی ہیں۔

امام راغب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''غیبت یہ ہے کہ انسان کسی کے عیوب بلاضرورت ذکر کرے۔''

امام غزالی رحمہ اللہ نے غیبت کی تعریف یوں کی ہے:

''کوئی اپنے مسلمان بھائی کا تذکرہ ایسے انداز میں کرے جو اسے معلوم ہونے پر پسند نہ آئے۔''

امام ابن الاثیر رحمہ اللہ اپنی کتاب ''النہایہ'' میں فرماتے ہیں:

''کسی انسان کی غیر موجودگی میں اس کا ذکر برے انداز سے کرنا خواہ وہ برائی اس میں موجود بھی ہو غیبت ہے۔''

امام نووی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''الاذکار'' میں امام غزالی کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''کسی انسان کا ایسے انداز سے تذکرہ کرنا جسے وہ ناپسند کرے غیبت کہلاتا ہے۔ مثلاً کسی کی بدنی، دینی، دنیوی، شخصی، اجتماعی حالت یا اس کی اخلاقی و مالی حالت، اس کی حرکات وسکنات، خوشی وغمی کی کیفیت یا اس کی اولاد، بیوی اور خادم وغیرہ، اس کے متعلقہ امور وافراد کو ناپسندیدہ انداز سے ذکر کرنا خواہ زبان سے ہو یا اشارہ وکنایہ سے، یہ سب باتیں غیبت ہیں۔''

امام ابن التین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''کسی کی غیر موجودگی میں اس کا تذکرہ اس طرح کرنا جسے وہ پسند نہ کرے یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیبت ہے۔"

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "بعض فقیہ کسی مسئلہ میں دوسرے عالم کی تردید کرتے ہوئے بسا اوقات یوں لکھ دیتے ہیں کہ: بعض مدعیانِ علم نے یوں کہا، بعض نیکی وتقویٰ کے دعوے داروں نے اس طرح کہا وغیرہ، تو اس قسم کی باتیں بھی غیبت ہی ہیں کہ جن سے پڑھنے والے کو اصل مقصود شخص کا علم ہو جائے۔

اور کچھ لوگوں کا کسی کا ذکر کرتے ہوئے کہنا کہ: اللہ ہمیں معاف فرمائے، یا اللہ ہم پر رحمت فرمائے، یا ہم اللہ سے سلامتی کے طالب ہیں وغیرہ بھی غیبت میں داخل ہے۔ [1]

غیبت کا تعلق صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ اشارہ، کنایہ، چٹکی، تحریر اور تصویر وغیرہ تمام ذرائع جن سے غیبت کرنے کا مقصد حاصل ہو، لوگ بات کا مقصد سمجھ لیں اور متعلقہ شخص کو جان لیں غیبت میں داخل ہیں مثلاً چلنے یا بولنے میں کسی کی نقالی بھی غیبت ہے بلکہ غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے کیونکہ نقالی اس کے عیب کی منظر کشی اور مطلب بیان کرنے میں زبان کے ساتھ بولنے سے زیادہ واضح ہے۔

بحث: ۲

غیبت اور چغلی کے درمیان فرق

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اہلِ علم کے ہاں غیبت اور چغلی کے بارے میں یہ اختلاف ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں یا ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور راجح قول یہ ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ایک شخص کا حال اس کی مرضی کے بغیر اختلاف ڈالنے کی غرض سے دوسروں کے سامنے بیان کرنا چغلی ہے جبکہ غیبت یہ ہے کہ کسی کی غیر موجودگی میں اس کا

[1] فتح الباری: ۱۰/ ٤٦٨ والاذکار، امام نووی، صفحہ ۲۸۸۔۲۹۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ ایسے انداز سے کرنا جسے وہ پسند نہ کرے۔ چغلی میں اختلاف ڈالنے اور شر وفساد کو ہوا دینے کا ارادہ ہوتا ہے جبکہ غیبت میں ایسا نہیں ہوتا۔ اور غیبت کسی شخص کی غیر موجودگی میں کی جاتی ہے۔ ❶

بحث:۳

غیبت کا حکم

غیبت کے حرام ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور اس کی حرمت پر کتاب وسنت اور اجماعِ امت سے بے شمار واضح دلائل موجود ہیں۔ ❷ (جن کی تفصیل آگے آرہی ہے)

بحث:۴

غیبت کی مذمت اور وعید (قرآنِ حکیم کی روشنی میں)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴾ (النساء : ١٤٨)

''اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ آدمی بدگوئی پر زبان کھولے مگر یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا

---

❶ فتح الباری: ١٠/ ٤٧٣ .

❷ الاذکار للنووی، ص: ٢٨٩ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ ﴾

(الحجرات : ۱۲)

''اے اہلِ ایمان! بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو۔ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ تجسّس نہ کرو، اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو! تم خود اس سے گھن کھاتے ہو، اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ ﴾ (الهمزة : ۱)

''تباہی ہے ہر اس شخص کے لیے جو لوگوں پر طعن (کرنے) اور پیٹھ پیچھے برائیاں کرنے کا خوگر ہو۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ ﴾ (ق : ۱۸)

''کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا مگر اسے محفوظ کرنے کے لیے ایک نگران ہر وقت موجود رہتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ ﴾ (الاسراء/ بنی اسرائیل : ۳۶)

''کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو، یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

غیبت کی مذمت اور وعید (احادیث کی روشنی میں)

نبیِ کریم ﷺ کے کرائے ہوئے تعارف کی رو سے زبان کی آفات میں سے غیبت ایک خطرناک آفت ہے جیسا کہ متعدد احادیثِ مبارکہ میں آیا ہے، مثلاً:

۱: ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ . قَالَ: ذِکْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَکْرَهُ . قِیْلَ: اَفَرَأَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ: قَالَ: اِنْ کَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ .)) ❶

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے غیبت کسے کہتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اپنے کسی مسلمان بھائی کو ایسے انداز سے ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو (غیبت ہے)۔ عرض کیا گیا: اگر واقعی اس میں وہ عیب پایا جاتا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر حقیقتاً اس میں وہ خامی ہے تو یہ غیبت ہے، اور اگر وہ خامی اس میں نہیں پائی جاتی تو یہ اس پر بہتان ہے۔''

۲: ((عَنْ اَبِیْ حُذَیْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِیَّةَ کَذَا وَکَذَا تَعْنِیْ قَصِیْرَةً فَقَالَ: لَقَدْ قُلْتِ کَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَآءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ: وَحَکَیْتُ لَهٗ اِنْسَانًا فَقَالَ: مَا اُحِبُّ اَنِّیْ حَکَیْتُ اِنْسَانًا وَاَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا)) ❷

''سیدنا ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ، اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ

---

❶ صحیح مسلم: ٤/ ٢٠٠٠ و شرح مسلم نووی: ١٦/ ١٤٢ .

❷ سنن ابی داؤد: ٤/ ٢٦٩ ، وعون المعبود: ١٣/ ٢٢٣ ، صحیح الجامع: ٥/ ٣١ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے اظہار کیا کہ صفیہ تو پست قد والی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! تو نے ایسی (خطرناک) بات کی ہے کہ اگر اسے سمندر میں ملا دیا جائے تو وہ بھی کڑوا ہو جائے گا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مزید) فرماتی ہیں: ایک مرتبہ میں نے آپ ﷺ کے سامنے کسی کی نقل اتاری تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو کثیر مال و دولت کے عوض بھی کسی کی نقالی پسند نہیں کرتا۔"

۳: ((عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ، وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ)) ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"معراج کی رات میں کچھ لوگوں کے پاس سے گذرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہرے اور سینے نوچ رہے تھے۔ میں نے کہا: جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں دوسروں کا گوشت کھاتے اور ان کی عزتوں پر حملہ آور ہوتے تھے۔"

۴: ((عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهُ، وَلَا يَكْذِبُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: عِرْضُهُ، وَمَالُهُ، وَدَمُهُ، اَلتَّقْوٰى هَاهُنَا، بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ .)) ❷

❶ سنن ابی داؤد: ٤/ ٢٦٩، عون المعبود :١٣/ ٢٢٣، صحيح الجامع: ٥/ ٥١ .

❷ صحيح مسلم: ٤/ ١٩٨٤، سنن ابی داؤد: ٤/ ٢٧٣، سنن ترمذی : ١٩٢٧، اور یہ الفاظ ترمذی کے ہی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ اس سے خیانت کرتا ہے، نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے، اور نہ ہی اس کا تعاون ترک کرتا ہے۔ ہر مسلمان کی عزت، مال اور خون، دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ تقویٰ دل میں ہوتا ہے کسی کے برے ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ دوسرے کسی مسلمان کو حقیر سمجھے۔''

۵: ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُوْنُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ. كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ.)) [1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم باہم حسد نہ کرو، جب چیز خریدنے کا ارادہ نہ ہو تو دوسروں کو خواہ مخواہ نقصان پہنچانے کے لیے چیزوں کی قیمتیں نہ بڑھاؤ، کسی سے بغض نہ رکھو، اور ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، نہ ہی کوئی دوسرے کی خرید وفروخت کے معاملے میں ناجائز مداخلت کرو۔ اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو، مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے جو اس پر ظلم نہیں کرتا، اس کی مدد چھوڑتا ہے نہ ہی اسے حقیر جانتا ہے۔ آپ نے تین مرتبہ اپنے سینۂ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تقویٰ دل میں ہوتا ہے، کسی انسان کے برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ہر مسلمان کا خون، اس کا مال اور عزت دوسرے

---

[1] صحیح مسلم: ٤/ ١٩٨٦، الترمذی: ٤/ ٣٢٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان پر حرام ہے۔''

فوت شدہ مسلمان کی غیبت کرنا زندہ مسلمان کی برائی بیان کرنے سے زیادہ برا اور سخت گناہ ہے، کیونکہ زندہ آدمی سے معاف کرالینا یا اس سے معذرت کر لینا ممکن ہے جبکہ مردہ سے تو یہ ممکن نہیں۔ [1]

٦: ((عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ وَلَا تَقَعُوْا فِيْهِ .)) [2]

''ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے فوت شدہ ساتھی کی عزت پر حملہ آور ہونے سے باز رہو۔''

٧: ((عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ! لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعُ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي بَيْتِهِ .)) [3]

''سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے ایمان کے دعویدارو! مسلمانوں کی غیبت مت کرو اور نہ ہی ان کے عیبوں کا پیچھا کرو۔ کیونکہ جو ان کی خامیوں کے درپے ہوگا اللہ اس کے عیوب کا پیچھا کرے گا اور جس کے عیوب کا پیچھا اللہ تعالیٰ کرے، اسے اس کے گھر کے اندر بھی رسوا کر دے گا۔''

---

[1] عون المعبود شرح ابوداؤد: ١٣/ ٢٤٢.

[2] سنن ابی داؤد: ٤/ ٦٧٥، صحیح الجامع: ١/ ٢٧٩، سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٢٨٥.

[3] سنن ابی داؤد: ٤/ ٢٧٠، مسند احمد: ٤/ ٤٢١، صحیح الجامع: ٦/ ٣٠٨.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فوائد:

مذکورہ احادیث سے مندرجہ ذیل مسائل ثابت ہوتے ہیں:

۱: مسلمان کی غیبت کرنا منافق کی علامت ہے، مسلمان کی نہیں۔

۲: اس میں مسلمان کی لغزشوں کا تعاقب کرنے والوں کے لیے وعید ہے کہ اللہ ان کی خامیاں لوگوں پر واضح کر دے گا۔

۳: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لوگوں کی غیبت کرنے والوں کو ان کے برے عمل کا بدلہ اِس دنیا میں بھی دیا جائے گا۔ اگرچہ وہ اپنے گھروں میں کیوں نہ چھپے بیٹھے ہوں۔ [1]

۸: ((عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَکَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَکْلَةً فَاِنَّ اللّٰهَ یُطْعِمُهٗ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ کَسٰی ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللّٰهَ یَکْسُوْهُ مِثْلَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِیَاءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ یَقُوْمُ بِهٖ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِیَاءٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ .)) [2]

"سیدنا مُستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کی اہانت کرکے کھانا کھایا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں جہنم کی آگ سے اسی قدر لقمے اسے کھلائے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی توہین کرکے لباس حاصل کیا اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے اسی قدر لباس پہنائے گا اور جس نے دنیا میں کسی آدمی کا شہرت اور ریاکاری کی غرض سے ساتھ دیا اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں شہرت وریاکاری کے مقام پر کھڑا کرے گا۔"

---

[1] عون المعبود: ۱۳/ ۲۲۴ .

[2] سنن ابی داؤد: ٤/ ۲۷۰ ، مسند احمد: ٤/ ۲۲۹ ، مستدرك حاكم: ٤/ ۱۲۸ ، سلسلة الصحيحة: ۲/ ٦۳۲ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوائد:

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ:

ا: جو شخص کسی سے کسی مسلمان کی غیبت یا اہانت و ایذا رسانی کے عوض کھانا یا لباس حاصل کرے اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے کھانا کھلائے گا اور آگ کے کپڑے پہنائے گا۔ کیونکہ اصول یہ ہے کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ ❶

اہلِ علم نے شہرت وریا کاری کے لیے کھڑے ہونے کے دو معانی ذکر کیے ہیں:

ا: پہلا یہ کہ باء متعدی بنانے کے لیے ہے یعنی جو کسی شخص کو کھڑا کر کے اس کی نیکی و تقویٰ کی تعریف کرتا ہے اور اس کی انوکھی کرامات لوگوں کے سامنے بیان کر کے اسے ذاتی اغراض اور دنیاوی مفاد کے حصول کا ذریعہ بناتا ہے آخرت میں اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا اور فرشتوں کو حکم کرے گا کہ وہ اس سے ویسا ہی سلوک کریں اور اس کے جھوٹ کو ظاہر کریں۔

ب: دوسرا یہ کہ یہ باء (باء سببیہ) ہے، یعنی

۲: جو کسی مالدار اور عظیم المرتبت آدمی کے پاس اپنے آپ کو بڑا متقی، پرہیزگار اور صالح آدمی ظاہر کرتا ہے تاکہ اسے عزت حاصل ہو اور وہ اسے نیک سمجھ کر مال عطا کرے اور اس کا معتقد بن جائے تو اللہ تعالیٰ اسے ریاکاروں کے ساتھ کھڑا کر کے رسوا کرے گا اور انہی جیسا عذاب دے گا۔ ❷ واللہ اعلم

۹: ((عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ شَهِدْتُّ الْأَعْرَابَ يَسْأَلُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ اَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا؟ اَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا؟ لِاَشْيَاءٍ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ فَقَالَ لَهُمْ: عِبَادَ اللّٰهِ وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ عِرْضَ اَخِيْهِ شَيْئًا فَذٰلِكَ الَّذِي

---

❶ عون المعبود ۱۳/ ۲۲۵ .

❷ عون المعبود : ۱۳/ ۲۲۶ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَرِجَ وَھَلَكَ .)) ❶

''سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ بدو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمولی معمولی باتوں کے متعلق پوچھ رہے تھے کہ کیا اس چیز میں کوئی حرج ہے؟ کیا اس کام میں کوئی گناہ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم سے معمولی گناہوں کو ختم کر دیا ہے۔ البتہ جو کسی مسلمان کی عزت پر حملہ کرتا ہے۔ وہ گنہگار رہوا اور برباد ہو گیا۔''

۱۰: ((عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَرْبَى الرِّبَا اَلِاسْتَطَالَةُ فِيْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ .)) ❷

''سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سب سے بڑا سود (گناہ) کسی مسلمان کی عزت پر ناحق زبان درازی ہے۔''

فائدہ:

۱: اس حدیث میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کی تحقیر، اس پر تہمت لگانا، لعنت ملامت، گالی گلوچ بہت بڑا سود، گناہ اور سخت جرم ہے۔ کیونکہ انسان کو اپنی عزت مال سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ اور مبالغہ کے طور پر عزت کو بھی جنسِ مال میں داخل کر دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں:

۱: معروف سود:...... وہ مال جو مقروض سے اصل زر پر زائد وصول کیا جاتا ہے۔

۲: غیر معروف سود:...... کسی مسلمان کی عزت پر ناحق زبان درازی کرنا بھی سود ہے۔ سود کی یہ قسم انجام کے لحاظ سے زیادہ خوف ناک اور سخت حرام ہے۔ ❸

---

❶ مسند احمد: ٤/ ٢٧٨، ابوداؤد: ٢/ ٢١١، نسائی کبریٰ: ٧٥١٢، ابن ماجه: ٢/ ١١٣٧، صحیح ابن ماجه: ٢/ ٢٥٢، مستدرك حاكم: ٤/ ١١٩ و ٤/ ٤٩٩ .

❷ سنن ابی داؤد: ٤/ ٢٦٩، مسند احمد: ١/ ١٩٠، صحیح الجامع: ٢/ ٤٤٢ .

❸ عون المعبود: ١٣/ ٢٢٢ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کسی حق کی بناء پر کوئی زبان درازی کرے تو اس کی بھی اہلِ علم نے حدود و قیود بیان کی ہیں۔ اور آگے چل کر یہ بیان بھی ان شاء اللہ آئے گا کہ غیبت کس کس معاملہ میں جائز ہے۔

۱۱: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں سیدنا ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کا قصہ مذکور ہے کہ جب ان سے زنا کا ارتکاب ہوا تو از حد نادم ہوئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر نہ صرف اپنے جرم کا بار بار اقرار کیا بلکہ یہ درخواست بھی کی کہ مجھ پر حد جاری کر کے اس گناہ سے پاک فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل تحقیق کے بعد انہیں رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ انہیں رجم کر دیا گیا۔ بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص اپنے دوسرے ساتھی کو سیّدنا ماعز رضی اللہ عنہ کے متعلق کہہ رہا تھا: دیکھو اللہ نے اس کے عیب پر پردہ ڈالا تھا مگر وہ نفس کے بہکاوے میں آ کر کتے کی موت مر گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر چلتے رہے یہاں تک کہ ایک بدبودار مردہ گدھے کے قریب سے گزرے تو فرمایا: فلاں فلاں کہاں ہیں؟ جب وہ حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مردار کھاؤ، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حرام نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ابھی اپنے بھائی کے بارے میں جو باتیں کر رہے تھے اس کا گناہ مردار کھانے سے زیادہ شدید ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ماعز (رضی اللہ عنہ) جنت کی نہروں میں غوطہ زن ہے۔'' [1]

۱۲۔ ((عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: مَنْ شَاقَّ شَقَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالُوْا: اَوْصِنَا فَقَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَاْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا

[1] ابوداوٗد: ٤٤٢٨، نسائی کبریٰ: ٧١٢٦، صحيح ابن حبان: ٤٣٩٩، مسند ابی يعلى: ٦١٤٠، بيهقى: ٨/ ٢٢٧ قال ابن كثير: اسناده صحيح: ٤/ ٢١٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلْیَفْعَلْ ، وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یُحَالَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجَنَّۃِ بِمِلْءِ کَفٍّ مِّنْ اِھْرَاقِ دَمِہٖ فَلْیَفْعَلْ .)) ❶

’’سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص محض شہرت کے لیے کوئی کام کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے ویسا ہی سلوک کرے گا اور جو کسی پر سختی کرتا ہے اللہ تعالیٰ آخرت میں اس پر سختی رکھے گا، لوگوں نے عرض کیا: ہمیں وصیت فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: انسانی جسم میں سب سے پہلے اس کا پیٹ متعفّن ہوگا اس لیے صرف رزقِ حلال کھاؤ اور جو یہ چاہتا ہے کہ جنت اور اس کے درمیان اس کا بہایا ہوا چلو بھر خون بھی حائل نہ ہو تو اسے اس کی پوری کوشش کرنی چاہیے کہ کسی کا خون نہ بہائے۔‘‘

فوائد:

۱: اس حدیث میں مومنوں کے متعلق بے ہودہ گفتگو کرنے اور ان کی کوتاہیوں اور لغزشوں کے اظہار سے منع کیا گیا ہے۔

۲: مسلمانوں کو اہلِ ایمان کے طریقے اختیار کرنے اور ان کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادہ کیا گیا ہے۔

۳: اس حدیث میں لوگوں کو اہلِ ایمان پر سختی کرنے اور ان کی ایذاء رسانی سے روکا گیا ہے۔

۱۳: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ مَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْھِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْہِ . وَ مَنْ وُلِّیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَرَفَقَ بِھِمْ فَارْفُقْ بِہٖ .)) ❷

’’اے میرے اللہ! میری امت میں سے جو شخص میری امت کے معاملات میں

---

❶ صحیح بخاری مع الفتح: ۱۳/ ۱۲۸ .

❷ صحیح مسلم: ۱۳/ ۱٤٥٨ .

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

سے کسی چیز کا ذمہ دار بنے اور وہ ان پر سختی کرے تو تُو بھی اس پر سختی فرما اور جو میری امت کے معاملات میں سے کسی چیز کا ذمہ دار بنے اور وہ ان سے نرمی کرے، تو تُو بھی اس پر نرمی فرما۔''

بحث: ۵

کسی مسلمان کی غیبت سننے والے کا فرض

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جب کسی کے سامنے دوسرے مسلمان کی غیبت کی جائے تو اس کا فرض ہے کہ اس کی تردید کرے اور اسے منع کرے، اگر وہ باز نہیں آتا تو اسے ہاتھ سے روکے، ورنہ خود اس مجلس سے اٹھ کر چلا جائے۔ اور اگر اپنے کسی استاد، محسن، یا کسی صالح انسان کی غیبت سنے تو اسے روکنے کی بھرپور کوشش کرے۔'' ❶

۱: ''سیدنا عِتبان رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے پوچھا: مالک بن الدُّخَیشن (رضی اللہ عنہ) کہاں ہے؟ بعض نے جواب دیا کہ وہ منافق ہے، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں کرتا۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کہو، وہ کلمہ گو اور رضائے الٰہی کا طالب ہے، ایک شخص نے کہا: ہمیں تو وہ منافقوں کا ہمدرد اور خیر خواہ نظر آتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رضائے الٰہی کے حصول کے لیے ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم حرام کر دی ہے۔'' ❷

۲: ((عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِی طَلْحَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم) قَالَا: قَالَ

---

❶ الاذكار للنووى: ۲۹٤ .

❷ صحيح بخارى: ۱/ ۱۱۰ ، صحيح مسلم: ۱/ ٤٥٥ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ امْرِءٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِى مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهٗ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ إِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِى مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ. وَمَا مِنْ امْرِءٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِى مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ إِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِى مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهٗ.)) ❶

''سیدنا جابر بن عبد اللہ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی مدد ایسے مقام پر ترک کر دے جہاں اس کی عزت وحرمت پامال کی جا رہی ہو اور اس کے خلاف باتیں کی جا رہی ہوں تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے مقام پر اس کی مدد چھوڑ دے گا جہاں وہ اللہ کی مدد (کے حصول) کو پسند کرے گا اور جو کسی مسلمان کی اہانت اور اس کی عزت وحرمت کی پامالی کے موقع پر اس کا تعاون کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے مقام پر اس کی مدد فرمائے گا جہاں وہ اللہ کی مدد (کے حصول) کو پسند کرے گا۔''

۳: ((عَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) ❷

''سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے، آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ آگ سے محفوظ رکھے گا۔''

۴: ((عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهٗ مِنَ النَّارِ.)) ❸

---

❶ سنن ابی داؤد: ٤/ ٢٧١، مسند احمد: ٤/ ٣٠، صحيح الجامع الصغير: ٥/ ١٦٠.
❷ مسند احمد: ٦/ ٤٥٠، سنن الترمذی: ٤/ ٣٢٧، صحيح الجامع الصغير: ٥/ ٢٩٥.
❸ مسند احمد: ٦/ ٤٦١، صحيح الجامع: ٥/ ٢٩٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کا دفاع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ وہ اسے جہنم کی آگ سے آزاد کردے۔''

۵: ((عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ تَوْبَتِهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ فِيْ تَبُوْكَ: مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ): (بِئْسَ مَا قُلْتَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا) فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.)) [1]

''سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی توبہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں ایک موقع پر مجلس میں دریافت فرمایا کہ کعب بن مالک (رضی اللہ عنہ) کس وجہ سے پیچھے رہ گیا ہے؟ بنوسلمہ قبیلے کے ایک آدمی نے کہا کہ اسے اس کی دو چادروں (کی خوبصورتی نے) اور اپنے کندھوں کو بار بار دیکھنے نے روک لیا ہے (یعنی اسے دنیاوی زیب وزینت میں مشغولیت نے روک لیا ہے) یہ سن کر سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا تو نے بہت بری بات کہی، اللہ کی قسم ہم تو اس کے بارے میں اچھا ہی جانتے ہیں، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔''

---

[1] صحيح بخاری: ٥/ ١٣٠، صحيح مسلم: ٤/ ٢١٢٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحث:٦

غیبت کے اسباب

جب ایک باشعور مسلمان غیبت اور چغلی کے اسباب پر غور کرتا ہے تو اسے کئی چیزیں معلوم ہوتی ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱،۲: غیبت کرنے والے کے دل میں دوسرے شخص کے متعلق بغض وعداوت اور غصہ ہوتا ہے اور وہ ذاتی انتقام لیے اور غصے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اس پر بہتان تراشی، اس کی غیبت اور چغلی کرتا ہے۔

۳: ذاتی فضیلت وشرف کا اظہار ور دوسرے کی تحقیر کرنا، مثلاً گفتگو کرتے ہوئے کسی کے متعلق یوں کہنا فلاں جاہل ہے، وہ بات سمجھ نہیں سکتا یا عمدہ گفتگو نہیں کرسکتا وغیرہ، اس طرح کی باتوں سے وہ لوگوں پر اپنی فضیلت وشرف، خامیوں سے براءت اور دوسرے کو کمتر ظاہر کرنا چاہتا ہے، یہ وہی خود پسندی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے انسان کو ہلاک کرنے والی چیزوں میں سے شمار کیا ہے۔

۴: دوست واحباب کو راضی کرنے کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی اور گناہ کی مجالس میں شرکت کرنا خواہ اس کام سے اللہ ناراض ہوجائے یہ ایمان کی کمزوری کی دلیل ہے۔

۵: اہلِ علم واصحابِ رائے کی کوتاہیوں پر تعجب کا اظہار کرنا، مثلاً کسی کا نام لے کر کہنا کہ فلاں سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا مگر تعجب ہے کہ وہ عالم، صاحبِ عقل یا بزرگ ہونے کے باوجود اس طرح کی غلطیاں کرتا ہے، البتہ کسی کو خاص کیے بغیر صرف غلطی پر اظہار تعجب درست ہے۔

٦: دوسروں کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا اور انہیں کم تر ظاہر کرنا۔

۷: گناہوں کا ارتکاب کرنے والے کسی شخص پر اللہ کے لیے غصے کا اظہار کرنا، مثلاً کسی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام لے کر یوں کہنا ''اسے اللہ سے حیا نہیں آتی، ایسے کام کرتے ہوئے وہ اللہ کا خوف نہیں محسوس کرتا وغیرہ، اور ایسے اس کی توہین اور غیبت شروع کر دے۔''

۸: **حسد:** ایک آدمی کے سامنے لوگ جب کسی کی تعریف کرتے ہیں تو وہ اس سے حسد کرنے لگتا ہے، پھر حاسد اس کے مداحوں کی نظر میں اس کا مرتبہ ومقام کم کرنے کے لیے اس کی غیبت شروع کر دیتا ہے تو ایسا شخص اپنی شخصیت اور سوچ کے لحاظ سے بڑا گندہ اور کمینہ انسان ہوتا ہے۔ نَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَةَ

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ لوگوں میں سے سب سے افضل کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صاف دل اور سچا انسان، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: سچے انسان کو ہم جانتے ہیں مگر صاف دل کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ پرہیزگار اور صاف باطن کا مالک جس کے دل میں گناہ، بغاوت، بغض اور حسد نہیں ہے۔'' [1]

۹: لوگوں کے ساتھ مصنوعی ہمدردی اور مہربانی کا اظہار کرنا، مثلاً کسی کے متعلق دوسروں سے کہے کہ ''میں اس بیچارے کے متعلق بہت پریشان ہوں کہ وہ کس طرح گناہوں سے آلودہ ہوتا جا رہا ہے، مجھے اس پر بہت رحم آتا ہے وغیرہ۔

۱۰: بناوٹ، دل لگی، مذاق اور ہنسی غیبت کرنے والا بدبخت انسان مجلس میں دوسروں کی خامیاں اس طرح بیان کرتا ہے کہ لوگ اس سے ہنستے اور خوش ہوتے ہیں اور یہ جھوٹ غیبت اور خود پسندی میں بڑھتا چلا جاتا ہے، ایسے ہی شخص پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان صادق آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((وَیْلٌ لِّلَّذِیْ یُحَدِّثُ بِالْحَدِیْثِ لِیُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَیَكْذِبُ وَیْلٌ لَّهٗ وَیْلٌ لَّهٗ .))

''جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے اس کے لیے ہلاکت، بربادی اور

---

[1] سنن ابن ماجه، رقم: ٤٢١٦، صحیح ابن ماجه: ٢/ ٤١١، الصحیحه: ٩٤٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تباہی ہے۔“ ❶

۱۱: کسی پر گناہ کا الزام لگا کر خود اس سے بری ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں نے یہ کام کیا ہے۔ اس کی ذمہ داری اور عیب دوسرے پر ڈال کر خود کو خامیوں سے بری ظاہر کرتا ہے۔

۱۲: یہ تصور وگمان کہ شاید فلاں اس کے دوستوں یا کسی عظیم آدمی یا حکمران کے پاس اس کے خلاف گواہی دینا چاہتا ہے یا اس کی توہین کرنا چاہتا ہے اس لیے یہ اس سے پہلے ان کے پاس جا کر اس کی غیبت کرتا ہے تاکہ اس کا مرتبہ ومقام اور اعتبار ان کی نظر میں ختم ہو جائے۔ ❷

بحث: ۷

غیبت سے بچنے کا طریقہ

غیبت سے بچنے کے دو طریقے ہیں:

پہلا طریقہ:

انسان اپنے آپ کو یہ سمجھائے کہ وہ غیبت کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غصے کا نشانہ بن جائے گا جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

”ایک شخص اللہ کا پسندیدہ کلمہ کہتا ہے اور اسے اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کلمہ کے بدلے قیامت تک کے لیے اپنی رضا مندی لکھ دیتا ہے اور ایک شخص اللہ کی ناراضگی کا کلمہ کہتا ہے لیکن اسے اس کی قباحت کا

❶ ابوداؤد: ٤٩٩٠، جامع ترمذی: ٤/ ٥٥٧، صحیح الترمذی: ٢/ ٢٦٨، سنن کبریٰ نسائی: ١١٠٦١، ١١٥٩١.

❷ تطهير العيبة من دنس الغيبة، امام ابن حجر هيتمى، ص: ٥٤، تحقيق مجدى السيد ابراهيم و فتاوى ابن تيميه: ٢٨/ ٢٢٢-٢٣٨.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اندازہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت تک اپنی ناراضگی تحریر کر دیتا ہے۔'' ❶

یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ کسی کی غیبت کرنے کی وجہ سے آخرت میں اپنی نیکیاں دینا پڑیں گی اور اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو اس کے گناہ اپنے سر لینا پڑیں گے۔ پھر صرف ایک نیکی کی کمی یا ایک گناہ کی زیادتی کے باعث گناہوں کا پلڑا بھاری ہونے کی وجہ سے اسے جہنم کی آگ میں داخل کر دیا جائے گا۔ اللہ عزوجل کے سامنے جھگڑے، لوگوں کے مطالبے، سوال وجواب اور محاسبے کی ذلت کے علاوہ صرف نیکیوں میں کمی ہی بہت بڑی سزا ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

جب ایک مسلمان غیبت کی وعید سے متعلقہ احادیث کی حقانیت پر یقین رکھے اور کما حقہ ان پر غور کرے نیز اپنی لغزشوں اور کوتاہیوں کی فکر کرے تو اس کی زبان سے کبھی بھی کسی کی غیبت نہ نکلے گی۔ اسے لوگوں کے عیوب دیکھنے اور ان پر طعن کرنے کی بجائے اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیے۔ اور ایسے شخص کو اپنے گناہوں پر اللہ عالم الغیب سے حیا کرنی چاہیے اور اسے چاہیے کہ اپنے بھائی کے لیے عذر اور گنجائش تلاش کرے، اسے گناہوں میں ملوث ہونے پر اسی طرح عاجز سمجھے جس طرح وہ خود گناہوں میں ملوث نہ ہونے سے عاجز ہے۔ اگر کسی کی مذمت جسمانی عیب کی وجہ سے کر رہا ہے تو گویا وہ خود خالق کی مذمت کر رہا ہے، کیونکہ صنعت کا عیب صانع کے عیب دار ہونے کی دلیل ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اپنی خامیوں کی اصلاح کرنی چاہیے اور یہ بڑا اچھا مشغلہ ہے۔

دوسرا طریقہ:

انسان غیبت پر آمادہ کرنے والے اسباب پر غور کرے کیونکہ بیماری کا مکمل علاج اس

---

❶ جامع ترمذی: ٤/ ٥٥٠، سنن ابن ماجه: ٢/ ٤٦٩، صحيح ترمذی: ٢/ ٢٦٩، صحيح ابن ماجه: ٢/ ٣٥٨، سنن کبریٰ نسائی: ١١٧٦٩، مؤطا امام مالك: ٢/ ٩٨٥، مسند احمد: ٣/ ٤٦٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے معاون اسباب ختم کرنے سے ہی ممکن ہوتا ہے۔

ا: اگر کسی کی غیبت کرنے کا سبب اس پر غصہ اور ناراضگی ہے تو اسے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر میں غیبت کر کے اس پر اپنا غصہ ٹھنڈا کروں گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی غیبت کرنے کی وجہ سے میرے اوپر اپنا غصہ نکال سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ نے مجھے اس کام سے منع کیا ہے اور میں اس کی نافرمانی کر کے اس کے حکم کا مذاق اڑا رہا ہوں اور اس کے غضب کو دعوت دے رہا ہوں۔

۲: اگر غیبت کرنے کا سبب دوست احباب کی موافقت اور رضامندی ہے تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اس طرح وہ عاجز مخلوق کی رضامندی سے اللہ قادر مطلق کی ناراضگی کا متلاشی بن کر اس کے غضب کو بھڑکا رہا ہے، وہ شخص کتنا بدنصیب ہے جو محتاج اور عاجز مخلوق کی خوشی کے لیے اپنے قادر وقدیر مالک اور خالق کو ناراض کر رہا ہے۔

۳: اگر غیبت کا سبب اللہ کے لیے کسی سے ناراضگی ہے تو اس کا تذکرہ کسی شرعی ضرورت کے بغیر نہ کرے اِلّا یہ کہ عام لوگوں کو اس کے شر سے بچانا مقصود ہو۔ اور آگے چل کر ہم وہ امور و مواقع بھی ذکر کرنے والے ہیں جہاں غیبت جائز ہے۔

۴: اگر غیبت کا باعث اپنی پاک دامنی اور دوسروں کی خامیوں کا اظہار ہے تو وہ غیبت کر کے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر رہا ہے اور اپنی پاک دامنی کے تقاضوں کے برعکس غیبت جیسے گناہ کا کام کر رہا ہے۔ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کی ناراضگی تو مخلوق کی ناراضگی سے بہت ہی زیادہ سخت ہے اور جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے مخلوق کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے اس پر اللہ کو غصہ آتا ہے اور مخلوق بھی اس سے راضی نہیں ہوتی۔

۵: اگر کسی کی غیبت سے مقصود اپنی نیکی و تقویٰ اور فضیلت و شرف کا ثبوت مہیا کرنا ہے تو اس طرح اللہ کے ہاں پہلے اگر اس کا کوئی مقام ہے بھی تو اس طرح وہ بالکل ختم ہو جائے گا اور غیبت کی وجہ سے لوگوں میں بھی مرتبہ کمتر بلکہ ختم ہو کر رہ جائے گا۔ اگر لوگ احترام کرتے رہیں تب بھی اس کا اللہ کے ہاں کوئی فائدہ نہ ہوگا، کیونکہ لوگوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دل اللہ عزوجل کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ انہیں جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ اس لیے انسان کو ظاہر پر اعتماد کر کے دھوکے میں نہ رہنا چاہیے بلکہ عزت وذلت پر اثر انداز ہونے والے ان مخفی امور پر بھی غور کرنا چاہیے۔

۶: اگر غیبت کسی سے حسد کی بنا پر کر رہا ہے تو اس نے دنیا وآخرت کے دونوں عذاب جمع کر لیے ہیں کیونکہ حاسد اس دنیا میں تنگ دلی، غم اور پریشانی کا شکار رہتا ہے، دوسروں کے مال و دولت عزت وشرف کو دیکھ کر مسلسل جلتا رہتا ہے اور آخرت میں بھی عذاب سے دوچار ہوگا۔ حاسد درحقیقت لاعلمی کی وجہ سے محسود (جس سے وہ حسد کر رہا ہے) کا دوست ہوتا ہے، کیونکہ آخرت میں اس کی نیکیاں اسے دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو یہ اس کی برائیاں اپنے سر لے گا۔ مزید یہ کہ حاسد کے حسد اور غیبت سے جس پر حسد کیا جائے اس کا کوئی نقصان نہیں ہوتا بلکہ بسا اوقات یہ اس کے فضل وشرف کی شہرت کا ذریعہ بنتا ہے۔

۷: اگر غیبت کا سبب کسی کی تحقیر اور مذاق اڑانا ہے تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ دوسروں کا مذاق اڑا کر درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے سامنے خود اپنے آپ کو رسوا کر رہا ہے اور یہی اصل خسارہ ہے۔

۸: اگر غیبت کا سبب کسی کے ساتھ ہمدردی ومہربانی کا جذبہ ہے تو پھر بھی یہ کوئی پسندیدہ اور اچھا طریقہ نہیں، کیونکہ اس طرح وہ دوسرے کے ساتھ ہمدردی کر کے خود ایک حرام کام (غیبت) کا ارتکاب کر رہا ہے اگر وہ اس کی خیر خواہی میں مخلص ہوتا تو تنہائی میں اسے نصیحت کرتا اور صحیح کام کی طرف راہنمائی کر کے اپنی صحیح ہمدردی وخیر خواہی کا حق ادا کرتا، جبکہ اس نے دوسروں کے سامنے غیبت شروع کر کے اپنا ہی نقصان کر لیا ہے۔

۹: اگر غیبت کسی صاحبِ علم وعمل یا کسی صاحبِ مال وجائیداد پر اظہارِ تعجب کے لیے ہے تو سب سے پہلے اسے اپنے آپ پر تعجب کرنا چاہیے کہ وہ کس طرح دوسرے کے دینی و دنیوی کمال کی وجہ سے اپنے دین کا خسارہ اور آخرت کی بربادی کر رہا ہے۔ اور وہ شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کے عیوب سے پردے چاک کرکے اسے دنیا میں ہی ذلیل ورسوا نہ کر دے اور یہ لوگوں کے لیے نشانِ عبرت بن کر رہ جائے، جس طرح آج یہ دوسروں پر اظہارِ تعجب کر رہا ہے کل کوئی اس پر بھی تعجب کرے گا۔

جب کوئی ذی شعور وصاحبِ عقل غیبت کے ان مذکورہ اسباب پر غور کرے اور پھر ہمارا تجویز کردہ نسخہ استعمال کرے تو ان شاء اللہ تعالیٰ وہ غیبت کے نقصان سے بچ سکتا ہے اور جلد ہی وہ ایسا آدمی بن سکتا ہے جو دوسروں کی خامیوں کی بجائے اپنے کردار پر غور کرے، بری، گھٹیا اور غلط بات سے اپنی زبان کی حفاظت کرے اس طرح وہ دنیا وآخرت کی بھلائیاں جمع کرلے گا۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رضا کے مطابق حق بات کہنے اور سب سے پہلے خود اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یا اکرم المسؤلین۔

بحث: ۸

غیبت سے توبہ کا طریقہ

غیبت کرنے والے نے اگر کسی مسلمان کی غیبت کی ہے تو جس وقت جھگڑے، فساد اور مزید کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اس کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے اس سے معافی کی درخواست کرے۔ اگر متعلقہ شخص کے سامنے اعتراف کرنے سے کسی فتنہ کا اندیشہ ہو تو جن مجالس میں اس کی غیبت کر رہا ہے وہاں اس کا اچھا تذکرہ کرے، اس کی نیکیاں اور خوبیاں بیان کرے، اس کے لیے دعائے خیر کرے اور اس کا دفاع کرے۔ توبہ کی دوسری شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے بساط بھر غیبت کو روکنے کی کوشش کرے تو اس کے یہ کام سابقہ اعمالِ بد کا کفارہ بن جائیں گے۔ ان شاء اللہ [1]

[1] توبہ کی شرائط کے سلسلہ میں اہلِ علم نے کہا ہے کہ اگر گناہ بندے اور بندے کے رب کے مابین ہے تو اس سے توبہ کی تین شرطیں ہیں: ....☜☜

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحث: ۹

غیبت کی جائز صورتیں

۱: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝۱۴۸﴾ (النساء : ۱۴۸)

''اللہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی بدگوئی پر زبان کھولے الّا یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو یقیناً اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

اورحدیثِ شریف میں بھی آیا ہے:

۲: ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ هِنْدٌ أُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا؟ قَالَ خُذِي اَنْتِ وَبَنُوْكِ مَا يَكْفِيْكِ بِالْمَعْرُوْفِ .)) ❶

''ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی ہندہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ بخیل شخص ہیں، اگر میں خفیہ طریقے سے اس کے مال میں سے کچھ لے لوں تو اس میں کوئی حرج

... ☜☜ ۱:......اس گناہ کو فوراً ترک کردے۔

۲:......سابقہ گناہ پر ندامت وشرمندگی کا اظہار کرے۔

۳:......آئندہ اس گناہ کے قریب بھی نہ پھٹکنے کا عزم بالجزم کرے۔

اور اگر گناہ بندے اور بندے کے مابین ہے تو اس وقت:

۴:...... چوتھی شرط یہ ہے کہ جس کا حق چھینا ہے وہ اسے لوٹائے یا اس سے معافی مانگے۔

۵:...... اور بعض اہلِ علم نے پانچویں شرط یہ ذکر کی ہے کہ توبہ اس وقت ہو جب ابھی توبہ کا دروازہ بند نہ ہوا ہو۔[للتفصیل: تفسیر شیخ العثیمین ، سورة الشوریٰ ، آیت : ۲۵](ابوعدنان)

❶ صحیح بخاری مع الفتح: ٤/ ٤٠٥ وصحیح مسلم : ١٧١٤ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اور تیرے بچے (اس کی حیثیت کے مطابق) حسبِ ضرورت لے سکتے ہو۔''

۳: سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے خاوند ابوعَمرو بن حفص نے مجھے اپنے وکیل کے ذریعے تیسری طلاق بھیجی اور خرچ کے لیے کچھ جَو دیئے، میں انہیں کم سمجھ کر ناراض ہوئی تو اس نے کہا تو مجھ سے کچھ بھی لینے کی حقدار نہیں ہے، میں نبی ﷺ کے پاس گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے خرچہ لینے کا حق نہیں ہے۔ اور (آپ ﷺ نے) مجھے ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں عدت گذارنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: اس کے پاس صحابہ بکثرت جاتے رہتے ہیں تُو عبداللہ بن ام مکتو رضی اللہ عنہ (جو نابینا صحابی ہیں) کے ہاں عدت گزار اور جب عدت پوری ہوجائے تو مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ میں عدت گزار کر آپ ﷺ کے پاس گئی اور بتایا کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان اور حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہما نے مجھے نکاح کا پیغام دیا ہے۔ (اس کے جواب میں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابوجہم تو عورتوں کو بہت مارتا ہے، جبکہ معاویہ مفلس آدمی ہے، تو اسامہ بن زید سے شادی کرلے، میں نے انہیں ناپسند کیا، لیکن آپ ﷺ نے دوبارہ یہی فرمایا تو میں نے اسامہ سے شادی کر لی۔ اللہ نے مجھے اس شادی میں اس قدر برکت دی کہ لوگ مجھ پر رشک کرتے تھے۔'' ❶

٤: ((عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: اِسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِئْذَنُوْا لَهٗ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيْرَةِ اَوِ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ . فَلَمَّا دَخَلَ اَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ . قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ الَّذِیْ قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ: اَیْ عَائِشَةَ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ .)) ❷

❶ صحیح مسلم: ۲/ ۱۱۱٤ .

❷ صحیح بخاری: ۷/ ۸٦، صحیح مسلم: ٤/ ۲۰۰۲ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا عُروہ بن زبیر ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اجازت دے دو یہ اپنے قبیلے کا برا آدمی ہے۔ جب وہ اندر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نرم گفتگو کی۔ اس کے جانے کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! پہلے تو آپ اسے برا کہہ رہے تھے لیکن بعد میں آپ نے اس سے کلام میں نرمی اختیار کی ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! سب سے برا انسان وہ ہے جس کے شر سے بچنے کے لیے لوگ اس سے کنارہ کش ہو جائیں۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اس طرح باب (عنوان) قائم کیا ہے:

''لوگوں کا کسی کو طویل یا پستہ قد کہنا جائز ہے یا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر دریافت فرمایا: ''ذُوالْیَدَین (لمبے ہاتھوں والا) کیا کہتا ہے؟'' اور ایسے الفاظ کا بیان جن سے کسی کی عیب جوئی مقصود نہ ہو۔'' [1]

امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ شرعی مقاصد کے لیے چھ اسباب کی بنیاد پر ان کی غیبت کرنا جائز ہے:

۱: مظلومیت کا اظہار، مظلوم کے لیے حکمران، قاضی یا کسی حکومتی عہدے دار کے سامنے شکایت کرنا جائز ہے کہ میرے ساتھ فلاں نے اس طرح ظلم وزیادتی کی ہے۔

۲: برائی سے روکنے، سرکش کی اصلاح کرنے پر تعاون حاصل کرنے کے لیے بھی غیبت جائز ہے۔ جو شخص برائی سے روکنے یا کسی کی اصلاح کرنے پر قدرت رکھتا ہے اسے کہا جائے کہ فلاں یہ برا کام کر رہا ہے، تُو اسے روک یا اس کی اصلاح کر وغیرہ۔

۳: فتویٰ طلب کرنے کے لیے بھی غیبت مباح ہے، مثلاً مفتی کو کہے کہ زید، بکر یا میرے باپ بھائی یا بیوی یا خاوند وغیرہ نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ کیا اس کے لیے ایسا

[1] صحيح بخارى: ۷/ ۸۵، فتح البارى: ۱۰/ ٤٦٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا جائز ہے اور میرے لیے اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟ یہ جائز ہے جیسا کہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے۔ ❶

اگرچہ اس میں بھی بہتر یہی ہے کہ کسی کو خاص (نامزد) نہ کرے۔

۴: عام مسلمانوں کو کسی کے شر سے بچانے کے لیے بھی غیبت کی جا سکتی ہے اور اس کی کئی اقسام ہیں:

(ا) ناقابلِ اعتماد راویوں، گواہوں اور مصنفوں پر جرح کرنا، اس کام کے جائز ہونے پر تمام مسلمان متفق ہیں بلکہ شریعتِ اسلامیہ کی حفاظت کے لیے یہ کام واجب ہے۔

(ب) جب کوئی کسی کے متعلق مشورہ طلب کرے تو اسے اس کی خامی کی اطلاع دینا۔ (اور اس کی دلیل حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا والی حدیث ہے۔ دیکھیے صحیح مسلم: ۱۴۸۰)

(ج) جب کوئی شخص کسی عیب دار چیز کو خرید رہا ہو تو خریدار کو خیر خواہی کے نقطۂ نظر سے عیب کی اطلاع دینا، البتہ ایذا رسانی کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہے، مثلاً کوئی شراب خور یا چور غلام یا زانیہ لونڈی خرید رہا ہے تو اس کا عیب خیر خواہی کے لیے بتلانا جائز ہے، ایسے ہی چیز فروخت کرنے والے کے متعلق صحیح خبر دینا بھی جائز ہے۔

(د) جب کوئی طالب علم کسی فاسق یا بدعتی سے علم حاصل کر رہا ہو اور اسے اس نقصان کا علم نہ ہو تو خیر خواہی کے ارادے سے اسے نصیحت کرنا ضروری ہے۔

(ہ) ایک شخص حکومتی عہدے دار ہے لیکن نا اہلی یا فاسق ہونے کی وجہ سے اپنی ذمہ داری ٹھیک طریقے سے ادا نہیں کر سکتا تو اس کے متعلقہ اعلیٰ افسر کے سامنے اس کی حالت بیان کرنا تاکہ معاملات درست انداز سے انجام پا سکیں تو یہ بھی جائز ہے۔

۵: کوئی شخص اعلانیہ گناہ کا ارتکاب کر رہا ہے یا اپنی بدعت کو عام کر رہا ہے تو اس کے اعلانیہ کیے جانے والے کاموں کا ذکر کرنا درست ہے، البتہ اس کے دوسرے ذاتی و داخلی امور کا بلاوجہ تذکرہ مناسب نہیں ہے۔

---

❶ دیکھیے بخاری: ۲۲۱۱، مسلم ۱۷۱۴.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶: تعارف کرانے کے لیے کسی کے ایسے عیب یا لقب کو ذکر کرنا جس کے ساتھ وہ مشہور ہے جیسے لنگڑا، نابینا، چندھا، کانا، لمبا، چھوٹا، موٹا وغیرہ تو یہ بھی جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ کسی اور طرح سے تعارف کرایا جائے، البتہ تحقیر کے لیے کسی کے عیب یا لقب کا ذکر کرنا حرام ہے۔ واللہ اعلم ❶

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ایک باب یوں ذکر کیا ہے:

''شک وشبہ اور فتنہ وفساد کے عام کرنے والے کی غیبت کے جائز ہونے کا بیان''۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اس باب کے بعد فرمایا ہے:

''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعلانیہ فتنہ وفساد کو ہوا دینے والے اور کھلے عام گناہ کرنے والے کی غیبت حرام نہیں ہے۔''

مزید فرمایا:

''اہلِ علم کے ہاں شرعی طور پر ہر صحیح کام کے لیے غیبت جائز ہے جیسا کہ اظہارِ مظلومیت، برائی کے خاتمے کے لیے تعاون حاصل کرنا، فتویٰ معلوم کرنا، عوام الناس کو کسی کے شر سے بچانا، حاکمِ وقت کو اس کے ماتحتوں کے کردار سے خبردار کرنا، نکاح یا خرید وفروخت کے معاملات میں کسی کو مشورہ دینا، ایسے ہی کسی طالب علم کو بدعتی اور فاسق کے پاس حصول علم کے لیے جانے سے منع کرنا وغیرہ۔ ❷

بعض اہلِ علم نے ان چھے امور کو اپنے دو اشعار میں یوں جمع کر دیا ہے:

القدح لیس بغیبة فی ستّة ... متظلّم و معرّف و محذّر

ومجاهر فسقاً ومستفتٍ ومَن ... طلب الاعانة فی ازالة منکر ❸

---

❶ شرح النووی: ١٦/ ١٤٢، والاذکار للنوری: ٢٩٦ .

❷ فتح الباری: ١٠/ ٤٧١ .

❸ العقیدة الطحاویة، مقدمة الالبانی، ص: ٤٣ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثانی:

چغلی

بحث:۱

چغلی کی تعریف (تعارف)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے امام غزالی رحمہ اللہ سے ایک طویل اقتباس نقل کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

''محفل میں کسی کے متعلق کوئی بات سن کر متعلقہ شخص کو جا کر بتا دینا چغلی ہے۔''

اور اس کی جامع تعریف یوں ہے: ''کسی شخص کی کوئی بات یا کام خواہ وہ عیب ہو یا خوبی جس کا اظہار اسے ناپسند ہو کوئی دوسرا اسے لوگوں کے سامنے بیان کر دے تو یہ بھی چغلی ہے یہاں تک کہ اگر کوئی اپنی مالی حالت ظاہر نہیں کرنا چاہتا اور کوئی دوسرا اسے ظاہر کر دے تو یہ بھی چغلی میں شامل ہے۔'' [1]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ایک روایت میں "نمّام" اور دوسری میں ہے کہ "قتّات" جنت میں داخل نہ ہوگا۔ یہ دونوں لفظ چغل خور کے بارے میں استعمال کیے جاتے ہیں۔''

جوہری نے کہا ہے:

''بعض علماء کا کہنا ہے کہ لوگ فساد اور شر پھیلانے کی نیت سے ایک دوسرے سے جو باتیں کریں، وہ اہلِ علم کے ہاں چغلی کہلاتی ہیں۔'' [2]

کچھ علماء نے "قتّات" اور "نمّام" کے درمیان یہ فرق کیا ہے کہ "نمّام" اسے کہتے ہیں جو خود مجلس میں موجود ہو اور بات سن کر بغرضِ فساد آگے نقل کرے، جبکہ ''قتات'' وہ ہے

[1] فتح الباری: ۱۰/ ۳۷۳، الاذکار للنووی: ۲۹۸.

[2] شرح النووی علی مسلم: ۲/ ۱۱۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو خود تو مجلس میں موجود نہ ہو لیکن کسی سے سن کر بات دوسروں کے سامنے بیان کرے۔ ❶

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ایک باب کا عنوان اس طرح ذکر کیا ہے:

''کون سی چغلی ناپسندیدہ ہے۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

''امام بخاری رحمہ اللہ یہاں یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ کافر کی بات بغرضِ فساد نقل کرنا جائز ہے، جیسا کہ کفار کے علاقے میں جاسوسی کرنا اور ان کی قوت کو نقصان دینے والی باتیں نقل کرنا (جائز ہے)۔'' ❷

بحث:۲

چغلی کا حکم

چغلی کے حرام ہونے پر پوری امت متفق ہے اور اس کی حرمت پر کتاب وسنت اور اجماعِ امت سے بے شمار دلائل موجود ہیں۔ ❸

بحث:۳

چغلی پر وعید؛ قرآنِ کریم میں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝١٠ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ ۝١١ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝١٢﴾ (القلم: ۱۰۔۱۲)

''اور ہرگز کسی ایسے شخص کے دباؤ میں نہ آؤ جو بہت قسمیں کھانے والا بے وقعت

❶ فتح الباری: ۱۰/ ۴۷۳.
❷ فتح الباری: ۱۰/ ۴۷۲.
❸ الاذکار للنووی، ص ۲۸۹.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدمی ہے، طعنے دیتا ہے، چغلیاں کھاتا پھرتا ہے، بھلائی سے روکتا ہے، ظلم وزیادتی میں حد سے گزر جانے والا ہے، سخت بدعمل ہے۔''

اللہ جل جلالہٗ کا فرمان ہے:

﴿ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝١ ﴾ (الهمزة : ١)

''تباہی ہے ہراس شخص کے لیے جو لوگوں پر طعن (کرنے) اور پیٹھ پیچھے برائیاں کرنے کا خوگر ہے۔''

چغلی پر وعید: احادیثِ شریفہ میں

نبیِ اکرم ﷺ نے بھی چغلی پر سخت وعید فرمائی ہے، چنانچہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

۱: ((عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ .)) وفي رواية مسلم: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ .)) ❶

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

''چغل خور کے جنت میں نہ جانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے گروپ کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ جیسا کہ اس جیسے دوسرے گنہگار لوگ ہیں۔'' ❷

اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک یہ ہے کہ کوئی مسلمان کسی بھی گناہ کی وجہ سے کافر نہیں ہوجاتا الّا یہ کہ وہ گناہ کو گناہ جانتے ہوئے اوراسے حلال سمجھتے ہوئے اس کا ارتکاب کرنے والا نہ ہو، سوائے اس کے کہ اس بارے میں کوئی خاص دلیلِ کفر موجود ہو۔

۲: ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ

❶ صحيح بخاري: ٧/ ٧٦، صحيح مسلم: ١/ ١٠١، ٢٦٠٦ .

❷ فتح الباري: ١٠/ ٤٧٣ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ؟ هِيَ النَّمِيْمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ .)) ❶

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں بتاؤں ''العضہ'' کیا ہے؟ یہ لوگوں کے درمیان کی جانے والی چغلی ہے......''

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ امام یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ چغل خور اور جھوٹا ایک گھنٹے میں اتنا فساد پھیلا دیتے ہیں جتنا جادوگر ایک سال میں نہیں پھیلا سکتا۔ چغلی بھی جادو کی قسم ہے کیونکہ چغلی اور جادو دونوں میں لوگوں کے درمیان اختلاف، دوست احباب کے دلوں میں نفرت اور شر وفساد پیدا کیا جاتا ہے۔ ❷

۳: ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيْرٍ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) وَ إِنَّهُ لَكَبِيْرٌ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهٖ، وَ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيْبٍ رُطَبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا .)) ❸

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ''انہیں معمولی کام کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے البتہ انجام کی ہولناکی کے لحاظ سے یہ بڑے کام ہیں۔ (۱) ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ (۲) دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک چھڑی منگوا کر اسے درمیان سے چیرا اور دونوں قبروں پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا، پھر فرمایا: امید ہے ان کے خشک ہونے تک اللہ تعالیٰ ان کے عذاب میں کمی کر دے گا۔''

---

❶ صحيح مسلم: ٤/ ٢٠١٢ . ❷ فتح المجيد شرح كتاب التوحيد، ص: ٣٢٥ .
❸ صحيح بخاری: ٧/ ٨٥ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بحث:۴

جس کے پاس چغلی کی جائے اس کی ذمہ داری

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جس کے پاس چغلی کی جائے کہ فلاں تیرے متعلق ایسے کہہ رہا تھا یا تیری نقل اتار رہا تھا تو اسے درج ذیل چھے باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔''

۱: چغل خور کی بات کی تصدیق نہ کرے کیونکہ وہ فاسق ہے اور فاسق کی خبر بلا تحقیق قبول کرنا جائز نہیں ہے۔

۲: اسے چغلی کرنے سے منع کرے اور اس کی قباحت واضح کرے اور نصیحت کرے۔

۳: ایسے شخص کو اللہ کے لیے ناپسند کرے کیونکہ وہ اپنی اس حرکت کی وجہ سے اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ہے اور جو اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ہو، اسے ناپسند کرنا واجب ہے۔

۴: اپنے غیر موجود بھائی (جس کی بات نقل کی جا رہی ہے) اس کے بارے میں برا گمان نہ کرے۔

۵: اس چغلی کی وجہ سے تجسّس اور کرید شروع نہ کر دے۔

۶: جس کام سے چغل خور کو منع کر رہا ہے خود وہ کام نہ کرے اور نہ ہی اس کی چغلی آگے نقل کرے کہ فلاں نے ایسا کہا ہے کیونکہ اس طرح وہ خود بھی چغل خور بن جائے گا۔ [1]

---

[1] شرح النووی علی مسلم: ۲/ ۱۱۳ ، نقلا عن الغزالی ، الاذکار للنووی: ۲۹۹ وفتح الباری : ۱۰/ ۴۷۳ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحث: ۵

ذو الوجھین (دورُخا انسان)

((عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُوالْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَأْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ .)) [1]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے برا دورُخا انسان ہے جو ایک فریق کے پاس آ کر ان کی حمایت کرتا ہے اور دوسرے کے پاس جا کر ان کا ساتھی بن جاتا ہے۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''دورُخا پن بھی چغلی کی قسم ہے اور ایسا شخص سب سے برا ہے کیونکہ یہ بھی منافق کی طرح لوگوں کے درمیان فساد پھیلانے کے لیے جھوٹ اور باطل کو اختیار کیے رکھتا ہے۔ ہر فریق کے پاس جا کر یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ ان کا ساتھی اور دوسروں کا مخالف ہے۔ یہی جھوٹ، دھوکہ، ان کے راز معلوم کرنے اور منافقت کا کام ہے۔ البتہ جو اصلاح کرنے کے لیے ان کے پاس جا کر ہر ایک کو ایسی بات کہتا ہے جس میں دوسرے کا فائدہ ہو اور دوسرے فریق کا عذر ان کے ہاں بیان کرتا ہے اور ان کی ناپسندیدہ باتوں کو چھپاتا اور خیر سگالی کے جذبات دوسروں تک پہنچاتا ہے تو اس کا یہ کام پسندیدہ اور اچھا عمل ہے۔'' [2]

((عَنْ عَمَّارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهٗ وَجْهَانِ فِی الدُّنْیَا كَانَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ .)) [3]

---

[1] صحیح بخاری مع فتح الباری: ۷/ ۵۲۷ و ۱۳/ ۱۷۰ ، صحیح مسلم: ٤/ ۲۰۱۱ .

[2] فتح الباری: ۱۰/ ٤۷۵ .

[3] سنن ابی داؤد: ٤/ ۲۷۸ ، سلسلة الاحادیث الصحیحه: ۸۸۹ ، صحیح الجامع الصغیر : ۵/ ۳٤٦ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے دنیا میں دو رُخ ہیں آخرت میں اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔''

بحث: ٦

چغلی کے اسباب

چغلی اور غیبت کے اسباب مشترک ہیں، ان کا ذکر غیبت کے اسباب میں گزر چکا ہے، تاہم ان کے علاوہ بھی چند اسباب ہیں جو درجِ ذیل ہیں:

١: جس کی چغلی کر رہا ہے اس کے ساتھ عداوت اور ناپسندیدگی۔

٢: جس کے پاس چغلی کر رہا ہے اس کا تقرّب حاصل کرنا۔

٣: فتنوں کو ہوا دینا، افراد اور معاشرے کے درمیان اختلاف اور نفرت وعداوت پیدا کرنا۔

بحث: ٧

چغلی کی عادت سے بچنے کا طریقہ

چغلی اور غیبت سے بچنے کا طریقہ ایک جیسا ہے اس کے لیے غیبت کے علاج والی بحث کی طرف رجوع کریں۔

بحث: ٨

چغلی کی جائز صورتیں

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''شرعی ضرورت کے تحت کسی کی شکایت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی کو یہ بتلانا کہ فلاں تیرے قتل کا ارادہ رکھتا ہے یا تیری عزت پر حملہ آور ہونا یا تیرا مال لوٹنا چاہتا ہے، اس طرح جس کام میں عمومی نصقان کا اندیشہ ہو تو حاکمِ وقت یا سرکاری اہلکار کو خبر دینا کہ فلاں یہ کام کرتا ہے یا کرنا چاہتا ہے تو اسے اس خبر کی تحقیق کر کے ازالے کی کوشش کرنی چاہیے اور اس جیسی دیگر شکایات حرام نہیں ہیں بلکہ ان میں سے کچھ تو معاملے کی اہمیت کے پیشِ نظر پسندیدہ اور واجب ہیں۔ واللہ اعلم۔'' ❶

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس طرح باب کا عنوان قائم کیا ہے ''دوست کے متعلق کی گئی بات کی اسے اطلاع دینے کا باب۔'' اس باب کے تحت انہوں نے درجِ ذیل حدیث نقل کی ہے:

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَ اللّٰهِ مَا اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا وَجْهَ اللّٰهِ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَ قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰى لَقَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ .)) ❷

''سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مال تقسیم کیا تو کسی انصاری نے کہا کہ آپ ﷺ نے اللہ کی رضا مندی کے لیے یہ مال تقسیم نہیں کیا۔ میں نے آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی، یہ سن کر آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک غصے سے سرخ ہو گیا اور فرمایا: اللہ عزوجل موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، انہیں اس سے زیادہ تکلیف دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔'' ❸

اختلاف ڈالنے اور شر وفساد کو ہوا دینے کے لیے چغلی کرنا مذموم وحرام ہے، البتہ جھوٹ

❶ شرح النووی علی مسلم: ۲/ ۱۱۳ .

❷ صحیح بخاری: ۷/ ۸۷ و مسلم بنحوه: ۱۰۶۲ .

❸ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے کسی دوست کے متعلق کی گئی بات کی اسے اطلاع دینے میں کوئی مصلحت ہو اور اس سے شر وفساد پھیلنے کا اندیشہ نہ ہو تو اسے مطلع کیا جا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (مترجم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایذا رسانی سے بچتے ہوئے اصلاح اور خیر خواہی کے جذبے سے کسی کی شکایت درست ہے۔ بہت سے لوگ ان دو قسموں میں فرق نہیں کر سکتے، اس لیے بہتر اور سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ کسی کی چغلی شکایت سے مکمل اجتناب کیا جائے تا کہ حرام کام اور حرام کے شبہے سے دور رہ سکے ورنہ حرام کام کے مرتکب ہو جانے کا خدشہ رہے گا۔ [1]

[1] فتح الباری : ١٠/ ٤٧٦ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الباب الثانی:

لاعلمی کے باعث اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئی بات کہنا

الفصل الاوّل:

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا

اس میں تین مباحث ہیں:

الفصل الثانی:

عام جھوٹ

اس میں چار مباحث ہیں۔

الفصل الثالث:

جھوٹی گواہی اور جھوٹی بات

اس میں تین مباحث ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الاوّل:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا

بحث: ۱

جھوٹ کی تعریف (تعارف)

امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اہلِ سنت کا مذہب یہ ہے کہ کسی چیز کے متعلق خلافِ حقیقت خبر دینے کو جھوٹ کہتے ہیں خواہ یہ خبر لاعلمی کی وجہ سے غلط ہو یا جان بوجھ کر غلط دی گئی ہو۔ البتہ لاعلمی کی وجہ سے خبر غلط ہونے پر گناہ نہیں جبکہ قصداً غلط خبر دینے پر انسان مجرم ہوگا۔ [1]

بحث: ۲

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے کی وعید:

قرآنِ کریم میں

بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ عام لوگوں پر جھوٹ بولنے سے بڑا گناہ اور گھناؤنا جرم ہے۔ اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے:

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّیُضِلَّ النَّاسَ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (الانعام: ١٤٤)

”پھر اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہے جو اللہ کی طرف منسوب کر کے جھوٹی بات کہے تاکہ علم کے بغیر لوگوں کی غلط راہنمائی کرے۔ یقیناً اللہ ایسے ظالموں کو

[1] شرح مسلم نووی: ١/ ٦٩، الاذکار للنووی، ص: ٣٢٦.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

راہِ راست نہیں دکھاتا۔"

اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴾ (الانعام : ۱۵۰)

"اور ہرگز ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلنا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور آخرت کے منکر ہیں اور جو دوسروں کو اپنے ربّ کا ہمسر بناتے ہیں۔"

ارشادِ الٰہی ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝﴾ (الصف : ۲، ۳)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں (ہو) اللہ کے نزدیک یہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم کرتے نہیں (ہو)۔"

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝﴾ (الانعام : ۲۱)

"اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہے جو اللہ پر جھوٹا بہتان لگائے یا اللہ کی نشانیوں کو جھٹلائے۔ یقیناً ایسے ظالم کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝﴾

(الانعام : ۱۵۷)

"اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہے جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے، جو لوگ ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں، انہیں اس روگردانی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاداش میں ہم بدترین سزا دے کر رہیں گے۔''

ربِ کریم کا ارشاد ہے:

﴿ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴾ (یونس : ٦٩)

''(اے نبی!) کہہ دو جو لوگ اللہ پر جھوٹے افترا باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پاسکتے۔''

اللہ ذوالجلال کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّمَا يَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴾ (النحل : ١٠٥)

''جھوٹ وہی لوگ گھڑتے ہیں جو اللہ کی آیات کو نہیں مانتے، وہی حقیقت میں جھوٹے ہیں۔''

حکمِ الٰہی ہے:

﴿ وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ؕ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (النحل : ١١٦، ١١٧)

''اور یہ جو تمہاری زبانیں احکام لگایا کرتی ہیں کہ یہ چیز حلال ہے اور وہ حرام تو اس طرح کے حکم لگا کر اللہ پر جھوٹ نہ باندھو۔ جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پایا کرتے۔ دنیا کا عیش چند روزہ ہے، آخر کار ان کے لیے دردناک سزا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَ لَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّ مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ (الانعام : ۹۳)

''اور اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہے جو اللہ پر جھوٹا بہتان گھڑے یا کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے دراں حالیکہ اس پر کوئی وحی نازل نہ کی گئی ہو یا جو اللہ کی نازل کردہ چیز کے مقابلہ میں کہے کہ میں بھی ایسی چیز نازل کر کے دکھا دوں گا، کاش تم ظالموں کو اس حالت میں دیکھ سکو جب کہ وہ سکراتِ موت میں ڈبکیاں کھا رہے ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ بڑھا بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں: لاؤ نکالو اپنی جان، آج تمہیں ان باتوں کی پاداش میں ذلت کا عذاب دیا جائے گا جو تم اللہ پر تہمت رکھ کر ناحق بکا کرتے تھے اور اس کی آیات کے مقابلے میں سرکشی دکھاتے تھے۔''

اللہ ذوالجلال نے فرمایا ہے:

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾﴾ (الاعراف : ۳۳)

''(اے نبی!) ان سے کہو کہ میرے ربّ نے جو چیزیں حرام کی ہیں وہ تو یہ ہیں: بے شرمی کے کام خواہ کھلے ہوں یا چھپے اور گناہ اور حق کے خلاف زیادتی اور یہ کہ اللہ کے ساتھ تم کسی ایسے کو شریک کرو جس کے لیے اس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور یہ کہ اللہ کے نام پر تم کوئی ایسی بات کہو جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ پر جھوٹ بولنے کی وعید:

حدیث شریف میں

((عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارِ .)) ❶

''سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری طرف جھوٹ گھڑ کر منسوب نہ کرو کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ آگ میں داخل ہوگا۔''

سیّدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''میں نے اپنے والد زبیر بن العوام (رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے اس قدر احادیث بیان نہیں کرتے جتنی فلاں فلاں صحابہ بیان کرتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا ہوں لیکن آپ ﷺ سے سنے ہوئے فرمان (کہ جس نے میرے اوپر جھوٹ بولا اپنا ٹھکانہ جہنم کی آگ میں بنا لے) کی وجہ سے ڈرتا ہوں کہ کہیں کوئی غلط بات آپ ﷺ کی طرف منسوب نہ ہو جائے اور اس کی پاداش میں میں سزا کا مستحق بن جاؤں۔'' ❷

((قَالَ أَنَسٌ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا كَثِيْرًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .)) ❸

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے زیادہ احادیث بیان کرنے میں آپ ﷺ

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۳۵ و صحیح مسلم: ۱/ ۹، ترمذی: ۲٦٦۰، نسائی کبریٰ: ۵۸۸۰، ابن ماجہ، مقدمہ: ۳۱.

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۳۵، صحیح مسلم، مقدمہ: ۳ و ۳۰۰٤.

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۳۵ و صحیح مسلم، مقدمہ: ۱/ ۱۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا یہ فرمان رکاوٹ ہے کہ ''جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کی آگ بنالے۔''

ان احادیث کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم احادیث روایت کرنے میں غیر محتاط اور غلط باتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیتے تھے، بلکہ ان صحابہ کا مقصد یہ ہے کہ ہم اس معاملہ میں بہت زیادہ احتیاط کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بات منسوب ہوجانے کے خدشہ کی وجہ سے خاموش رہتے ہیں، کیونکہ انسان سے غلطی ممکن ہے جبکہ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے یقین کی بنیاد پر احادیث بیان کر دیتے تھے تاکہ کتمانِ علم (علم کے چھپانے) کے جرم سے بچ سکیں، اس لیے دونوں فریق اپنی اپنی رائے اور عمل کے لحاظ سے حق بجانب ہیں۔ (مترجم)

((عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِی وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِی وَمَنْ رَأَنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَنِیْ فَإِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُورَتِیْ وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ .)) ❶

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نام کے مطابق اپنے نام رکھو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔ اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا ہے کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ اور جس نے عمداً میری طرف غلط بات منسوب کی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم کی آگ میں بنالے۔''

((عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: مَنْ یَّقُلْ عَلَیَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ .)) ❷ (وفی مسلم)

---

❶ صحیح بخاری: ١/ ٣٦.

❷ صحیح بخاری: ١/ ٣٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ حَدَّثَ عَنِّی بِحَدِیْثٍ یَرَیٰ اَنَّهٗ کَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْکَاذِبِیْنَ .)) ❶

''سیدنا سلمہ بن اَکوَع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر وہ بات کہی جو میں نے نہیں کہی تو اس کا ٹھکانا جہنم کی آگ ہے۔''

اور صحیح مسلم (وترمذی) کی ایک روایت اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص مجھ سے کوئی ایسی بات نقل کرے جسے وہ جھوٹ سمجھتا ہے تو وہ خود بھی جھوٹوں میں سے ایک ہے۔''

((عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ کَذِبًا عَلَیَّ لَیْسَ کَکَذِبٍ عَلٰی اَحَدٍ، فَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ .)) ❷

''سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جھوٹ بولنا عام آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔''

((عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اِنَّهٗ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفَرِیِّ اَنْ یَدَّعِیَ الرَّجُلُ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوْ یُرِی عَیْنَهٗ مَا لَمْ تَرَاَوْ یَقُوْلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَمْ یَقُلْ .)) ❸

''سیدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف اپنی نسبت

---

❶ مقدمه صحيح مسلم: ١/ ٩، ترمذی: ٢٦٦٢ .

❷ صحيح بخاری: ٨/ ٨١ و مقدمه مسلم: ١/ ١١ .

❸ صحيح بخاری مع الفتح: ٦/ ٥٤٠ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے، خواب دیکھنے کا جھوٹا دعویٰ کرے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف وہ بات منسوب کرے جو آپ ﷺ کا فرمان نہیں۔''

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ یُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ .)) ❶

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات آگے بیان کر دے۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جو بات لوگوں کے فہم سے بالاتر ہو اس کو بیان نہ کرو، ورنہ وہ کچھ لوگوں کے لیے فتنہ و گمراہی کا ذریعہ بن جائے گی۔ ❷

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

''ہر سنی ہوئی بات کو آگے بیان کر دینا کسی شخص کے جھوٹا ہونے کی کافی دلیل ہے۔'' ❸

امام ابن وہب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے مخاطب ہو کر امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا:

''جو شخص ہر سنی ہوئی بات آگے نقل کر دے وہ صحیح وسلم نہیں بچ سکتا اور نہ ہی کبھی امام بن سکتا ہے۔'' ❹

امام عبدالرحمٰن بن معدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''کوئی شخص بھی اپنی سنی سنائی باتوں کو بیان کرنے سے باز آئے بغیر امام نہیں بن سکتا۔'' ❺

---

❶ مقدمہ صحیح مسلم: ۱/ ۱۰، ابوداوٗد: ٤٩٩٢، نسائی کبریٰ: ١١٨٤٥.

❷ مقدمہ صحیح مسلم: ۱/ ۹.

❸ مقدمہ صحیح مسلم: ۱/ ۸.

❹ صحیح مسلم، مقدمہ: ۱/ ۸.

❺ مقدمہ صحیح مسلم: ۱/ ۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحث:۳

رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ کی قباحت، اس کا حکم اور اس کی سزا

۱: جمہور اہلِ علم کے نزدیک رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا سخت فحاشی و عظیم گناہ اور بہت بڑی تباہی کا سبب ہے لیکن جھوٹ بولنے والا جب تک اس کام کو جائز سمجھ کر نہ کرے دائرہ اسلام سے خارج نہ ہوگا۔

۲: بعض دوسرے اہلِ علم رسول اللہ ﷺ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولنے والے کو کافر قرار دیتے ہیں، شارحین بخاری میں سے ابن المنیر رحمہ اللہ نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ اس حرام کو حلال سمجھتا ہے اور کسی حرام کو حلال کرنا کفر کا کام ہے اس لیے کفر پر آمادہ کرنے والا کام بھی کفر ہے۔ تاہم امام نووی اور حافظ حجر رحمہما اللہ نے جمہور اہلِ علم کی رائے کو ترجیح دی ہے۔

۳: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ اور دوسروں پر جھوٹ بولنا صغیرہ گناہ ہے، خود نبی کریم ﷺ نے بھی ان دونوں میں فرق کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((اِنَّ کَذِبًا عَلَیَّ لَیْسَ کَکَذِبٍ عَلٰی اَحَدٍ)) [1]

''میری طرف جھوٹ منسوب کرنا عام آدمی پر جھوٹ بولنے سے مختلف ہے۔''

اس لیے ان دونوں کی سزا ایک نہیں ہوسکتی۔

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کہ ''جس نے میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔'' اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ پر جھوٹ بولنے والا لمبی مدت یا ہمیشہ کے لیے آگ میں رہے گا جبکہ قوی دلائل سے یہ بات ثابت ہے کہ جہنم میں دائمی قیام صرف

[1] بخاری: ۱۲۹۱، صحیح مسلم: ۱/ ۱۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کفار کے لیے ہے، اس لیے آپ ﷺ پر جھوٹ بولنے والا ابدی جہنمی نہ ہوگا بلکہ لمبی مدت تک جہنم میں رہے گا۔ واللہ علم

۴: جس شخص نے ایک حدیث میں بھی قصداً آپ ﷺ پر جھوٹ بولا وہ فاسق بن گیا اور اس کی تمام روایات مردود اور نا قابلِ احتجاج ہو جائیں گی۔ [1]

۵: رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ در حقیقت اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والی بات ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ ﴾ (النجم : ٣۔٤)

''اور وہ رسول ﷺ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کرتے، اس کی جو بات ہے وہ صرف وحی ہے جو اس پر اتاری جاتی ہے۔''

اس لیے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ کا حکم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق ہوگا:

﴿ قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۝ ﴾ (یونس : ٦٩)

''(اے نبی!) فرما دیجیے: جو لوگ اللہ پر جھوٹے افتراء باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے۔''

[1] شرح مسلم نووی : ١/ ٦٩ ، فتح الباری: ١/ ٣٠٢ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثانی:

عام جھوٹ

بحث:۱

جھوٹ کا حکم

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ❶

''جھوٹ کے حرام ہونے پر کتاب وسنت میں بہت سے دلائل موجود ہیں اور اس کے حرام ہونے پر پوری امت کا اجماع ہے، جھوٹ بدترین گناہ اور بہت برا عیب ہے۔ اس سے نفرت دلانے کے لیے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہی متفق علیہ حدیث کافی ہے جس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.)) ❷

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے۔''

بحث:۲

عام جھوٹ پر وعید: قرآن وحدیث میں

اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:

❶ الاذكار للنووی: ٣٢٤.

❷ صحيح بخاری: ١/ ١٤ و صحيح مسلم: ١/ ٧٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۝۳۶﴾ (الاسراء/ بنی اسرائیل : ۳۶)

''کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو، یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہوگی۔''

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَ اِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَ يَتَحَرَّى الصِّدْقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَ اِيَّاكُمْ وَ الْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَ يَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا .)) [1]

''سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچائی اختیار کرو کیونکہ سچ نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا ہے اور سچ کا متلاشی رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا سچا انسان لکھا جاتا ہے۔ اور جھوٹ سے پرہیز کرو کیونکہ جھوٹ گناہ کی راہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کی آگ میں داخل کرتا ہے اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا اور جھوٹ کا متلاشی رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے ہاں بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اس طرح باب کا عنوان قائم کیا ہے: ''خرید وفروخت میں جھوٹ اور سامان کی حقیقت مخفی رکھنے کے نقصان کا بیان'' اس عنوان کے تحت امام صاحب نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے:

((عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَ

[1] صحیح بخاری : ۶۰۹۴، صحیح مسلم: ۴/ ۲۰۱۳۔ دو متقارب احادیث، ترمذی : ۱۹۷۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِى بَيْعِهِمَا وَ اِنْ كَتَمَا وَ كَذِبًا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا .)) ❶

''نبی ﷺ نے فرمایا: خرید وفروخت کرنے والے جب تک اپنی جگہ سے جدا نہ ہوں انہیں سودا واپس لینے اور دینے کا اختیار ہوتا ہے۔ اگر وہ سچ بولیں گے اور چیز کی حقیقت واضح کر دیں گے تو انہیں برکت حاصل ہوگی۔ اور اگر جھوٹ بولیں گے اور سامان کی خامی واضح نہیں کریں گے تو ان کی برکت مٹا دی جائے گی۔''

((عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِّلَّذِيْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَّهٗ وَيْلٌ لَّهٗ .)) ❷

''حضرت بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ ان کے اپنے باپ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی بات کہتا ہے اس کے لیے ہلاکت ہے اس کے لیے تباہی و بربادی ہے۔''

سیدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث جس میں رسول اللہ ﷺ کے خواب کا ذکر ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں: آج رات (اس رات سے مراد معراج کی رات ہے) میرے پاس دو آدمی آئے، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مقدس زمین کی طرف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا اس کے ساتھ کھڑا ہوا ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کی کنڈی ہے جو اس بیٹھے ہوئے شخص کے منہ میں داخل کر کے اسے گدی تک چیر ڈالتا ہے، پھر دوسری طرف سے منہ میں ڈال کر گدی تک چیرتا ہے، اتنی دیر میں پہلی جانب درست ہو جاتی ہے وہ پھر اس کے ساتھ یہی سلوک کرتا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے

❶ صحيح بخارى: ٣/ ١١ .

❷ جامع ترمذى: ٤/ ٥٥٧ و صحيح ترمذى: ٢/ ٢٦٨ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا: آگے چلیں۔ اس حدیث کے آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے آج رات مجھے بہت سیر کرائی ہے، میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کے متعلق بتائیں کہ اس کی حقیت کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جس شخص کی باچھیں چیری جارہی تھیں وہ جھوٹ بولتا تھا اور اس کی بات نقل ہو کر دنیا کے کونے کونے میں جا پہنچی تھی۔ اس کے ساتھ قیامت تک یہی سلوک کیا جائے گا۔'' ❶

صحیح بخاری کی ایک روایت اس طرح ہے:

''نبی ﷺ کو بتایا گیا کہ جس شخص کی باچھیں، نتھنے اور آنکھیں گدی تک چیری جارہی تھیں وہ جھوٹ بولا کرتا تھا اور اس کا جھوٹ دنیا میں پھیل جاتا تھا۔'' ❷

((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ .)) ❸

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔''

بحث: ۳

جھوٹے خواب بیان کرنا

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَّفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ

❶ صحيح بخارى مع الفتح: ٣/ ٢٥١ .
❷ صحيح بخارى مع الفتح: ١٢/ ٤٣٩ .
❸ صحيح بخارى: ٧/ ٩٥ و ١/ ١٤ ، صحيح مسلم: ١/ ٧٨ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صُبَّتْ فِی اُذُنِهِ الْاٰنَكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَ كُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ .)) ❶

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے من گھڑت خواب بیان کیا، اسے دو جَو (گندم کی قسم) کے دانوں میں گرہ لگانے کا پابند کیا جائے گا اور وہ یہ کام نہ کر سکے گا۔ اور جو خفیہ طور پر ان لوگوں کی باتیں سنتا ہے جو اسے ناپسند کرتے ہیں یا اس سے دور بھاگتے ہیں، آخرت میں اس کے کان میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ اور جو تصویر بناتا ہے اسے عذاب دیا جائے گا، اور تصویر میں روح پھونکنے کا پابند کیا جائے گا مگر وہ ایسا نہ کر سکے گا۔''

بحث:۴

کون سا جھوٹ جائز ہے

((عَنْ اُمِّ كَلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ اِنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِیْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِیْ خَيْرًا اَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا .)) ❷

((وَ فِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْهَا وَ لَمْ اَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِیْ شَیْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ: اَلْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَ حَدِيْثُ الرَّجُلِ اِمْرَأَتَهٗ وَ حَدِيْثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا .))❸

''سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو

❶ صحیح بخاری مع الفتح: ١٢/ ٤٢٧ .
❷ صحیح بخاری: ٣/ ١٦٦ و صحیح مسلم: ٤/ ٢٠١١ .
❸ صحیح مسلم: ٤/ ٢٠١٢ ، الاذکار للنووی، ص : ٣٢٤۔ اس کتاب میں اس جگہ نور بصیرت کو جلا بخشنے والے علمی نقاط مذکور ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخص لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے اچھی بات پہنچاتا ہے اچھی بات کہتا ہے وہ جھوٹا نہیں۔''

اور صحیح مسلم میں ہی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی ایک اور روایت ہے جس میں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا:

''لوگ جن باتوں کو جھوٹ قرار دیتے ہیں ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تین باتوں کی اجازت دی اور وہ جنگ، لوگوں کے درمیان صلح، اور مرد کی اپنی بیوی سے اور عورت کی اپنے خاوند سے گفتگو ہیں۔''

یعنی ان تین معاملات میں ضرورت کے تحت اگر کوئی جھوٹ بولا جائے تو شرعاً اس پر مؤاخذہ نہ ہوگا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مصلحت کے لیے بعض مواقع پر خلافِ حقیقت بات کے درست ہونے کے بارے میں یہ حدیث واضح دلیل ہے۔ بعض اہلِ علم نے مصلحت کی خاطر کذب کی جائز اقسام کو جمع کیا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے جامع بات امام غزالی رحمہ اللہ نے فرمائی ہے کہ ''گفتگو حصول مقاصد کا ذریعہ ہے، ہر اچھا مقصد جو سچ اور جھوٹ دونوں سے حاصل ہوسکتا ہو اس میں جھوٹ بولنا حرام ہے کیونکہ اس کی ضرورت ہی نہیں جبکہ وہ سچ سے ممکن ہے، البتہ بلا ضرورت جھوٹ بولنا حرام ہے۔ اگر اچھے مقصد کا حصول سچائی کے ذریعے ممکن نہ ہو تو اگر وہ کام جائز ہے تو جھوٹ بولنا جائز ہوگا، اگر وہ مقصد واجب کی حیثیت رکھتا ہے تو اس میں جھوٹ بولنا بھی واجب ہوگا مثلاً کوئی مسلمان کسی ظالم کے ڈر سے چھپا ہوا ہے، وہ اس کے متعلق دریافت کرتا ہے تو ایسے موقعہ پر اسے چھپانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہوگا، اسی طرح اگر کسی کے پاس امانت ہے اور اس کے متعلق کوئی ظالم و جابر سوال کرے تو اسے چھپانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے اور اگر وہ اس سے قسم اٹھانے کا مطالبہ کرے تو اس پر قسم اٹھانا بھی لازم ہے۔ البتہ احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ وہ قسم اٹھاتے ہوئے توریہ کرلے۔ اور توریہ کا مقصد یہ ہے کہ جن الفاظ سے وہ قسم اٹھا رہا ہے ان کا صحیح مفہوم مراد لے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو اس کے نزدیک سچ ہو خواہ ظاہر الفاظ میں وہ بات دوسروں کے ہاں غلط ہو۔ (مثلاً ڈاکو کسی کو لوٹنے کے لیے اسے کہتے ہیں کہ اپنی رقم نکالو، اس کے پاس رقم روپوں کی صورت میں چھپی ہوئی موجود ہے، اب یہ قسم اٹھا لیتا ہے کہ میرے پاس ایک پیسہ نہیں، تو یہ توریہ ہے کیونکہ اس کے پاس واقعتاً پیسے نہیں بلکہ روپے ہیں، یہ قسم اس کے نزدیک درست ہے جبکہ عرفِ عام کے مطابق غلط ہے۔ ❶

اور اگر وہ یہ تکلف بھی نہ کرے اور صاف جھوٹ بول دے تب بھی ایسے موقع پر حرام نہیں ہے۔ اسی طرح جب بھی کسی صحیح مقصد کے حصول کا انحصار جھوٹ پر ہو تو اس کے لیے جھوٹ بولنا جائز ہے بلکہ بعض اوقات واجب ہو جاتا ہے۔ جیسے کوئی ظالم یا حکمران کسی شخص کو پکڑ کر نقصان پہنچانے کے لیے یا اس کے مال، یا مخفی راز یا کسی مسلمان بھائی کے متعلق اس سے پوچھے تو اس کے لیے اس سے انکار جائز ہے۔ مجبور انسان کو جھوٹ اور سچ کی وجہ سے ہونے والے نقصان کا موازنہ کرنا چاہیے۔ اگر سچ بولنے سے نقصان زیادہ ہے تو جھوٹ درست ہے اور اگر سچ بولنے کا نقصان نہیں ہے یا معمولی سا ہے تو پھر جھوٹ حرام ہے۔ ❷

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے سلف سے منقول بعض ذو معنٰی کلام جس کے ذریعے انہوں نے کئی مصائب ومشکلات سے نجات حاصل کی ذکر کیے ہیں۔

حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ذو معنٰی کلام (یعنی دو معنوں والے الفاظ) میں آدمی کے لیے جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ ❸

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے:

''میں کلام میں تعریض (یعنی ذو معنٰی الفاظ بولنے) کی خداداد صلاحیت کے عوض سرخ اونٹوں کی دولت لینا پسند نہیں کرتا۔'' ❹

---

❶ الاذکار للنووی: ٣٢٦.　❷ الأذکار ایضاً.

❸ اغاثة اللهفان من مصائد الشیطان: ١/ ٣٨١.

❹ حواله سابقه.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلاف میں سے بعض اہل علم کا قول ہے کہ ''وہ کلام کے ذریعے مصائب اور سزا سے بچا کرتے تھے۔'' ❶

ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سفر میں مشرکین کا ایک دستہ ملا اس وقت آپ ﷺ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک جگہ تشریف فرما تھے، مشرکین نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کس قبیلے سے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ہم ''ماء'' یعنی پانی سے ہیں۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ ''ماء'' ان کے قبیلے کا نام ہے، ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کہنے لگے ''یمن میں بہت سے قبائل آباد ہیں، شاید یہ انہی میں سے ہوں گے، لہٰذا وہ چلے گئے، جبکہ نبی ﷺ نے سورۃ الطارق کی اس آیت کا مفہوم مراد لیا تھا ﴿خُلِقَ مِن مَّآءٍ دَافِقٍ﴾ (الطارق : ٦) ''یعنی انسان اچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔'' ❷

امام حماد رحمہ اللہ کے پاس جب کوئی ایسا آدمی آتا جسے وہ ملنا نہ چاہتے تو اپنا ہاتھ داڑھ پر رکھ کر کہتے ''میری داڑھ'' وہ آدمی یہ سمجھ کر کہ شاید ان کی داڑھ میں درد ہے واپس چلا جاتا۔

امام احمد رحمہ اللہ سے امام مروزی رحمہ اللہ کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ کہاں ہیں؟ امام مروزی رحمہ اللہ امام احمد رحمہ اللہ کے پاس اندر بیٹھے ہوئے تھے اور امام احمد رحمہ اللہ انہیں باہر نہیں بھیجنا چاہتے تھے، اس لیے اپنی انگلی دوسرے ہاتھ پر رکھ کر کہا: مروزی یہاں نہیں ہے۔ اس کا یہاں کیا کام ہے؟

اس طرح کے اور کئی واقعات بیان کرنے کے بعد امام ابن القیم رحمہ اللہ نے حیلہ کی تین اقسام ذکر کی ہیں:

۱: حیلہ کی ایک قسم اللہ کے قُرب اور اس کی اطاعت کا ذریعہ ہے اور یہ اللہ کے ہاں سب سے بہتر عمل ہے۔

---

❶ حوالہ سابقہ ایضاً.

❷ المغازی للواقدی : ۱/ ۵۰ ، تاریخ طبری : ۲/ ٤٣٦۔ اس کی سند منقطع ہے، دیکھیے: سیرۃ ابن ہشام: ۲/۲۵۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲: حیلہ کی دوسری قسم جائز اور مباح ہے جسے اختیار کرنے یا ترک کرنے والا گنہگار نہیں ہوتا، مصلحت کے مطابق اس کا اختیار کرنا یا ترک کرنا راجح قرار دیا جائے گا۔

۳: حیلہ کی تیسری قسم حرام ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے دھوکہ کی کوشش ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کے احکامات، اس کی شریعت کو باطل کرنے اور ان کی حرام کردہ اشیاء کو حلال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جیسا کہ زکوٰۃ نہ دینے اور چوری کرنے کے حیلے تراشنا وغیرہ ہیں۔ آئمہ سلف اور اہل الحدیث نے اسی قسم کو حرام قرار دیا ہے۔ [1]

[1] اغاثة اللهفان : ۱/ ۳۸٤، اس مقام پر امام ابن القیم رحمہ اللہ نے جائز و ناجائز کی بڑی تفصیل ذکر کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثالث:

جھوٹی شہادت

بحث:۱

اَلزُّوْر (جھوٹ) کی تعریف (تعارف)

کسی چیز کو خوبصورت بنانے اور حقیقت سے ہٹ کر اس کی صفات ذکر کرنے کو ''الزور'' کہتے ہیں تا کہ دیکھنے اور سننے والا اسے حقیقت کے برعکس ایسا ہی خیال کرے۔

کبھی شرک بھی ''الزور'' میں شامل ہوتا ہے کیونکہ یہ بھی اپنے ماننے والوں کے لیے خوبصورت ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ اسی کو حق سمجھتے ہیں جبکہ درحقیقت وہ باطل ہے۔

گانا بھی اس ضمن میں آ جاتا ہے کیونکہ گلوکار اچھی آواز سے اسے مزیّن کر دیتا ہے اور سننے والا اسے سننا درست سمجھنے لگتا ہے۔ یہ سب الزّور یا جھوٹ میں داخل ہیں۔

لہٰذا زور کی جامع تعریف یہ ہوئی کہ ''جھوٹ، گانا، شرک اور اس جیسے تمام باطل کام اور کلام جن پر یہ لفظ بولا جاسکتا ہے زُور ہیں۔'' اللہ عزوجل نے بھی اپنے بندوں کی صفت بیان کرتے ہوئے اس لفظ کو عام استعمال کیا ہے کہ رحمٰن کے بندے زور پر حاضر نہیں ہوتے، اس لیے بلاوجہ کسی بھی کام کو اس الزور سے خاص کرنا صحیح نہیں جب تک کہ اس کام کو الزور سے خاص (الگ) کرنے کی کوئی حجت و دلیل نہ ہو۔ [1]

[1] جامع البیان: ۱۹/ ۳۱ بتصرّف.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحث:۲

جھوٹی شہادت پر وعید: قرآنِ کریم کی روشنی میں

اللہ جل جلالہ نے فرمایا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝١٣٥ ﴾ (النساء: ۱۳۵)

''اے اہلِ ایمان! انصاف کے علمبردار اور اللہ واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو، فریقِ معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے، لہٰذا اپنی خواہشِ نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔''

اللہ ذوالجلال نے فرمایا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝٨ ﴾ (المائدہ: ۸)

''اے اہلِ ایمان! اللہ کی خاطر حق پر قائم رہنے والے بن جاؤ اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو، کسی گروہ کی دشمنی تمہیں اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ، عدل کرو یہ خوفِ الٰہی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآىِٕمُوْنَ ۟ۙ وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۟ؕ اُولٰٓىِٕكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۟ؕ﴾ (المعارج: ٣٣-٣٥)

''جو لوگ اپنی گواہیوں میں راست بازی پر قائم رہتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں، یہ لوگ عزت کے ساتھ جنت کے باغوں میں رہیں گے۔''

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۟﴾

(الفرقان: ٧٢)

''(رحمٰن کے بندے وہ ہیں) جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۟﴾ (البقرة: ٢٨٣)

''اور شہادت (گواہی) ہرگز نہ چھپاؤ جو شہادت (گواہی) چھپاتا ہے اس کا دل گناہ میں آلودہ ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔''

اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۟﴾ (البقرة: ١٤٠)

''اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جس کے ذمے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے، تمہاری حرکات سے اللہ تعالیٰ غافل تو نہیں ہے۔''

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْاٰخِرِ ۬ۙ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾ ﴾ (الطلاق : ۲)

’’اور (اے گواہ بننے والو!) گواہی ٹھیک ٹھیک اللہ کے لیے ادا کرو، یہ باتیں جن کی نصیحت کی جاتی ہے ہر اس شخص کے لیے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔‘‘

اللہ ذوالجلال نے فرمایا ہے:

﴿ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ﴿۳۰﴾ ﴾ (الحج : ۳۰)

’’یہ تھا (تعمیرِ کعبہ کا مقصد) اور جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کا احترام کرے تو اس کے ربّ کے نزدیک خود اسی کے لیے بہتر ہے، اور تمہارے لیے مویشی جانور حلال کیے گئے ما سوائے ان چیزوں کے جو تمہیں بتائی جا چکی ہیں پس بتوں کی گندگی سے بچو، اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ﴿۳۶﴾ ﴾ (الاسراء : ۳۶)

’’کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو، یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔‘‘

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ ﴾ (الاعراف : ۳۳)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اے نبی! ان سے کہو کہ میرے ربّ نے جو چیزیں حرام کی ہیں، وہ تو یہ ہیں کہ بے شرمی کے کام خواہ کھلے یا چھپے اور گناہ اور ناحق ظلم و زیادتی سے اور یہ کہ اللہ کے ساتھ تم کسی ایسی چیز کو شریک کرو جس کے لیے اس نے کوئی دلیل نازل نہیں کی اور یہ کہ اللہ کے نام پر کوئی ایسی بات کہو جس کے متعلق علم نہ ہو (کہ وہ حقیقت میں اس نے فرمائی ہے۔)''

امام عبدالرحمٰن بن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آیت مذکورہ ﴿وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ عام ہے، اس سے معلوم ہوا کہ دین کے متعلق شک کی بناء پر کوئی بھی بات کرنا حرام ہے۔ ❶

جھوٹی شہادت پر وعید: حدیثِ شریف کی روشنی میں

((عَنْ اَبِی بَكْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَجلَس وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ .)) ❷

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، پہلے آپ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: جھوٹی بات اور اسے بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے تمنا کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جائیں۔''

((عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْاَسَدِیِّ قَالَ: صَلّٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

❶ زاد المسیر فی علم التفسیر: ۳/ ۱۹۲ .

❷ صحیح بخاری: ۳/ ۱۵۱ و صحیح مسلم: ۱/ ۹۱ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ﴾ (الحج : ٣٠-٣١) .)) ❶

''سیدنا خزیم بن فاتک الاسدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر فرمایا (یاد رکھو) جھوٹی گواہی شرک کے برابر بنا دی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: بتوں کی گندگی سے بچو، جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو، یکسو ہو کر اللہ کے بندے بنو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔'' ❷

((عَنْ اَنَسٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ .)) ❸

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔'' ❹

---

❶ ابوداؤد: ٣٥٩٩، ترمذی: ٢٣٠٠ وقال: هذا عندی اصحّ، ابن ماجه: ٢٣٧٢ وضعّفه الالبانی، مسند احمد: ٤/ ٣٢١ .

❷ اس حدیث کی صحت وضعف میں اختلاف ہے، امام ترمذیؒ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ (مجموع فتاوی ابن تیمیہ: ۵۰/۲۷) وغیرہ کا رجحان اس کی صحت کی طرف ہے۔ اور سند کی صحت وضعف سے قطع نظر اصل مسئلہ تو قرآنِ کریم سے ہی ثابت ہے کہ ایک ہی جگہ پر شرک اور جھوٹ کو اکٹھے ہی ذکر کیا گیا ہے اور جھوٹ کی قباحت و شناعت تو صحیح بخاری و مسلم کی مذکورہ سابقہ ولاحقہ اور بعض دیگر احادیث سے بھی ثابت ہے۔ (ابوعدنان)

❸ صحیح بخاری: ٣/ ١٥١ و صحیح مسلم: ١/ ٩٢ .

❹ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں دو باب یوں قائم کیے ہیں، پہلا جھوٹی گواہی کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کا باب و بیان جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ (الفرقان) (عبادالرحمٰن .... ☜ ☜

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ایک باب کا عنوان اس طرح ذکر کیا ہے۔
''اگر ظلم وزیادتی پر گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے۔''
اس کے تحت انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کی درج ذیل حدیث نقل کی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ:

''میری والدہ نے میرے والد سے مطالبہ کیا کہ وہ کچھ مال میرے نام ہبہ کر دیں، چنانچہ انہوں نے ہبہ کر دیا، میری والدہ نے پھر تقاضا کیا کہ وہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنائیں، میں ابھی بچہ تھا، میرے والد مجھے ساتھ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حاضری کا مقصد بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ بھی تیرے بچے ہیں؟ میرے والد نے کہا: جی ہاں! میرے اور بھی بچے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ، ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا ہوں۔'' ❶

((عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: خَيْرُكُمْ قَرْنِى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ: لَا اَدْرِىْ اَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدُ قَرْنَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ .)) ❷

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے

.... وہ ہیں) ''جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔'' اور گواہی چھپانے کا بیان، جس کے بارے میں ارشادِ الٰہی ہے:
﴿وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾ ''اور تم گواہی نہ چھپاؤ اور جو شخص گواہی چھپائے گا تو بے شک اس کا دل گناہ گار ہے اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔'' (ابوعدنان)

❶ صحیح بخاری: ۳/ ۱۵۱ .

❷ صحیح بخاری: ۳/ ۱۵۱ و مسلم : ۲۵۳۵ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بہتر میرا زمانہ ہے، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں اور پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے۔ سیدنا عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا تھا یا تین کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ لوگ آئیں گے جو امانتوں میں خیانت کریں گے، آگے بڑھ چڑھ کر گواہیاں دیں گے، نذر پوری نہیں کریں گے اور ان کے جسموں پر موٹاپا ظاہر ہوگا۔''

((عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِىءُ اَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَ يَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ.))

''حضرت عبیدہ رحمہ اللہ کے طریق سے سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو بہت زیادہ گواہیاں دیں گے اور قسمیں اٹھائیں گے۔''

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمیں گواہیاں دینے اور وعدہ کرنے پر سزا دیتے تھے۔ [1]

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِىٌّ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: اَلْيَمِينُ الْغُمُوْسُ، قُلْتُ وَمَا الْيَمِينُ الْغُمُوْسُ؟ قَالَ: اَلَّذِىْ يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيْهَا كَاذِبٌ.)) [2]

---

[1] صحیح بخاری: ۳/ ۱۵۱، مسلم: ۲۱۲۔ (۲۵۳۳)۔ صحیح مسلم میں حضرت ابراہیم کا قول مذکور نہیں ہے۔

[2] صحیح بخاری مع الفتح: ۱۱/ ۵۵۵.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا کہ کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، اس نے کہا: پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ والدین کی نافرمانی، اس نے کہا: پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈبو دینے والی قسم تو میں نے پوچھا: ڈبو دینے والی قسم کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی جھوٹی قسم جس کے ذریعے کسی مسلمان کا ناحق طور پر مال غصب کیا جائے۔''

قسم کو ڈبو دینے والی اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ قسم اٹھانے والے کو پہلے گناہ میں پھر جہنم کی آگ میں ڈبو دیتی ہے۔ ایسی قسم کا کفارہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ ثابت ہی نہیں ہوتی ہے۔ میرے نزدیک ایسی قسم میں کوئی خیر نہیں ہے۔

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ وَالْجَهْلَ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ .)) [1]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے (روزہ رکھ کر) جھوٹی بات کہنے، اس کے مطابق عمل کرنے اور جہالت کو ترک نہ کیا تو اللہ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔''

مذکورہ آیات واحادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹی گواہی حرام قرار دی ہے کیونکہ یہ کسی کا حق ضائع کرنے کا سبب بنتی ہے اور اسی طرح سچی گواہی چھپانا بھی حرام ہے، کیوں کہ یہ بھی دوسروں کا حق مارنے کا ذریعہ ہے۔

---

[1] صحیح بخاری: ۷/ ۸۷ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحث:۳

جھوٹی گواہی وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے جرائم

جھوٹی گواہی انتہائی خطرناک اور نقصان دہ جرم ہے کیونکہ یہ کئی دوسرے جرائم کی بنیاد ہے جن میں سے چند درجِ ذیل ہیں:

۱: جھوٹی گواہی قاضی کو حق سے پھسلانے اور غلط فیصلہ کرانے کا سبب بنتی ہے کیونکہ فیصلے کی بنیاد بعض امور پر ہوتی ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ دلیل مدعی کے ذمے ہے اور جو انکار کرے اس پر قسم ہے اور چونکہ فیصلوں کا دار و مدار گواہیوں اور دلائل پر ہوتا ہے، جب گواہی ہی جھوٹی ہوگی تو ظاہر ہے فیصلہ بھی غلط ہوگا۔ اور اس غلط فیصلے کا تمام تر گناہ جھوٹے گواہ پر ہوگا، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((وَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَ لَعَلَّ اَحَدَكُمُ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنَ الْآخَرِ فَاَقْضِ لَهٗ نَحْوَ مَا اَسْمَعُ .)) [1]

”میں انسان ہوں اورتم میرے سامنے فیصلے کے لیے اپنے مسائل پیش کرتے ہو ممکن ہے کوئی شخص چرب زبانی سے اپنے دلائل پیش کرے تو میں اس کے دلائل سن کراس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔“

۲: جھوٹی گواہی جس کے حق میں دی گئی ہے اس پر بھی ظلم ہے کیونکہ گواہ نے جھوٹی گواہی کے ذریعے اسے دوسرے سے حق چھین کر دیا ہے، اس طرح دوسرے کا مال ناحق غصب کرنے کی وجہ سے اس کے لیے آگ واجب ہوگئی۔

---

[1] صحيح بخاری مع الفتح: ۵/ ۲۸۸، صحيح مسلم : ۱۷۱۳ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((اِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِحَقِّ اَخِیْهِ شَیْئًا بِقَوْلِهٖ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا یَاْخُذُهَا .)) ❶

''تم فیصلہ کروانے کے لیے اپنے معاملات میرے سامنے پیش کرتے ہو ممکن ہے تم میں سے کوئی دوسرے کی بہ نسبت اپنے دلائل پیش کرنے میں ماہر ہو اور میں سماعت کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دوں تو وہ خبردار رہے کہ میں اسے جہنم کی آگ کا ایک حصہ کاٹ کر دے رہا ہوں، وہ اس مال کو اپنے لیے حلال جان کر قبول کرنے سے باز رہے (وہ مال اس کے لیے قطعاً حلال نہیں ہے)۔''

۳: جن کے خلاف جھوٹی گواہی دی گئی ہے اس پر بھی ظلم ہے کیونکہ اس کے ذریعے ناجائز طریقے سے اس کا مال چھینا گیا ہے تو اس طرح جھوٹی گواہی دینے والا مظلوم کی بددعا کا مستحق بن گیا ہے اور مظلوم کی بددعا ردّ نہیں کی جاتی اس کی دعا اور اللہ عزوجل کے درمیان کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ ......)) وَذَكَرَ مِنْهُمْ ((...... دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَ تُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ يَقُوْلُ الرَّبُّ وَ عِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ .)) ❷

❶ صحیح بخاری مع الفتح: ۵/ ۲۸۸ .

❷ ترمذی: ۵/ ۵۷۸ ، ابن ماجه : ۱۷۵۲ ، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، صحیح الترمذی : ۲۰۲۵ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’تین آدمیوں کی دعا ردّ نہیں کی جاتی۔ ان میں سے آپ ﷺ نے مظلوم کی دعا کا ذکر کیا۔ اسے اللہ تعالیٰ بادلوں سے بلند کرتا ہے، اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم میں ضرور تیری مدد کروں گا خواہ کچھ دیر بعد ہی کروں۔‘‘

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَـنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرِّمَ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: وَاِنْ کَانَ شَیْئًا یَّسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ قَالَ وَ اِنْ قَضِیْبًا مِّنْ اَرَاكٍ .)) ❶

’’جس نے جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق چھینا اللہ نے اس کے لیے جہنم کی آگ واجب کر دی اور جنت حرام کر دی۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگر وہ معمولی سی چیز ہو تب بھی اس پر جنت حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خواہ وہ پیلو کے درخت کی ایک چھڑی ہی کیوں نہ ہو۔‘‘

۴: جھوٹی گواہی کے ذریعے مجرموں کو سزا سے بچایا جاتا ہے، اس طرح جھوٹی گواہی کا وجود لوگوں کو جرائم پر آمادہ کرنے کا ذریعہ بنے گا۔

۵: جھوٹی گواہی عزتوں کی پامالی، معصوم انسانوں کے قتل اور ناجائز طریقے سے لوگوں کا مال کھانے کا سبب ہے۔ قاضی اور جھگڑے کے دونوں فریق آخرت میں اللہ عزوجل کے سامنے جھوٹی گواہی دینے والے کے مخالف کھڑے ہوں گے۔

۶: جس کے حق میں گواہی دی گئی ہو جھوٹی گواہی کے ذریعے اس کی صفائی بیان کی جاتی ہے حالانکہ وہ مجرم صفائی کا اہل نہیں اور جس کے خلاف گواہی دی گئی ہو اس پر جرح

❶ صحیح مسلم: ۱/ ۱۱۲ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے حالانکہ وہ مظلوم ہے، تو گویا کہ جھوٹی گواہی دینے والا ظالم کی صفائی بیان کرتا ہے اور مظلوم پر جرح کرتا ہے جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہوتی ہے، اس طرح جھوٹا گواہ بیک وقت تین جرائم کا ارتکاب کرتا ہے۔ جھوٹی گواہی، مظلوم پر جرح، ظالم کا تزکیہ وصفائی۔

۷: جھوٹی شہادت اللہ کے دین کے متعلق ناحق اور جہالت کی بناء پر بات کرنے کا سبب بنتی ہے اور یہ بہت بڑا فتنہ اللہ کی راہ سے روکنے کا خطرناک ذریعہ، اورلوگوں کی گمراہی کا بڑا بے ہودہ سبب ہے، اللہ کے سامنے یہ بہت بڑی جرأت و جسارت کا کام ہے اور بات کرنے والے کی جہالت یا نفاق اور بے دینی کی واضح دلیل ہے خصوصاً جب وہ حق معلوم ہونے پر بھی باطل سے رجوع نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿١١٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١٧﴾﴾ (النحل : ١١٦ ، ١١٧)

’’اور یہ جو تمہاری زبانیں جھوٹے الزام لگایا کرتی ہیں کہ یہ چیز حلال اور وہ حرام تو اس طرح کے حکم لگا کر اللہ پر جھوٹ نہ باندھو اور جو لوگ اللہ پر جھوٹے افترا باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پایا کرتے، دنیا کی عیش چند روزہ ہے، آخرکار ان کے لیے دردناک سزا ہے۔‘‘

جھوٹی شہادتیں اور وہ لوگ جو اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں، آج کس قدر بکثرت ہو چکے ہیں، جبکہ علم طرف کے باوجود حق چھپانے والے، باطل کا اظہار

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے اور اسے مزین کر کے لوگوں کو اس کی طرف دعوت دینے والے ان سے بھی زیادہ خطرناک ہیں، ایسے لوگوں کے انجام سے اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا وآخرت میں سلامت رکھے، آمین۔ [1]

[1] مجلة البحوث الاسلاميه/ دارالافتاء الرياض عدد ۱۷ ، صفحه ۲۵۵ تا ۲۷۲ ، مقاله از فضيلة الشيخ عبد اللّٰه بن صالح القصير وفقه اللّٰه .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الباب الثالث:

قذف (تہمت) تنازعات و جھگڑے، فحش گوئی و بدزبانی

اس باب میں چار فصلیں ہیں:

- الفصل الاوّل:

قذف (تہمت)

اس میں دو مباحث ہیں۔

- الفصل الثانی:

تنازعات و جھگڑے

اس میں تین مباحث ہیں۔

- الفصل الثالث

فحش گوئی و بدزبانی

اس میں پچیس مباحث ہیں۔

- الفصل الرابع:

وجوبِ حفاظتِ زبان

اس میں دو مباحث ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الاوّل:

قذف (تہمت لگانا)

بحث:۱

قذف کی تعریف (تعارف)

عربی لغت میں کسی چیز کو قوت کے ساتھ پھینکنے کو قذف کہتے ہیں، آج کل عموماً اصطلاح پتھر پھینکنے کو، اسی طرح کسی پاکباز عورت پر زنا کی تہمت لگانے کو قذف کہا جاتا ہے۔ ❶ میں اس کا استعمال زنا کی تہمت لگانے پر کیا جاتا ہے۔ ❷

بحث:۲:

قذف (تہمت لگانے) پر وعید؛ قرآنِ کریم میں

ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ﴾

(النور: ٤)

”اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کریں ان کو اسّی (۸۰) کوڑے مارو اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو اور وہ خود ہی فاسق ہیں۔“

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ

❶ القاموس المحيط: فصل القاف، باب الفاء: ٣/ ١٨٣.

❷ الروض المربع بشرح زاد المستقنع: ٣/ ٣١٤.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ
اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ
شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ
كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ﴾ (النور: ٦-٩)

''اور جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگائیں اور ان کے پاس خود اپنی ذات کے سوا دوسرے کوئی گواہ نہ ہوں تو ان میں ایک شخص کی شہادت (یہ ہے کہ) چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ (اپنے الزام میں) سچا ہے۔ اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ (اپنے الزام میں) جھوٹا ہو۔ اور عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر شہادت دے کہ یہ شخص (اپنے الزام میں) جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ (وہ عورت) کہے کہ اِس (عورت) پر اللہ کا غضب ٹوٹے اگر وہ (مرد اپنے الزام میں) سچا ہو۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ
وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَ
يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۝ ﴾ (النور: ٢٣ تا ٢٥)

''جو لوگ پاک دامن بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ وہ اس دن کو بھول نہ جائیں جبکہ ان کی اپنی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔ اس دن اللہ انھیں پورا پورا، ان (کے حساب کتاب) کا ٹھیک بدلہ دے گا (جس کے وہ مستحق ہیں) اور وہ جان لیں گے کہ بے شک اللہ ہی واضح حق ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١١﴾ ﴾ (النور : ١١)

''جولوگ یہ بہتان گھڑ لائے ہیں وہ تمہارے ہی اندر کا ایک ٹولہ ہیں، اس واقعے کو اپنے حق میں شر نہ سمجھو بلکہ یہ بھی تمہارے لیے خیر ہی ہے (اور) جس نے اس میں جتنا حصہ لیا اس نے اتنا ہی گناہ سمیٹا اور جس شخص نے اس کی ذمہ داری کا بڑا حصہ اپنے سر لیا اس کے لیے تو عذابِ عظیم ہے۔''

قذف (تہمت لگانے) پر وعید؛ حدیثِ شریف میں

((عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبَا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّیْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ .)) [1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سات مہلک کاموں سے بچو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ وہ کون کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کو اللہ کے ساتھ شریک کرنا، جادو، ناحق قتل، سود، یتیم کا مال کھانا، میدانِ جنگ سے راہِ فرار اختیار کرنا اور پاک دامن بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیِ کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

[1] صحیح بخاری: ۳/ ۱۹۵ و صحیح مسلم: ۱/ ۹۲ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’جانتے ہو آج کون سا دن ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ محترم مہینہ ہے، پھر فرمایا: جانتے ہو کہ یہ کون سا شہر ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حرمت والا شہر (مکہ مکرمہ) ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے مال اور عزتیں تم پر اسی طرح حرام کر دی ہیں جیسا کہ آج کا دن اس ماہ اور اس شہر میں قابلِ احترام ہے۔‘‘ ❶

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’اس حدیث کو بیان کرنے کا مقصد عزتوں کی پامالی کو حرام قرار دینا ہے چاہے وہ عزت جان کی ہو یا حسب ونسب کی، کیونکہ انسان کی تعریف و مذمت عزت کی بنیاد پر ہی کی جاتی ہے۔‘‘ ❷

((عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّهٗ قَالَ: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَ مَالُهٗ .)) ❸

’’سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان کا خون، مال اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔‘‘

((عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

---

❶ صحيح بخاری: ٧/ ٨٢ .

❷ فتح الباری: ١٠/ ٤٦٤ .

❸ صحيح مسلم: ٤/ ١٩٨٦ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ کَمَا قَالَ .)) ❶

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے غلام پر جھوٹی تہمت لگائی آخرت میں اسے کوڑے لگائے جائیں گے، البتہ اگر وہ اپنے الزام میں سچا ہو تو سزا سے بچ سکتا ہے۔'' ❷

❶ صحیح بخاری: ۸/ ۳۵ و صحیح مسلم: ۳/ ۱۲۸۲ .

❷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعلقہ معروف اور طویل حدیثِ افک (تہمت) میں بہت سارے مسائل و احکام آ گئے ہیں لیکن یہ مقام ان کے ذکر کے لیے کافی نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثانی:

تنازعات و جھگڑے اور بحث مباحثہ

بحث:۱

باطل جِدال (بحث)

جدال دراصل حق کو ظاہر کرنے اور صحیح وصواب کی وضاحت کرنے کے لیے کیے جانے والے بحث مباحثے یا جھگڑے کو کہا جاتا ہے۔ ❶

جدال کی دو قسمیں ہیں:

(ا) پسندیدہ جدال (بحث):

یہ ہر وہ بحث ہے جو نیک نیتی اور احسن انداز سے حق کی تائید یا حق بات سمجھنے کے لیے کی جائے۔ ❷ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ (النحل: ۱۲۵)

''اے نبی! اپنے ربّ کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت وخیرخواہی کے ساتھ، اوران لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقے پر جو بہترین ہو۔''

دوسری جگہ اللہ ذوالجلال نے فرمایا ہے:

﴿وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ﴾

(العنکبوت: ٤٦)

---

❶ القاموس المحیط، ص: ۱۲٦۱، المعجم الوسیط: ۱/ ۱۱۱، المصباح المنیر، ص: ۹۳.

❷ دیکھیے: منهاج الجدل فی القرآن الکریم، تالیف ڈاکٹر زاهر بن عواض الالمعی، ص: ٥٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ظالموں کے سوا باقی اہلِ کتاب کے ساتھ عمدہ طریقے (اچھے انداز) سے بحث کرو۔''

پسندیدہ بحث وہی ہوسکتی ہے جو علم و بصیرت، حسنِ اخلاق، نرمی و شفقت اور عمدہ طرزِ تخاطب سے کی جائے، اس میں حق بات کی دعوت، اس کی خوبی کا ثبوت، باطل کی تردید اور اس کی خرابیوں کو مناسب انداز سے واضح کیا گیا ہو، نیز اس میں محض اپنی عظمت و بڑائی کا ثبوت اور جیت کے نظریہ کی بجائے عوام الناس کی ہدایت اور اظہارِ حق کا ارادہ ہونا چاہیے۔ [1]

(۲) ناپسندیدہ جدال (بحث):

ہر وہ بحث جو جہالت (لاعلمی) اور عدمِ بصیرت کی بناء پر کی جائے اور اس سے باطل کی تائید اور اس کی طرف دعوت دینا مقصود ہو تو یہ ناپسندیدہ ہے، یہی بحث زبان کی آفات میں سے ایک خطرناک آفت ہے۔

اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍۙ ۝۳ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَ يَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝۴﴾ (الحج: ۳، ٤)

''بعض لوگ ایسے ہیں جو علم کے بغیر اللہ کے بارے میں بحثیں کرتے اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرنے لگتے ہیں حالانکہ اس کے تو نصیب ہی میں یہ لکھا ہے کہ جو اس کو دوست بنائے گا وہ اسے گمراہ کر کے چھوڑے گا اور جہنم کا راستہ دکھائے گا۔''

اللہ ربّ العزت کا فرمان ہے:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍۙ ۝۸ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ نُذِيْقُهٗ

[1] دیکھیے: تفسیر ابن كثير: ۲/ ۵۹۲: ۳/ ٤١٦، تفسير سعدى: ٤/ ٢٥٤، ٦/ ٩٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٩﴾ (الحج : ٨، ٩)

''کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو کسی علم، ہدایت اور روشنی بخشنے والی کتاب کے بغیر گردن اکڑائے ہوئے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں تو ایسے شخص کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔''

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿٥٦﴾﴾ (الكهف : ٥٦)

''کافروں کا حال یہ ہے کہ وہ باطل کے ہتھیار لے کر حق کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور انہوں نے میری آیات اور تنبیہات کو جو انہیں کی گئی تھیں مذاق بنالیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ (البقرة : ١٩٧)

''حج کے دوران اس سے کوئی شہوانی فعل، کوئی بدعملی، کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو۔''

((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَعَلَّمُوْا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَآءَ وَلَا لِتُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَآءَ وَلَا لِتُخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَالنَّارُ اَلنَّارُ .)) [1]

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس لیے علم حاصل نہ کرو کہ اس کی وجہ سے تم علماء پر فخر کرو گے اور کم عقلوں سے بحث کرو

[1] سنن ابن ماجه: ١/ ٩٢ و صحيح ابن ماجه: ١/ ٤٦ وصحيح الترغيب والترهيب: ١/ ٤٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے اور نہ ہی اس لیے کہ من پسند مجالس میں شرکت کرو گے۔ پس جس شخص نے ان مقاصد کے لیے علم حاصل کیا تو اس کے لیے آگ ہی آگ ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''کم عقلوں سے جھگڑنے، اہل علم سے بحث کرنے اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے علم حاصل نہ کرو۔ اور اپنی گفتگو کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اجر کے طالب رہو، کیونکہ یہ دائمی یا باقی رہنے والا ہے اور اس کے علاوہ سب کچھ ختم ہو جانے والا ہے۔'' ❶

((عَنْ اَبِی اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا: ﴿مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ﴾ .)) ❷

''سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہدایت کے بعد جو قوم بھی گمراہ ہوئی وہ بحث ومباحثہ میں مشغول ہو جاتی ہے۔ پھر آپ نے (بطورِ دلیل) یہ آیت تلاوت فرمائی: یہ بات انہوں نے محض جھگڑے کی غرض سے بیان کی ہے بلکہ (درحقیقت) وہ جھگڑالو قوم ہیں۔'' (الزخرف: ۵۸)

جس نے اللہ کی خاطر ناحق (باطل) بحث ومباحثہ ترک کر دیا تو اس کے لیے نبی ﷺ نے جنت میں گھر کی ضمانت دی ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((اَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَآءَ وَ اِنْ كَانَ مُحِقًّا وَ بِبَيْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَ اِنْ كَانَ

---

❶ سنن دارمی: ۱/ ۷۰ موقوفاً۔ (اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عون ہے جو متروک قرار دیا گیا ہے۔ دیگر رواۃ ثقہ ہیں۔ تاہم اصل بات صحیح ابن ماجہ وغیرہ کی حدیثِ رسول ﷺ میں ثابت ہے۔ (ابوعدنان))

❷ جامع ترمذی: ۵/ ۴۷۸ و ابن ماجه: ۱/ ۱۹ و صحیح جامع الترمذی: ۳/ ۱۰۳، مسند احمد: ۵/ ۲۵۲، ۲۵۶.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَازِحًا وَ بِبَيْتٍ فِيْ اَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ .)) ❶

''جس نے حق پر ہونے کے باوجود بحث ومباحثہ (جھگڑا) ترک کردیا تو میں اس کے لیے جنت کے اطراف (گرد ونواح) میں گھر کا ضامن ہوں اور جس نے بطورِ مزاح بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دیا تو میں اس کے لیے جنت کے وسط میں گھر کا ضامن ہوں اور جس کا اخلاق اچھا ہے تو میں اس کے لیے جنت کے اعلیٰ مقام میں گھر کا ضامن ہوں۔''

باطل و ناحق جدال و جھگڑے کے اسباب

بلاشبہ ناحق جدال و جھگڑے کے کئی اسباب ہیں، جن میں سے چند درجِ ذیل ہیں:

۱: غرور وتکبر ۲: علم وشرف کا اظہار

۳: کسی کی خامی کا اظہار اور ایذا رسانی کے لیے اس پر زیادتی کرنا

ان اسباب کا علاج اللہ عزوجل کی طرف توبہ اور رجوع ہے۔ اور اپنے علم وشرف کے اظہار پر آمادہ کرنے والے تکبر اور دوسرے کی تحقیر وتنقیص پر آمادہ کرنے والی عداوت کو ختم کرنا بھی ایک علاج ہے۔ ❷

بحث:۲

جھگڑے اور تنازعات

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ

❶ سنن ابی داؤد: ٤/ ٢٥٣ وحسنه الالبانی فی صحیح ابی داوٗد: ٤٨٥٠، جامع الاصول فی احادیث لرسول ﷺ لامام ابن الاثیر: ١١/ ٧٥٤.

❷ احیاء علوم الدین، امام غزالی: ٣/ ١١٦، ومنهاج الجلال، ص: ٥٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿٢٠٤﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۗ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾﴾ (البقرة: ٢٠٤ ـ ٢٠٦)

''انسانوں میں کوئی تو ایسا ہے جس کی باتیں دنیا کی زندگی میں تمہیں بھلی معلوم ہوتی ہیں اور اپنی نیک نیتی پر وہ بار بار اللہ کو گواہ بناتا ہے مگر حقیقت میں وہ حق کا بدترین دشمن ہوتا ہے۔ اور جب اسے اقتدار حاصل ہوجائے تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لیے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے، کھیتوں کو غارت کرے اور نسلِ انسانی کو تباہ کرے، حالانکہ اللہ (جسے وہ گواہ بنا رہا تھا) فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اس سے ڈر، تو اس کو اپنے وقار کا خیال گناہ پر جما دیتا ہے، ایسے شخص کے لیے تو بس جہنم ہی کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔''

((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ اَلْاَلَدُّ الْخَصِمُ .)) ❶

''ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ سخت جھگڑالو شخص ہے۔''

''اَلْاَلَدُّ الْخَصِمُ'' ایسے شخص کو کہتے ہیں جو ساتھیوں سے بہت جھگڑا کرے، ناحق حجت بازی کرے اور حق بات قبول نہ کرے۔ ❷

((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ .)) ❸

---

❶ صحيح بخاری مع الفتح: ٥/ ١٠٦ و صحيح مسلم: ٤/ ٢٠٥٤ .

❷ جامع الاصول لابن الاثير: ٢/ ٧٥٢ وفتح الباری: ١٣/ ١٨١ .

❸ صحيح مسلم: ٤/ ٢١٦٦ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس بات سے ناامید ہو چکا ہے کہ جزیرۃ العرب کے نماز پڑھنے والے اس کی پرستش کریں گے البتہ وہ ان کے درمیان فتنہ وفساد کو ہوا دینے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔''

شیطان نمازیوں کو لڑائی جھگڑے، بغض وعداوت، فتنہ وفساد، جنگوں اور طرح طرح کے گناہوں پر آمادہ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ ❶

((عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ، جَوَّاظٍ، سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ، جِيْفَةٌ بِاللَّيْلِ، حِمَارٌ بِالنَّهَارِ، عَالِمٌ بِاَمْرِ الدُّنْيَا، جَاهِلٌ بِاَمْرِ الْآخِرَةِ.)) ❷

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر تُند خو، متکبر، مال جمع کرنے اور خرچ نہ کرنے والے، گلی بازار میں بہت شور مچانے والے، جھگڑالو، رات کو مردار کی طرح بے حس ہو کر سونے والے، دن کو گدھے کی طرح کام ہی کام کرنے والے، امورِ دنیا (جو اللہ سے دور کرنے والے ہیں) میں ماہر اور امور آخرت (جو وہاں اس کی کامیابی کے لیے ضروری ہیں) سے جاہل کو ناپسند کرتا ہے۔'' ❸

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

---

❶ جامع الاصول: ۲/ ۲۸۵.

❷ السنن الكبرىٰ بيهقى: ۱۰/ ۱۹٤ وصحيح ابن حبان (الموارد) ۱۹۷۵ و سلسلة الحاديث الصحيحة: ۱/ ۲۵۱ وصحيح الجامع: ۱۸۷٤.

❸ شرحِ کلمات کے لیے دیکھیے: حاشيه السلسلة الصحيحة: ۱/ ۱۷۲ وفيض القدير شرح الجامع الصغير للمناوى: ۲/ ۲۸۵.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ .)) ❶

''اللہ تعالیٰ فحاشی و بے ہودہ گوئی کرنے والے اور کوشش کرکے بے ہودگی کو اختیار کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔'' ❷

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ)) قَالَهَا ثَلَاثًا . ❸

''اپنے اقوال وافعال میں حد درجہ غلو اور کرید کرنے والے ہلاک ہوگئے۔''

یہ الفاظ آپ ﷺ نے تین مرتبہ دہرائے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ بِلِسَانِهَا .)) ❹

''یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے بلیغ شخص کو جو دورانِ گفتگو گائے کی طرح اپنی زبان کو حرکت دے پسند نہیں کرتا۔''

یہاں بلیغ سے مراد وہ شخص ہے جو کسی عظیم آدمی کی تحقیر یا کسی حقیر کی تعظیم یا کسی پر اپنی بڑائی کے اثبات کے لیے وضاحت کا اظہار کرے اور حصولِ اقتدار کے لیے اسے وسیلہ بنائے، یا باطل کو حق کی شکل میں مزین کرکے، پیش کرے یا حق کو باطل بنا کر پیش کرے یا حکمرانوں کے سامنے اپنی عظمت و بڑائی یا سفارش کی قبولیت کے لیے وضاحت کا اظہار

❶ صحيح بخاری مع الفتح: ١٠/ ٤٥٢ و صحيح مسلم: ٤/ ٢٠٠٢ وسنن ابی داؤد: ٤/ ٢٥١ .

❷ شرحِ کلمات کے لیے: جامع الاصول: ١١/ ٧٣٩ و فيض القدير: ٢/ ٢٨٥ .

❸ صحيح مسلم: ٤/ ٢٠٥٥ .

❹ ابوداؤد: ٤٧٩٢ ، جامع ترمذی: ٥/ ١٤١ و مسند احمد: ٢/ ١٦٥ و صحيح الترمذی: ٢/ ٣٧٥ ، نسائی کبریٰ: ١١٥٠٧ ، انہی سے ملتے جلتے الفاظ ومفہوم والی حدیث صحیح بخاری (۲۴۰۱) اور صحیح مسلم (۲۱۶۵) میں بھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے۔(اپنی زبان سے بتکلف ظاہر کرتا ہے جیسا کہ گائے اپنے جبڑے کو ہلاتی ہے۔)
اسے گائے کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح گائے چارہ کھاتے ہوئے اپنی زبان کو باچھوں تک حرکت دیتی ہے، اسی طرح یہ بھی دورانِ گفتگو اپنی زبان دانتوں اور ہونٹوں پر پھیرتا ہے۔ ❶

بحث:۳

غصے اور تنازعات کا علاج

لڑائی جھگڑوں سے بچے رہنے کے اسباب و ذرائع میں سے غصے کو پی جانا اور غصے کے اسباب و وجوہات سے دور رہنا ہے اور غصے کا علاج مسنون دعاؤں کے ساتھ دو طرح سے ممکن ہے:

۱: **پرہیز:**...... بلاشبہ پرہیز علاج سے بہتر ہے اور غصے سے پرہیز یہ ہے کہ اس کے اسباب سے اجتناب کیا جائے۔ غصہ آنے کے اسباب میں سے چند درجِ ذیل ہیں جن سے ہر مسلمان کو پرہیز کرنا ضروری ہے۔
تکبر، خود پسندی، دوسروں پر فخر کا اظہار، حرص وطمع، غرور نامناسب مذاق اور دوسروں کی تحقیر وغیرہ۔ ❷

۲: **علاج:**...... جب غصہ آجائے تو اس کا علاج چار چیزوں سے کیا جاتا ہے:

۱: شیطان کے شر سے اللہ عزوجل کی پناہ طلب کرنی چاہیے یعنی جب انسان کو غصہ آجائے تو اسے "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" پڑھنا چاہیے۔ ❸

---

❶ فيض القدير للمناوى عبد الرؤوف : ۲/ ۲۸۳ .
❷ دیکھیے: الدعائم الخلقية والقوانين الشرعية لصبحى محمصانى ، ص: ۲۲۷ .
❸ سورة الاعراف: ۲۰۰ وسورة المومنون: ۹۷ ، وسورة فصّلت/ حم السجدة : ۳۶، و صحيح بخارى مع الفتح: ۱۰/ ۵۱۸ و صحيح مسلم: ٤/ ۲۰۱۵ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲: اگر کسی کو غصہ آ جائے تو اسے وضو کر لینا چاہیے تاکہ پانی کے استعمال کرنے سے اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ ❶

۳: غصے والے شخص کو اپنی حالت تبدیل کر لینی چاہیے مثلاً کھڑا ہے تو بیٹھ جائے بیٹھا ہے تو لیٹ جائے یا اس جگہ سے باہر چلا جائے یا کلام کرنے سے رک جائے وغیرہ۔ ❷

۴: غصے پر قابو پانے کی فضیلت اور ثواب نیز غصہ کے نتیجہ میں جلد ہی یا دیر سے ہونے والی رسوائی (ندامت) کو یاد کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُنَفِّذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ مِنَ الْحُوْرِ مَا شَاءَ .)) ❸

”جو شخص غصہ نکالنے پر قدرت رکھنے کے باوجود اپنے غصے پر قابو پالیتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے تمام مخلوقات کے سامنے بلا کر فرمائے گا کہ جنت کی حوروں میں سے جسے تو چاہے پسند کر لے۔“

---

❶ سنن ابی داؤد: ٤/ ٢٤٩، تهذيب السنن لابن القيم: ٧/ ١٦٥-١٦٨ وعون المعبود: ١٣/ ١٤١، وقال الشيخ عبد العزيز بن باز رحمه الله، اسناده جيد.

❷ مسند احمد: ٥/ ١٥٢ و سنن ابی داؤد: ٤/ ٢٤٩ وصحيح ابن حبان: ٤٨٤، موارد ومجمع الزوائد للهيثمي: ٨/ ٧٠، وشرح السنة بغوى: ١٣/ ١٦٢ وحسنه الارناؤوط.

❸ سنن ابوداؤد: ٤/ ٢٤٨ و جامع الترمذى: ٤/ ٦٠٦ و صحيح الترمذى: ٢/ ٣٠٥، ابن ماجه: ٤١٨٧، صحيح ابن ماجه: ٢/ ٤٠٧.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثالث:

زبان کی فحش گوئی وسوقیانہ پن

بحث:۱

فحش گوئی پر وعید: قرآنِ کریم سے

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴾ (النساء : ١١٤)

"لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر بیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی، ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ وخیرات کی تلقین کرے یا کسی نیک کام کے لیے کہے یا لوگوں کے معاملات میں اصلاح کرنے کے لیے کسی سے کچھ کہے تو البتہ یہ بھلی بات ہے، اور جو کوئی اللہ کی رضا جوئی کے لیے ایسا کرے گا اسے ہم بڑا اجر عطا کریں گے۔"

اللہ ذوالجلال نے فرمایا ہے:

﴿لَّا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَن ظُلِمَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ﴾ (النساء : ١٤٨)

"اللہ پسند نہیں کرتا کہ آدمی بدگوئی پر زبان کھولے الا یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو، اور اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

یعنی اللہ تعالیٰ بے ہودہ گوئی اور زبان سے ایذا رسانی کو پسند نہیں کرتا البتہ مظلوم ظالم پر بددعا یا اس کی برائی اعلانیہ ذکر کرسکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اللہ یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی آدمی دوسرے پر بد دعا کرے البتہ مظلوم ظالم پر بد دعا کرسکتا ہے۔'' ❶

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴾ (ق : ۱۸)

''کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا مگر اسے محفوظ کرنے کے لیے ایک نگران ہر وقت موجود رہتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴾ (الفجر : ۱٤)

''حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب گھات لگائے ہوئے ہے۔''

فحش گوئی پر وعید: حدیثِ شریف سے

((عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ .)) ❷

''سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا مسلمان افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مَا یَتَبَیَّنُ فِیْهَا یَزِلُّ بِهَا

---

❶ صفوة التفاسير للصابونى: ١/ ٣١٤.

❷ صحيح بخارى: ١/ ٩ و صحيح مسلم: ١/ ٦٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ [وَالْمَغْرِبِ] .)) ❶

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ سوچے سمجھے بغیر ایسی بات کر دیتا ہے جس کی وجہ سے مشرق و مغرب کے درمیان مسافت سے بھی زیادہ دور جہنم کی آگ میں جا گرتا ہے۔''

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا یَرٰی بِهَا بَاْسًا فَیَهْوِیْ بِهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا .)) ❷

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ لا پرواہی سے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دینے والی بات کو معمولی جانتے ہوئے کر دیتا ہے جس کے نتیجے میں ستر برس کے لیے جہنم کی آگ میں جا گرتا ہے۔''

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَهْوِیْ بِهَا فِیْ جَهَنَّمَ .)) ❸

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان لا پرواہی سے اللہ کی رضا کا ایک کلمہ بولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے کئی درجات بلند فرما دیتا ہے اور کبھی انسان لا پرواہی سے اللہ کی ناراضگی کا ایک کلمہ بولتا ہے اور اس کی وجہ سے جہنم کی آگ میں جا گرتا ہے۔''

---

❶ صحیح بخاری: ۷/ ۱۸٤ و صحیح مسلم: ٤/ ۲۲۹۰ .

❷ سنن الترمذی : ۲۳۱٤ ، صحیح الترمذی : ۲/ ۲٦۸ ، سنن ابن ماجه: ۲/ ۱۳۱۳ وصحیح ابن ماجه: ۲/ ۳٥۸ .

❸ صحیح بخاری: ۷/ ۱۸٥ ، صحیح مسلم : ۲۹۸۸ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ و مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ .)) ❶

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے۔''

((عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ .)) ❷

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھے اپنی زبان اور عصمت کی حفاظت کرنے کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

((عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَ اِضَاعَةِ الْمَالِ وَ مَنْعٍ وَ هَاتِ وَ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ .)) ❸

''سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِدھر اُدھر کی باتوں، زیادہ سوال کرنے، مال کے ضیاع (مال کو ضائع کرنے) بخل وطمع، والدین کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔''

❶ صحیح بخاری: ۷/ ۱۸٤ و صحیح مسلم: ۱/ ٦۸ .
❷ صحیح بخاری: ۷/ ۱۸٤ و صحیح الترمذی : ۲/ ۲۸۷ نحوہٗ.
❸ صحیح بخاری: ۷/ ۱۸۳ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ لَهٗ بِهَا سَخَطَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ .)) [1]

''سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اللہ کی خوشنودی کی بات کرتا ہے جس کی اہمیت کا اسے کوئی اندازہ نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک اس کے لیے اپنی رضا مندی مقرر کر دیتا ہے۔ اور ایک شخص اللہ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اسے اس کے (نقصان) کا کوئی اندازہ نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک اس کے لیے اپنی ناراضگی تحریر کر دیتا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گھر کے پاس دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی اکٹھے ہوگئے جن کے پیٹ تو بکثرت چربی سے بھرے ہوئے تھے لیکن ان کے دل و دماغ میں فہم و فقہ کی بہت قلت تھی، ان میں سے ایک نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا: اگر ہم بلند آواز سے بات کریں تو سنتا ہے اور اگر دھیمی آواز سے کہیں تو نہیں سنتا۔ اور ان میں سے ایک نے کہا: اگر وہ ہماری بآواز بلند کی گئی باتوں کو سنتا ہے تو پھر وہ ہماری مخفی آواز میں کی گئی باتیں بھی سنتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا

---

[1] صحيح بخاری: ٧/ ١٨٥ ومؤطا مالك: ٢/ ٩٨٥، سنن الترمذی: ٢٣١٩، نسائی كبریٰ: ١١٧٦٩، سنن ابن ماجه: ٣٩٦٩، ٣٩٧٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جُلُوْدُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾

(فصّلت/ حٰم السجدة : ٢٢)

''اور تم اس سے پردہ نہیں کرتے تھے کہ تمھارے خلاف تمھارے کان گواہی دیں گے اور نہ تمھاری آنکھیں اور نہ تمھارے چمڑے اور لیکن تم نے گمان کیا کہ بے شک اللہ بہت سے کام، جو تم کرتے ہو، نہیں جانتا۔'' ❶

((عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! حَدِّثْنِي بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ: قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ: "هٰذَا".)) ❷

''سیدنا سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اقرار کر کہ میرا ربّ اللہ ہے اور اس پر قائم رہ، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے سب سے خطرناک چیز کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک کو پکڑ کر فرمایا یہ (سب سے خطرناک چیز ہے)۔''

((وَعَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يَجْبُذُ لِسَانَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ.)) ❸

''سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے تو انہوں نے کہا: ٹھہریئے! اللہ آپ کو

---

❶ صحيح بخارى : ٤٨١٧ ، صحيح مسلم : ٢٧٧٥ .

❷ صحيح مسلم: ١/ ٦٥ نحوهٗ وصحيح الترمذى : ٢٤١٠ و مسند احمد: ٣/ ٤١ .

❸ موطا مالك: ٢/ ٩٨٨ و نسائى كبرىٰ : ١١٨٤١ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاف فرمائے (آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟) تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی نے ہی مجھے مصائب و مشکلات میں گرفتار کرایا ہے۔"

((عَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِىْ يَتَاَلّٰى عَلَىَّ اَنْ لَا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُّ عَمَلَكَ . وَ يَذْكُرُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَوْ بَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهٗ .)) ❶

"سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو معاف نہیں کرے گا (اس پر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کون ہے جو مجھ پر (اتنی جرأت سے) قسم اٹھاتا ہے کہ فلاں کو معاف نہ کروں گا بلاشبہ میں نے اسے معاف کر دیا ہے اور تیرے عمل برباد کر دیئے ہیں۔" (صیاد اپنے جال میں خود پھنس گیا)

بیان کیا جاتا ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، ایک کلمہ بولنے کی وجہ سے اس کی دنیا و آخرت برباد ہوگئی۔"

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْقَلْبُ الْقَاسِیْ .)) ❷

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے

---

❶ صحيح مسلم : ٢٦٢١، مسند احمد: ٢/ ٣٢٨ و سنن ابی داؤد: ٤٩٠١ .

❷ سنن الترمذی: ٤/ ٦٠٧ و قال عبد القادر الأرناؤوط اسناده حسن انظر الاذكار للنووی تحقيق الارنووط: ٢٨٥ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذکر کے بغیر زیادہ باتیں نہ کرو کیونکہ اللہ کے ذکر سے خالی گفتگو کی کثرت دلوں میں سختی پیدا کرتی ہے اور لوگوں میں سے سنگدل انسان اللہ تعالیٰ سے بہت دور ہوگا۔''

((عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ: اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا وَاِنْ اِعْوَجَجْتَ اِعْوَجَجْنَا .)) ❶

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب ابنِ آدم صبح اٹھتا ہے تو اس کے تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں اللہ سے ڈر جا، ہم تیرے ساتھی ہیں، اگر تو درست رہے گی تو ہم بھی درست رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی تیرے ساتھ ہی ٹیڑھے ہوجائیں گے۔''

((عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ حَدِیْثِهِ الطَّوِیْلِ وَفِیْ عِجْزِهٖ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذَالِكَ كُلِّهٖ؟ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ ثُمَّ قَالَ: كُفَّ عَلَیْكَ هٰذَا ، قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ؟ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ وَهَلْ یَكُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ .))❷

''سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث کے آخر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے ان سب کا خلاصہ نہ بتا دوں؟ میں نے عرض کیا: ضرور

---

❶ سنن الترمذی: ٤/ ٦١٥ ، صحیح الترمذی: ٢/ ٢٨٧ وحسّنه الارناؤوط فی تحقیق الاذکار، ص: ٢٨٥ .

❷ سنن ترمذی: ٥/ ١١ وقال حدیث حسن صحیح وقال الالبانی فی صحیح الترمذی : صحیح .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتایئے! آپ ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک پکڑ کر فرمایا: اسے قابو میں رکھو (اس پر کنٹرول کرو) میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہماری گفتگو پر بھی مؤاخذہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے تمہاری ماں گم پائے، لوگوں کو اوندھے منہ آگ میں گرانے والی ان کی زبانوں کی کمائی ہی تو ہے۔''

((عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ .)) ❶

''ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ سخت جھگڑالو انسان ہے۔''

((عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ: تَقْوَی اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ: اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ .)) ❷

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ سب سے زیادہ جنت میں داخل ہونے کا سبب کون سی چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اور اچھا اخلاق، پھر سوال کیا گیا کہ جہنم میں داخلے کا سب سے بڑا سبب کون سی چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''زبان اور شرمگاہ۔''

بحث: ۲

ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا

''سیدنا زید بن خالد الجُہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حُدیبیہ

❶ صحیح بخاری: ۱۱۰ و صحیح مسلم ٤/ ۲۰٥٤ .
❷ سنن الترمذی: ۲۰۰٤، وحسّنه الالبانی فی صحیح الترمذی: ۲۰۰٤ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مقام پر رات کی بارش کے بعد ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، نماز سے فراغت کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے ربّ نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: آج صبح میرے کچھ بندے میرے ساتھ ایمان لانے والے اور کچھ کفر کرنے والے بن گئے، جس نے کہا کہ ہمیں اللہ کے فضل وکرم سے بارش نصیب ہوئی وہ مومن ہے اور وہ ستاروں کی تاثیر کا منکر ہے۔ اور جس نے کہا: فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش برسی تو وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا اور ستاروں کے ساتھ ایمان لانے والا ہے۔'' ❶

بحث:۳

غیر اللہ کی قسم اٹھانا

((عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا .)) ❷

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے امانت کی قسم اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

((عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

❶ صحیح بخاری: ٨٤٦ و صحیح مسلم: ٧١، سنن الترمذی: ٤/ ٣٦٣ وصحیح الترمذی: ٢/ ١٩٤ .

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بارش برسانے یا اسے روک لینے کا اختیار صرف اللہ عزوجل کے پاس ہے جس میں کوئی برج، ستارہ، نبی، ولی بزرگ اس کا شریک نہیں ہے اور جو اللہ کے اس اختیار میں کسی کو شریک تسلیم کرتا ہے وہ مومن نہیں رہتا۔ (مترجم)

❷ ابوداؤد: ٣/ ٢٢٣ و صحیح الجامع: ٥/ ٢٨٢ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذَاکِرًا وَلَا اٰثِرًا .)) ❶

''سیدنا عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں آباء و اجداد کے ناموں کی قسمیں اٹھانے سے منع فرماتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے تو میں نے جان بوجھ کر اور کسی سے نقل کرتے ہوئے کبھی غیر اللہ کی قسم نہیں اٹھائی۔''

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِیْ رَكْبٍ وَهُوَ یَحْلِفُ بِاَبِیْهِ فَنَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اِنَّ اللّٰهَ یَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِیَصْمُتْ [وَاِلَّا فَلْیَصْمُتْ] .)) ❶

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی ایک جماعت میں دیکھا کہ وہ اپنے باپ کی قسم اٹھا رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آباء واجداد کی قسمیں اٹھانے سے منع کرتا ہے، لہٰذا جس نے قسم اٹھانی ہے تو وہ صرف اللہ کی قسم اٹھائے ورنہ خاموش رہے۔''

((عَنِ ابْنُ عُمَرَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا یُحْلَفُ بِغَیْرِ اللّٰهِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ .)) ❷

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو کعبة

---

❶ صحیح بخاری: ۷/ ۹۸ و صحیح مسلم: ۳/ ۱۲۶۷ .

❷ سنن ابی داوٗد: ۳۲۵۱، سنن ترمذی وغیرہ، صحیح ترمذی: ۲/ ۹۹ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ ''غیر اللہ کی قسم نہیں اٹھائی جاتی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے کفر کیا یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے شرک کیا۔''

((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِیْ حَلِفِهٖ: وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْيَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ: تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ .)) ❶

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان لات اور عزیٰ کی قسم اٹھاتا ہے وہ لا الٰہ الا اللہ پڑھے اور جس نے اپنے ساتھی کو کہا آؤ جوا کھیلیں، وہ صدقہ کرے۔''

بحث:۴

جھوٹی قسم اٹھانا اور احسان جتلانا:

قرآنِ کریم اور حدیثِ شریف کی نظر میں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ﴾ (البقرة : ٢٦٤)

''اے اہلِ ایمان! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملاؤ جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا ہے۔''

❶ صحیح بخاری: ٦/ ٥١ ، صحیح مسلم: ٣/ ١٢٦٧ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین قسم کے آدمیوں کی طرف نہیں دیکھے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: (۱) وہ شخص جس کے پاس ضرورت سے زائد پانی ہے اور وہ مسافروں کو استعمال نہیں کرنے دیتا۔ (۲) وہ انسان جو حصولِ دنیا کی خاطر حاکمِ وقت کی بیعت کرتا ہے، اگر اسے مال مل جائے تو خوش ہوتا ہے اور اگر نہ ملے تو ناراض ہوجاتا ہے۔ (۳) وہ شخص جو عصر کے وقت (اپنا سامان مہنگے داموں بیچنے کے لیے) اللہ کی قسم اٹھاتا ہے کہ اس کے مال کے بدلے اسے اتنی رقم ملتی ہے (لیکن اس نے بیچا نہیں) گاہک اسے سچا سمجھ لیتا ہے (اور مہنگے داموں اس کا سامان خرید لیتا ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٧﴾﴾ (آلِ عمران: ۷۷)[1]

''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ قیامت کے روز ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے سخت دردناک عذاب ہے۔''

((عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ قَرَأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ أَبُوذَرٍّ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا، مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ اَلْمُسْبِلُ إِزَارَهُ

[1] صحيح بخاري: ۳/ ۷۵ وصحيح مسلم: ۱/ ۱۰۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحِلْفِ الْكَاذِبِ .)) ❶

''سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین قسم کے لوگوں سے کلام نہیں فرمائے گا، نہ ان کی طرف (نظرِ رحمت سے) دیکھے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو تین مرتبہ دہرایا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وہ لوگ تو ناکام ونامراد ہوگئے، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱: اپنی چادر ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا۔

۲: احسان کرکے جتلانے والا۔

۳: جھوٹی قسم کے ذریعے مال فروخت کرنے والا۔''

((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْحِلْفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ .)) ❷

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جھوٹی) قسم سامان فروخت کروا دینے والی اور برکت ختم کر دینے والی ہے۔''

---

❶ صحیح مسلم:۱ / ۱۰۲ بنحوہ، ابوداؤد: ٤٠٨٧ واللفظ له، ترمذی: ۱۲۱۱، سنن النسائی: ۵۳۳۳، ابن ماجه: ۲۲۰۸، مسند احمد: ۲۱۳۵٦.

❷ صحیح بخاری: ۳/ ۱۲ و صحیح مسلم: ۲/ ۱٦۸۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحث: ۵

شہنشاہ نام رکھنا

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَخْنَعُ الْاَسْمَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تُسَمّٰی بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ .)) ❶

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے گھٹیا اور ذلیل نام شہنشاہ (بادشاہوں کا بادشاہ) ہے۔''

بحث: ٦

زمانے کو گالی دینا

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: یُؤْذِینِی ابْنُ آدَمَ یَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِیَدِیَ الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ .)) ❷

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابنِ آدم زمانے کو گالی دے کر مجھے تکلیف دیتا ہے کیونکہ میں ہی زمانہ ہوں، میرے ہی ہاتھ میں تمام معاملہ ہے (اور) میں ہی رات دن کو پھیرتا ہوں۔''

❶ صحیح بخاری: ۷/ ۱۱۹ و صحیح مسلم: ۲/ ۱٦۸۸ .
❷ صحیح بخاری: ٤۰۷٦ و صحیح مسلم: ٤/ ۱۷٦۲ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحث: ۷

نوحہ کرنا (بَین کرنا)

((عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوْحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرَ خَمْسِ نِسْوَةٍ: أُمِّ سُلَيْمٍ وَ أُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةِ مُعَاذٍ وَ امْرَأَتَيْنِ أَوِ ابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٍ أُخْرٰى .)) ❶

''سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لیتے وقت ہم سے عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں گی، لیکن ہم میں سے صرف پانچ عورتوں نے یہ عہد پورا کیا، ام سلیم، ام العلاء، معاذ کی بیوی (یعنی ابوسبرہ کی بیٹی) اور دو دیگر عورتیں یا (ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: معاذ کی بیوی اور ابوسبرہ کی بیٹی اور ایک دوسری عورت۔''

((عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ: اَلْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ، وَالنِّيَاحَةُ، وَقَالَ: النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ .)) ❷

''سیدنا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں جاہلیت کی چار باتیں ہیں جنہیں یہ نہ چھوڑیں گے: (اپنے) حسب و نسب پر فخر، (دوسرے کے) نسب پر طعن، ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا، اور نوحہ کرنا (بَین کرنا) مزید فرمایا کہ نوحہ کرنے والی عورت نے اگر موت سے

❶ صحیح بخاری: ۲/ ۸۲ و صحیح مسلم: ۲/ ۶۴۵ .

❷ صحیح مسلم: ۲/ ۶۴۴ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبل توبہ نہ کی تو بروزِ قیامت اس حال میں اٹھائی جائے گی کہ اس پر گندھک کی قمیض اور خارش کی چادر ہوگی۔"

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ پر شدید تکلیف کے باعث غشی طاری ہوگئی تو ان کے اہلِ خانہ میں سے بعض نے نوحہ کرنا شروع کر دیا لیکن غشی کی وجہ سے وہ انہیں روک نہ سکے۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو فرمایا:

((اَنَا بَرِیْءٌ مِّمَّنْ بَرِیْءٌ مِّنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَرِیْءٌ مِّنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَةِ)) ❶

"یعنی میں ان لوگوں سے بری ہوں جن سے رسول اللہ ﷺ نے براءت کا اظہار کیا اور رسول اللہ ﷺ نوحہ کرنے والی، سر مونڈنے والی اور گریبان پھاڑنے والی سے بریٔ ہیں۔"

((عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ .)) ❷

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور بَین (جاہلیت والی باتیں) کیں تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

بحث: ۸

محض قیمت بڑھانے کے لیے بولی لگانا

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا

❶ صحیح بخاری: ۲/ ۸۳ وصحیح مسلم: ۱/ ۹۹.

❷ صحیح بخاری: ۲/ ۸۳ وصحیح مسلم: ۱/ ۹۹.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَّحْتَلِبَهَا إِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ .)) ❶

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باہر (دیہات) سے سامان لانے والے قافلہ سے (ان کا مال خریدنے کے لیے) راستے میں نہ ملو اور دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو، (جھوٹ موٹ بولی دے کر) کسی چیز کی قیمت نہ بڑھاؤ، شہری دیہاتی کا مال نہ بیچے، (بیچنے سے پہلے تھنوں میں) جانوروں کا دودھ نہ روک رکھو، جو شخص کوئی ایسا جانور خریدے تو دودھ دوہنے کے بعد اسے اختیار ہے چاہے تو اسے رکھ لے ورنہ وہ جانور اور اس کے ساتھ ہی ایک صاع (تقریباً اڑھائی کلو) کھجور واپس کر دے۔''

بحث: ۹

خلافِ حقیقت مدح سرائی

((عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ)) مِرَارًا ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ وَلَا اُزَكِّیْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُهٗ كَذَا وَكَذَا اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَالِكَ مِنْهُ .))❷

❶ صحیح بخاری: ۳/ ۶۲ و صحیح مسلم: ۳/ ۱۱۵٤ .
❷ صحیح بخاری: ۳/ ۱۵۸ و صحیح مسلم: ٤/ ۲۲۹٦ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی دوسرے شخص کی تعریف شروع کر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات کئی بار دہرانے کے بعد فرمایا: اگر کوئی لازماً (کسی ضرورت کے تحت) اپنے بھائی کی تعریف کرنا چاہتا ہے تو یوں کہے کہ میں فلاں کو ایسا سمجھتا ہوں اور اللہ ہی اس کا حساب لینے والا ہے۔ میں اللہ کے مقابلے میں کسی کی صفائی بیان نہیں کرتا، البتہ میں اس کو ایسا ایسا آدمی سمجھتا ہوں، لیکن یہ بات بھی اسی وقت کرے جب اس کے بارے میں یہ جانتا ہو۔''

((عَنْ اَبِی مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ رَجُلًا یُثْنِیْ عَلٰی رَجُلٍ وَ یُطْرِیْهِ فِیْ مَدْحِهٖ فَقَالَ: اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ.)) [1]

''سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ وہ دوسرے کی تعریف کرتے ہوئے اسے بڑھا چڑھا کر بیان رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسے ہلاک کر دیا، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کی کمر توڑ دی ہے۔''

''ابن ابطال نے فرمایا ہے: مدح بیان کرنے سے منع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ممدوح کی مبالغہ بھری مدح سے اس میں خود پسندی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور وہ اپنی صفات وتعریفات پر اعتماد کرتے ہوئے عمل ضائع اور نیکی کے جذبے کو ختم کر دے گا۔ اس لیے علماء نے اس حدیث (مدّاحین کے منہ میں مٹی ڈالو) [2] کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ جو شخص لوگوں کے سامنے کسی کی تعریف میں مبالغہ کرتا

---

[1] صحیح بخاری: ۳/ ۱۵۸ و صحیح مسلم: ٤/ ۲۲۹۷ .

[2] صحیح مسلم: ٤/ ۲۲۹۷ ، ترمذی : ۲۳۹۳ ، فتح الباری : ۱/ ٤٧٧ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے تو اس کے منہ میں مٹی ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے، ورنہ حقیقت پر مبنی مدح اور خصوصاً جس سے ممدوح میں خیر وصلاح اور بہتری کی توقع ہو تو وہ مدح جائز ہے۔سیدنا عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ نے ایسی ہی ناجائز تعریف کے بارے میں فرمایا ہے کہ (مبنی بر مبالغہ) تعریف کرنا ممدوح کو ذبح کر دینے کے مترادف ہے۔''

''حضرت ہمام بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے مجلس میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تعریف شروع کر دی تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اپنے گھٹنوں کے بل اوپر اُٹھ کر اس (مدح کرنے والے) کے چہرے پر کنکریاں پھینکیں، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ تو سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جب تم (مبنی بر مبالغہ) مدح سرائی کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ پر مٹی ڈالو۔'' [1]

اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے ہی مروی دوسری حدیث میں ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ ایسی مدح سرائی کرنے والوں کے منہ پر مٹی پھینکیں۔ [2]

بحث: ۱۰

جائز مدح

جو مدح بے موقع، غلو والی اور ممدوح کے لیے فتنہ و بگاڑ کا باعث ہو تو وہ یقیناً زبان کے لیے آفت ہے، البتہ جو غلو سے خالی اور فتنہ کا باعث نہ ہو تو وہ درست ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے مسلمان بھائی کی کسی اچھی صفت پر اس کی تعریف کرنے والے شخص کے باب میں فرمایا ہے کہ ''سیدنا سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبد اللہ بن

---

[1] صحیح مسلم: ٦٨-٣٠٠٢.

[2] صحیح مسلم: ٦٩-٣٠٠٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلام رضی اللہ عنہ کے سوا کسی شخص کے متعلق نہیں سنا کہ وہ اہلِ جنت میں سے ہے۔'' ❶

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ ذَکَرَ فِی الْإِزَارِ مَا ذَکَرَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اِزَارِیْ یَسْقُطُ مِنْ اَحَدِ شِقَّیْهِ قَالَ اِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ .)) ❷

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ٹخنوں سے نیچے چادر لٹکانے کی مذمت بیان کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری چادر ایک جانب سے لٹک جاتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر تو ان (تکبر کرنے والوں) میں سے نہیں ہے۔''

اس طرح کی مدح درست اور زبان کی آفات میں شامل نہیں ہے، جائز مدح کا اصول یہ ہے کہ وہ بے موقع نہ ہو اور اس سے ممدوح میں خود پسندی اور بگاڑ پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے اوصافِ جمیلہ سے متعلقہ تمام احادیث اس قسم کی مدح کے درست ہونے کی دلیل ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

''تم جس راستے پر چل رہے ہوتے ہو شیطان اسے چھوڑ کر دوسری راہ پر چلا جاتا ہے۔'' ❸

ممدوح میں پائی جانے والی خوبی پر اس کی تعریف ممنوع نہیں کیوں کہ اشعار اور خطبوں میں رسول اللہ ﷺ کی مدح کی جاتی تھی اور آپ ﷺ مداحوں کے چہروں پر مٹی نہیں ڈالتے تھے۔ ❹

---

❶ صحیح بخاری: ٧/ ٨٧، صحیح مسلم: ٢٤٨٣.

اس حدیث میں سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے اہلِ جنت میں سے ہونے کے بارے میں اپنی معلومات کی نفی فرمائی ہے جبکہ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عشرہ مبشرہ اور بعض دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے جنتی ہونے کی شہادت دی ہے۔ (مترجم)

❷ صحیح بخاری: ٧/ ٨٧.

❸ صحیح بخاری مع الفتح: ١٠/ ٤٨٩ و صحیح مسلم: ٤/ ١٨٦٤.

❹ فتح الباری: ١٠/ ٤٧٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بخاری و مسلم میں بہت سی احادیث ممدوح کی موجودگی میں اس کی تعریف کرنے سے متعلق آئی ہیں، علماء نے ان احادیث میں اس طرح موافقت پیدا کی ہے کہ ممدوح کے سامنے تعریف سے منع کرنے والی احادیث بے موقع غلو پر مشتمل اور ممدوح کو بگاڑنے والی مدح کے ناجائز ہونے کے متعلق ہیں اور جس شخص کے کمالِ تقویٰ، صاحبِ عقل اور جہاں دیدہ ہونے کی وجہ سے بگڑنے کا خدشہ نہ ہو اور مدح بھی حقیقت پر مبنی ہو تو اس کے سامنے تعریف جائز ہے، خصوصاً جب اس تعریف سے کوئی دینی مصلحت، مثلاً اعمالِ صالحہ میں سبقت، ان پر دوام اور ان کے کرنے میں رغبت و رشک دلانا مقصود ہو تو یہ پسندیدہ عمل ہے۔ ❶

بحث: ۱۱

ذاتی عیوب کا اظہار

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: كُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی إِلَّا الْمُجَاهِرِیْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ اَنْ یَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا، ثُمَّ یُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ: یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَیُصْبِحُ یَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ . (وَلَفْظُ مُسْلِمٍ) وَاِنَّ مِنَ الْاِجْهَارِ وَالْمَجَانَةُ عَدْمُ الْمُبَالَاةِ بِالْقَوْلِ وَالْفِعْلِ .)) ❷

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: کھلے عام گناہ کرنے والوں کے سوا میری تمام امت معاف کر دی

❶ شرح نووی علی مسلم: ۱۸/ ۱۲۶ .
❷ صحیح بخاری: ۷/ ۸۹ و صحیح مسلم: ٤/ ۲۲۹۱ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گی۔ اور اظہارِ گناہ یہ بھی ہے کہ آدمی رات کو کوئی گناہ کرے اور صبح لوگوں سے کہے کہ میں نے رات یہ کام کیا ہے، حالانکہ اللہ نے پوری رات اس پر پردہ ڈالے رکھا اور یہ صبح اللہ کا ڈالا ہوا پردہ اپنے آپ سے اتار دیتا ہے۔ (اور صحیح مسلم کے الفاظ اس طرح ہیں:) ''اعلان و اظہار یہ ہے کہ آدمی اپنے قول و فعل کی پرواہ نہ کرے۔''

بحث: ۱۲

گالی گلوچ اور مومنوں سے مذاق (استہزاء) کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾﴾ (الحجرات: ١١)

''اے اہلِ ایمان! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب سے پکارو ایمان کے بعد فسق برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔''

((عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیفَهٗ.)) [1]

[1] صحیح بخاری: ٣٦٧٣، صحیح مسلم: ٤/ ١٩٦٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی نہ دو، مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو پھر بھی وہ صحابہ کے ایک مُد یا نصف مُد (تقریباً آدھے کلو یا ایک پاؤ) صدقہ کا اجر حاصل نہیں کرسکتا۔''

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''خبردار! صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دینا حرام اور کبیرہ گناہ ہے، خواہ وہ اپنے زمانے میں ظاہر ہونے والے فتنوں میں شریک رہے ہوں یا نہ، کیونکہ انہوں نے ان جنگوں میں شریک ہونے یا نہ ہونے کا اجتہاد کیا تھا اور اجتہاد کرنے والا اگر غلطی کرے تو پھر بھی اسے ایک اجر حاصل ہوتا ہے۔'' [1]

((عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: لَا يَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفِسْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذَالِكَ .)) [2]

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی پر گناہ یا کفر کا الزام لگاتا ہے اور وہ اس سے بریٔ ہے تو یہ الزام خود اسی (الزام لگانے والے) کی طرف لوٹ آتا ہے۔''

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ .)) [3]

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو

---

[1] شرح نووی علی مسلم: ١٦/ ٩٣ .

[2] صحیح بخاری مع الفتح: ١٠/ ٤٦٤ .

[3] صحیح بخاری: ١/ ١٧ وصحیح مسلم: ١/ ١٨ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گالی دینا گناہ اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔''

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَیُّمَا امْرِیءٍ قَالَ لِاَخِیْهِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا اِنْ کَانَ کَمَا قَالَ: وَ اِلَّا رَجَعَتْ عَلَیْهِ .)) ❶

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مسلمان بھائی کو اے کافر کہہ کر پکارتا ہے تو ان میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔ اگر مخاطب واقعتاً کافر ہے تو بجا، ورنہ کہنے والا (خود) کافر ہو جاتا ہے۔''

((عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْمُبْتَدِیءِ مِنْهُمَا مَا لَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ .)) ❷

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو گالی بکنے والے جو بھی کہتے ہیں، اس کا گناہ آغاز کرنے والے پر ہے، جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔''

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دو گالی دینے والوں میں سے ہر ایک دوسرے کو گالی دیتا ہے لیکن اس کا گناہ گالی کا آغاز کرنے والے پر ہوگا جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے، یعنی پہلے شخص سے زیادہ بیہودہ گالی نہ دے، ورنہ زیادتی کا گناہ دوسرے شخص پر اور باقی گناہ ابتداء کرنے والے پر ہوگا۔ ❸

((عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: لَیْسَ مِنْ رَّجُلٍ ادَّعٰی لِغَیْرِ أَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُهٗ اِلَّا کَفَرَ وَمَنِ ادَّعٰی

---

❶ صحیح بخاری: ۷/ ۹۷ و صحیح مسلم: ۱/ ۷۳ .

❷ سنن ابی داؤد: ٤/ ۲۷٤ .

❸ عون المعبود شرح سنن ابی داوٗد : ۱۳/ ۲۳۷ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَـا لَيْـسَ لَـهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْه.)) ❶

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر اپنی نسبت باپ کی بجائے کسی دوسرے شخص کی طرف کی تو وہ کافر ہوگیا، جس نے کسی دوسرے کی چیز پر ملکیت کا دعویٰ کیا وہ ہم میں سے نہیں اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور جس نے کسی کو کافر یا اللہ کا دشمن کہہ کر مخاطب کیا اور وہ شخص حقیقت میں ایسا نہیں ہے تو کہنے والا خود اس حالت پر آ جاتا ہے۔''

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء نے اسے مشکل احادیث میں شمار کیا ہے، کیونکہ اس کا ظاہری حکم مراد نہیں ہے، اور یہ اس لیے کہ اہلِ حق کسی مسلمان کو قتل وزنا وغیرہ کبیرہ گناہوں کی وجہ سے کافر قرار نہیں دیتے، ایسے ہی کسی مسلمان کا دوسرے مسلمان کو کافر کہنا کبیرہ گناہ ہے، اس عقیدہ کی وجہ سے اس حدیث کی تفسیر وتشریح میں علماء کے کئی اقوال ہیں:

۱: حدیث میں مذکورہ وعید ان گناہوں کو حلال اور جائز سمجھنے والے کے لیے ہے۔

۲: آدمی کا اپنے بھائی پر عیب گیری کرنے اور اسے کافر قرار دینے کا گناہ خود اسی کی طرف پلٹ آئے گا (اور وہ گنہگار بن جائے گا البتہ وہ دائرہ اسلام سے خارج نہ ہوگا۔)

۳: حدیث میں مذکورہ گناہوں کی وعید خوارج کے لیے ہے جو مومنوں کو کافر قرار دیتے ہیں لیکن یہ ایک رائے ہے جو کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے امام مالک رحمہ اللہ سے نقل کی ہے لیکن یہ رائے ضعیف ہے، کیونکہ محققین دیگر اہلِ بدعت کی طرح خوارج کو بھی کافر نہیں کہتے ہیں۔

۴: اس وعید سے مراد یہ ہے کہ ان گناہوں کو اختیار کرنے والا آخر کار کفر تک پہنچ جاتا ہے کیونکہ گناہ کفر تک پہنچنے کے اسباب ہیں اور کثرت سے ایسے گناہ کرنے والے کے

❶ صحيح بخاري: ۳۵۰۸، صحيح مسلم: ۱/ ۸۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارے میں خدشہ ہے کہ اس کا انجام کفر ہو جائے۔

۵: اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہنے والے کا فتویٰ خود اسی کی طرف لوٹ آئے گا۔ گویا کہ خود اس نے اپنے آپ کو کافر قرار دیا ہے کیونکہ اس نے اپنے ہی جیسے ایک مسلمان کو کافر کہا ہے یا اس نے ایسے شخص پر کفر کا الزام لگایا ہے جسے کوئی دینِ اسلام کا منکر اور کافر ہی یہ الزام دے سکتا ہے۔ واللہ اعلم

رسول اللہ ﷺ کے فرمان:

''(جو شخص اپنے باپ کی بجائے کسی دوسرے کی طرف اپنا نسب نامہ منسوب کرتا ہے وہ کافر ہے) کی دو تفسیریں ہیں۔''

۱: یہ دھمکی اس کے متعلق ہے جو اس حرام کام کو حلال جانتے ہوئے کرے۔

۲: حدیث کے لفظ ''کفر'' سے مراد کفرانِ احسان، کفرانِ نعمت، اللہ تعالیٰ اور اپنے باپ کے حق کا کفر و انکار ہے، وہ کفر مراد نہیں جس کے ارتکاب سے انسان دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے، بلکہ وہی کفر ہے جو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے کثرت سے آگ میں داخل ہونے کا سبب ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ((تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ)) یعنی ''تم زیادہ لعنت ملامت کرتی ہو اور خاوند کی احسان فراموشی کرتی ہو، پھر وضاحت فرمائی کہ اس کفر سے مراد احسان فراموشی اور خاوند کی نافرمانی ہے۔ [1]

امام نووی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

''غیر ارادی طور پر کثرت سے استعمال ہونے والے ناپسندیدہ الفاظ میں سے کسی کا اپنے مخالف کو گدھا، سانڈ، بکرا، کتا وغیرہ کہنا دو لحاظ سے قابلِ مذمت ہے۔ ایک یہ کہ یہ جھوٹ ہے۔ اور دوسرا یہ کہ اس سے مسلمان کو تکلیف پہنچتی ہے۔'' [2]

---

[1] شرح نووی علی صحیح مسلم: ١/ ٤٩.

[2] الاذکار للنووی: ٣١٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانوروں، پرندوں اور دیگر حیوانات کو گالی گلوچ کرنا بھی ممنوع ہے۔

((عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَإِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلَاةِ .))❶

''سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرغے کو گالی نہ دو کیونکہ یہ تو نماز کے لیے بیدار کرتا ہے۔''

بحث: ۱۳

والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ .))❷

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! یہ کسی کے باپ کو گالی دے گا تو وہ اس کے باپ کو گالی دے گا اور یہ کسی کی ماں کو گالی دے گا تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا۔''

(گویا اس نے خود ہی اپنے ماں باپ کو گالی دی کیونکہ یہ ان کو گالی دینے کا ذریعہ بنا ہے۔)

❶ سنن ابی داؤد: ٤/ ٣٢٧ و نسائی کبریٰ: ١٠٧١٥، و صحیح الجامع: ٦/ ١٦١ .
❷ صحیح بخاری: ٧/ ٦٩ و صحیح مسلم: ١/ ٩٢ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحث:۱۴

لعنت

لعنت کا معنٰی اللہ کی رحمت سے دوری ہے، مومن کی صفت لعنت، ملامت، بدخلقی اور بے ہودہ گوئی نہیں ہے بلکہ یہ چیزیں کمزور ایمان والے فاسقوں کی عادات ہیں۔

((عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ .)) ❶

''سیّدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔''

((عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَنْبَغِيْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا .)) ❷

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لعنت کرنا سچے انسان (صدّیق) کو زیب نہیں دیتا۔''

((عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَآءَ وَلَا شُهَدَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) ❸

''سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لعنت کرنے والے آخرت میں سفارشی اور گواہ نہیں ہوں گے۔''

((عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهٖ وَلَا بِالنَّارِ .)) ❹

---

❶ صحيح بخارى: ٧/ ٢٢٣ و صحيح مسلم: ١/ ١٠٤ .

❷ صحيح مسلم: ٤/ ٢٠٠٥ و سنن الترمذى: ٤/ ٣٧١ .

❸ صحيح مسلم: ٤/ ٢٠٠٦ و سنن ابى داؤد: ٤/ ٢٧٨ .

❹ سنن الترمذى: ٤/ ٣٥٠ و قال حسن صحيح و سنن ابى داؤد: ٤/ ٢٧٧ وصححه الالبانى فى صحيح ابى داؤد: ٤٩٠٦ وصحيح الترمذى : ٢٠٥٩ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا سمُرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے کو اللہ کی لعنت اس کے غضب اور آگ کے عذاب کی بد دعا نہ دو۔''

((عَنْ اَبِی مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیءِ .)) ❶

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن لعنت وملامت اور طعن وتشنیع کرنے والا بداَخلاق اور بیہودہ گو نہیں ہوتا۔''

((عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَیْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَۃُ اِلَی السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَھَا ثُمَّ تَھْبِطُ اِلَی الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُھَا دُوْنَھَا ثُمَّ تَأْخُذُ یَمِیْنًا وَشِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَی الَّذِی لُعِنَ فَاِنْ کَانَ لِذَالِكَ اَھْلًا وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰی قَائِلِھَا .)) ❷

''سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے اور آسمان کے دروازے اس کے لیے بند کر دیئے جاتے ہیں، پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو زمین کے دروازے بھی اس کے لیے بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں بائیں جاتی ہے لیکن جب اسے کسی طرف راستہ نہیں ملتا تو ملعون (جس پر لعنت کی گئی ہے) اگر وہ اس کا حق دار ہو تو اس کی طرف چلی جاتی ہے ورنہ وہ لعنت کرنے والے پر پلٹ جاتی ہے۔''

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّیْحَ عِنْدَ

❶ سنن الترمذی وقال: حسن غریب: ٤/ ٣٥٠ وصححه الالبانی فی صحیح الترمذی .
❷ سنن ابی داؤد: ٤/ ٢٧٧ وحسنه الالبانی فی صحیح ابی داوٗد .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ ﷺ فقَالَ ﷺ: لَا تَلْعَنِ الرِّيْحَ فَإِنَّهَا مَأْمُوْرَةٌ وَ إِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ .)) ❶

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی موجودگی میں ہوا پر لعنت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ اللہ کی طرف سے حکم دی گئی (مامور) ہے اور جو کسی چیز پر لعنت کرتا ہے اور وہ اس کی مستحق نہیں تو یہ لعنت کرنے والے کی طرف واپس پلٹ آتی ہے۔''

((عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَإِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ قَالَ عِمْرَانُ: فَكَأَنِّيْ أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِيْ فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ .)) ❷

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک موقعہ پر رسول اللہ ﷺ محوِ سفر تھے کہ ایک انصاری عورت کی اونٹنی بدک گئی تو اس نے اونٹنی پر لعنت کی، رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: اس پر جو سامان ہے وہ اتار لو اور اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ ملعون ہے، حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گویا کہ میں اب بھی اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگوں کے درمیان چل رہی ہے اور کوئی بھی اسے نہیں پکڑتا۔''

((عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلٰى نَاقَةٍ

---

❶ سنن ابی داؤد: ٤/ ٢٧٨ و سنن الترمذی: ٤/ ٣٥١ و صحیح ترمذی: ٢/ ١٨٩ وصححه الارناؤوط فی تعلیق الاذکار، ص: ٣٠٢، نیز دیکھیے: تحفة الاحوذی: ٦/ ١١٢ .

❷ صحیح مسلم: ٤/ ٢٠٠٤ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ إِذْ بَصرَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ . وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تُصَاحِبُنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِنَ اللّٰهِ .)) ❶

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک لونڈی اونٹنی پر سوار ہو کر جا رہی تھی کہ تنگ پہاڑی راستہ آ گیا، اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر اونٹنی کو ڈانٹا اور کہا: اے اللہ اس اونٹنی پر لعنت فرما، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ''ہمارے ساتھ ایسی اونٹنی نہ چلے جس پر اللہ کی لعنت ہے۔''

بحث: ۱۵

غیر معیّن کفار اور فاسقوں پر لعنت کا جواز

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''تمام اہلِ اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ صالح مسلمان پر لعنت کرنا حرام ہے البتہ بری صفات کے حامل لوگوں پر لعنت کرنا جائز ہے مثلاً یوں کہنا کہ اللہ ظالموں پر لعنت فرمائے، کافروں اور یہود ونصاریٰ پر لعنت فرمائے، اللہ فاسقوں، بدکاروں اور مصوروں پر لعنت فرمائے۔'' ❷

اس کے بعد امام نووی رحمہ اللہ نے غیر معیّن افراد پر لعنت کرنے کے بہت سے دلائل ذکر کیے ہیں، جن میں سے چند درجِ ذیل ہیں:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ

❶ صحیح مسلم: ٤/ ٢٠٠٥.　❷ الاذکار للنووی: ٣٠٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَسَاجِدَ .)) ❶

''اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت فرمائے، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔''

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ وَفِي رِوَايَةٍ مَنَارَ الْاَرْضِ .)) ❷

''اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے والے، بدعتی کو پناہ دینے والے، والدین پر لعنت کرنے والے اور زمین کی حدود کے نشانات میں تبدیلی کرنے والے پر۔''

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کی پیشانی کو گرم لوہے سے داغ دیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ .)) ❸

''اللہ تعالیٰ اِسے داغ دینے والے پر لعنت فرمائے۔''

((قَوْلُهٗ ﷺ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ .)) ❹

''رسول اللہ ﷺ کی بددعا: اے اللہ! رعل اور ذکوان قبائل پر لعنت فرما اور عُصیہ قبیلہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے۔''

---

❶ صحيح بخاري: ٢/ ٩٠ و صحيح مسلم: ١/ ٣٧٦ .
❷ صحيح مسلم: ٣/ ١٥٦٧ . ❸ صحيح مسلم: ٣/ ١٦٧٣ .
❹ صحيح مسلم: ٣/ ١٩٥٣ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ تینوں عرب کے قبیلے ہیں۔

معاصی کا ارتکاب کرنے والے خاص شخص مثلاً یہودی، عیسائی، ظالم، زانی، مصور، چور اور سود خور وغیرہ پر لعنت کرنا احادیث کے ظاہری مفہوم کے طابق حرام نہیں ہے۔ البتہ امام غزالی رحمہ اللہ ایسے شخص پر بھی لعنت کے حرام ہونے کے قائل ہیں ماسوائے اس شخص کے جس کی موت کفر پر واقع ہوئی ہے۔ جیسے ابولہب، ابوجہل، فرعون اور ہامان وغیرہ، کیونکہ لعنت کا معنٰی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری ہے اور ہمیں اس خاص کافر و فاسق کے خاتمے کا علم نہیں کہ اس کی موت کس حال میں واقع ہوئی ہے۔ کسی انسان کے لیے بددعا کرنا بھی لعنت کے قریب قریب ہے، خواہ وہ ظالم ہی کیوں نہ ہو جیسے یوں کہنا کہ اللہ تعالیٰ اس کا جسم ٹھیک نہ کرے وغیرہ۔ ❶

مؤلفِ کتاب فرماتے ہیں کہ بہتر بات وہی ہے جسے امام غزالی رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے کہ معاصی کا ارتکاب کرنے والے خاص شخص پر لعنت جائز نہیں ہے ماسوائے اس آدمی کے جس کے متعلق ہمیں یقین ہو کہ اس کی موت کفر کی حالت میں ہوئی ہے۔ کیونکہ بہت سے لوگوں کے متعلق ہم نے سنا ہے کہ وہ گناہوں سے آلودہ رہے یا وہ کفار تھے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی اور ان کا انجام اچھا ہوا اور وہ حق کے معاون و مددگار بن گئے۔ ❷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا .)) ❸

”مردوں کو گالی نہ دو کیونکہ وہ اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں۔“

((عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم : لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ

---

❶ الاذکار للنووی: ۳۰۴.

❷ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے معیّن شخص پر لعنت نہ کرنے کو صحیح قرار دیا ہے کیونکہ اس کا مرنے سے پہلے توبہ کر لینا جائز و ممکن ہے۔ (دیکھیے: فتاوٰی ابن تیمیہ: ۶/۱۱ و ۱۲/۱۵۶)

❸ صحیح بخاری مع الفتح: ۳/ ۲۵۸ و نسائی و مسند احمد.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَتُؤْذُوا الْاَحْيَآءَ .)) ❶

''سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ فوت شدگان کو گالی نہ دو کیونکہ اس سے تم (ان کے) زندہ (عزیز واقارب) کو تکلیف پہنچاؤ گے۔''

بحث: ١٦

مشیّتِ الٰہی میں غیر کا شرک

((عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَآءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ .)) ❷

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہ کہو کہ جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے (وہی ہوگا) بلکہ یوں کہو کہ جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے۔''

کسی بات کو اللہ عزوجل کی مشیّت مرضی کے ساتھ جوڑنے کے تین مرتبے ہیں:

١: جو اکیلا اللہ چاہے وہی ہوگا یا اکیلا اللہ نہ ہوتا تو یہ کام ایسے ہوجاتا۔ یہ سب سے افضل انداز و مرتبہ ہے۔

٢: جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے وہی ہوگا یا اگر اللہ نہ ہوتا پھر فلاں نہ ہوتا تو کام نہ ہوسکتا، یہ طریقہ مرتبہ جائز ہے۔

٣: جو اللہ اور فلاں چاہے وہی ہوگا یا اگر اللہ تعالیٰ اور فلاں نہ ہوتے تو یہ کام نہ ہوسکتا، یہ انداز و مرتبہ جائز نہیں ہے۔

---

❶ سنن الترمذی: ٤/ ٣٥٣ و صحیح الترمذی: ٢/ ١٩٠ و نسائی و مسند احمد.

❷ سنن ابی داؤد: ٤/ ٢٩٠، وصححه الالبانی فی صحیح ابی داوٗد، نسائی کبریٰ: ١٠٧٥٥، ومسند احمد: ٥/ ٣٨٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحث: ١٧

اگر مگر کہنا اور معاملات کو اللہ کے سپرد نہ کرنا

((عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ .)) [1]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاقت ور مومن کمزور مومن سے بہتر ہے جب کہ دونوں میں ہی بھلائی موجود ہے۔ اپنے اندر اچھے کاموں کا شوق پیدا کرو، جو چیز تمہیں نفع دے اس پر عمل کی کوشش کرو، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو، اور عاجز نہ بنو اور اگر کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو اس سے بچ جاتا، بلکہ یوں کہو: اللہ نے یہی مقدّر کیا تھا اور اس نے جو چاہا کر دیا کیونکہ ''اگر مگر کہنے سے شیطان کو اپنا کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔''

بحث: ١٨

یہ کہنا کہ لوگ برباد ہو گئے

((عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ .)) [2]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی

[1] صحيح مسلم: ٤/ ٢٠٦٢ . [2] صحيح مسلم: ٤/ ٢٠٢٤ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آدمی یہ کہتا ہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ خود ان سے زیادہ ہلاک ہوا۔‘‘

اہلِ علم اس بات پر متفق ہیں کہ اس حدیث میں اس شخص کی مذمت کی گئی جو لوگوں کو حقیر اور ان کے اعمال کو کم تر اور اپنے آپ کو ان سے افضل سمجھتے ہوئے کہتا ہے کہ لوگ برباد ہو گئے، کیونکہ لوگوں میں چھپے اللہ کے بھیدوں کو وہ نہیں جانتا۔ البتہ جو شخص خود اپنی ذات میں اور دوسروں میں دین پر عمل کرنے میں غفلت اور سستی پر افسوس کرتے ہوئے ایسی بات کہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس حدیث کا مفہوم اس طرح بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آدمی مسلسل لوگوں کی برائیوں اور خامیوں کا تذکرہ کرتا رہتا ہے تو اس طرح ان کی غیبت کرنے اور خود پسندی و تکبر وغیرہ گناہوں کی وجہ سے دوسروں سے زیادہ ہلاکت اور بربادی کا مستحق بن جاتا ہے۔ [1]

بحث: ۱۹

گانا بجانا اور حرام اشعار

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝﴾ (لقمان: ٦، ٧)

’’اور بعض لوگ لغو باتوں کو خریدتے ہیں تاکہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے مذاق بنائیں۔ ایسے لوگوں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ جب اس کے سامنے ہماری آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا

[1] شرح النووی علی صحیح مسلم: ١٦/ ١٧٥ - ١٧٦ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہوا اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا اس کے دونوں کانوں میں (بہرے پن) کا بوجھ ہے پس آپ اسے دردناک عذاب کی بشارت سنا دیجیے۔''

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم قرآنِ کریم کا مطلب ومفہوم بہتر سمجھتے تھے، اسی لیے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اللہ کی قسم ''لہوالحدیث'' سے مراد گانا ہے'' اور اسے انہوں نے تین مرتبہ دہرایا۔ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ ...... ﴿أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ۝ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ۝ وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ۝﴾)) (النجم: ٥٩، ٦١) [2]

''میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کو حلال سمجھیں گے۔'' (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:) ''کیا تم قرآن کو سن کر تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو، روتے نہیں اور تم غفلت میں پڑے ہوئے ہو۔''

اشعار کی دو قسمیں ہیں:

۱: جن میں اسلام، مسلمانوں، حق اور اہلِ حق کی مدح ہے، ان اشعار کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲: جن میں ناجائز طور پر لوگوں کی تعریف یا مذمت کی گئی ہے یا اس میں کسی پر جھوٹ بہتان باندھا گیا ہے تو یہ قسم حرام ہے، اور یہ زبان کی بہت بڑی آفت وتباہ کاری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

---

[1] تفسیر ابن کثیر: ٣/ ٤٤٢ و تفسیر ابن جریر طبری.

[2] صحیح بخاری مع الفتح: ١٠/ ٥١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ الشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ انْتَصَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۭ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾﴾ (الشعراء: ٢٢٤ـ ٢٢٧)

''شاعروں کی پیروی وہ لوگ کرتے ہیں جو بھکے ہوئے ہوں، کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا کہ وہ (شعراء) ہر وادی (بیابان) میں سر ٹکراتے پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو وہ کرتے نہیں، لیکن جو (شعراء) ایمان لائے، نیک عمل کیے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اپنی مظلومی کے بعد انتقام لیا (وہ ان جاہل شعراء سے مختلف ہیں) اور ظالم جلد ہی اپنا ٹھکانہ جان لیں گے۔''

بحث: ۲۰

جھوٹا وعدہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''منافق کی تین نشانیاں ہیں: (۱) جب بولے تو جھوٹ بولے۔ (۲) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ (۳) اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ امانت میں خیانت کرے۔'' ❶

آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

((اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا ائْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ اِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ .)) ❷

❶ صحيح بخاری مع الفتح: ١/ ٨٩ و صحيح مسلم: ١/ ٧٨ .

❷ صحيح بخاری مع الفتح: ١/ ٨٩ وصحيح مسلم: ١/ ١٨ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس میں چار نشانیاں پائی گئیں وہ خالص منافق ہوگا۔ اور جس میں ان میں سے کوئی ایک نشانی پائی گئی تو اس میں نفاق کا چوتھا حصہ ہوگا یہاں تک کہ اسے ترک کر دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ اس میں خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، اور جب جھگڑا کرے تو جھگڑتے ہوئے گالی بکے۔''

بحث: ۲۱

دوسروں کو نصیحت، خود میاں فضیحت

((عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ: لَوْ اَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ قَالَ: اِنَّكُمْ لَتُرَوْنَ اَنِّيْ لَا اُكَلِّمُهُ اِلَّا اُسْمِعُكُمْ اِنِّيْ اُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ دُوْنَ اَنْ اَفْتَحَ بَابًا لَا اَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا اَقُوْلُ لِرَجُلٍ اِنْ كَانَ عَلَيَّ اَمِيْرًا اَنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا: وَمَا سَمِعْتَهُ؟ يَقُوْلُ: قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ: اَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيْهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ.))[1]

''سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے ان سے کہا: اگر آپ فلاں کو نصیحت کریں تو کیا ہی اچھا ہو، تو انہوں نے جواب دیا: میں

[1] صحیح بخاری: ٤/ ٩٠ و صحیح مسلم: ٤/ ٢٢٩٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہیں سنانے کے لیے اس سے بات کر کے برائی کا دروازہ نہیں کھولنا چاہتا البتہ میں اسے علیحدگی میں سمجھاؤں گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث سننے کے بعد اپنے کسی حکمران کو یہ نہیں کہا کہ وہ سب سے بہتر ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ سے آپ نے کیا سنا تھا؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر آگ میں جھونکا جائے گا تو اس کی انتڑیاں پیٹ سے باہر لڑھک جائیں گی اور وہ ان کے گرد یوں چکر لگا رہا ہوگا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، جہنم والے اس کے گرد جمع ہو کر کہیں گے: اے فلاں! تُو تو دنیا میں ہمیں نیکی کا حکم کرتا اور برائی سے روکتا تھا، تیرا یہ کیا حال بنا ہوا ہے؟ تو وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیک اعمال کرنے کا حکم دیتا تھا مگر خود نہ کرتا تھا اور برے اعمال سے تمہیں منع تو کرتا تھا مگر خود ان سے باز نہ آتا تھا۔"

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ آدمی اپنے کمال کو پہنچنے تک نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کا فریضہ سرانجام ہی نہ دے۔ اگر حدیث کا یہی مطلب ہوتا کہ صرف کامل لوگوں نے ہی یہ فریضہ ادا کرنا ہے تو چند افراد کے سوا کوئی بھی یہ ذمہ داری ادا نہ کرتا۔

حدیث کا اصل مقصد یہ ہے کہ انسان پر دو چیزیں واجب ہیں:

۱: انسان خود اپنی ذات کو اعمالِ صالحہ کا حکم دے، برے اعمال سے روکے اور علم یعنی کتاب وسنت کے مطابق عمل کرے۔ اور اس کی نیت رضاء الٰہی کا حصول اور اللہ کے عذاب سے خوف ہو۔

۲: علم وحکمت اور بصیرت کے ساتھ دوسروں کو اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برائی سے منع کرے۔

جب آدمی اخلاصِ نیت کے ساتھ ایک فریضہ ادا کرے گا تو اس نے آدھی ذمہ داری ادا کر دی اور آدھی باقی رہ گئی، اگر پہلا واجب ادا نہ کرنے کی وجہ سے دوسرا بھی ادا نہ کرے گا تو اللہ کے نزدیک دوہرا مجرم ٹھہرے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحث:۲۲

خاوند یا بیوی کے راز ظاہر کرنا

((قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِىْ اِلٰى اِمْرَاَتِهٖ وَتُفْضِىْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا .)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا انسان وہ ہوگا جو اپنی بیوی سے ہم بستری کرتا ہے اور پھر اس کے راز افشاء و نشر دیتا ہے۔'' ❷

اور یہ سب سے بڑی خیانت ہے۔

بحث:۲۳

اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی قسم اٹھانا

((عَنْ ثَابِتِ بْنَ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَ مَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ .)) ❸

''سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص

❶ صحيح مسلم: ٢/ ١٠٢٠ .

❷ شرح نووى صحيه مسلم : ٢/ ١٠٦١ .

❸ صحيح بخارى مع فتح البارى: ١٠/ ٤٦٤ ومسلم: ١/ ١٠٥ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی جھوٹی قسم اٹھاتا ہے، وہ ایسا ہی ہوجاتا ہے جیسا اس نے کہا، انسان جس چیز کا مالک نہیں اس کی نذر پوری کرنا اس پر ضروری نہیں اور جو آدمی کسی چیز یا آلہ سے خودکشی کرتا ہے اسی کے ساتھ جہنم میں اسے عذاب دیا جائے گا۔ مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی مانند ہے، ایسے ہی کسی مومن کو کافر کہنا بھی اس کے قتل کے مترادف ہے۔''

بحث: ۲۴

فاسق کو سردار بنانا

((عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَیِّدٌ فَإِنَّهٗ إِنْ یَكُ سَیِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُّمْ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ.))❶

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی منافق کو سردار نہ کہو کیونکہ اگر تم نے اسے سردار بنایا تو تم نے اپنے ربّ عزوجل کو ناراض کردیا۔''❷

بحث: ۲۵

بخار کو گالی دینا

((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ

❶ سنن ابی داؤد: ٤/ ٢٩٥ وصححه الالبانی فی صحیح ابی داوٗد، نسائی کبریٰ: ١٠٠٠٢، و مسند احمد: ٣/ ٣٤٦ و صحیح الجامع: ٦/ ١٧٠.

❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی منافق وفاسق کو سردار بنانا تو دور کی بات ہے، اسے زبان سے سردار کہنا بھی جائز نہیں ہے۔ (مترجم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السَّائِبِ اَوْ اُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: مَا لَكِ يَا اُمَّ السَّآئِبِ اَوْ يَا اُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِيْنَ؟ قَالَتْ: اَلْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا ، فَقَالَ: لَا تَسُبِّی الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِیْ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ .)) ❶

''سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سائب یا ام مسیّب رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو پوچھا: اے سائب یا مسیّب کی ماں! تو کیوں اتنا کانپ رہی ہے، انہوں نے کہا: مجھے بخار ہے، اللہ اس میں برکت نہ دے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے گالی نہ دو کیونکہ یہ اولادِ آدم کے گناہوں کو اس طرح ختم کردیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ اتار دیتی ہے۔''

بحث ۲۶:

قولی ارتداد ❷

قولی ارتداد نواقضِ اسلام میں سے ہے اور یہ زبان کی بدترین آفات کا حصہ ہے کہ کوئی

---

❶ مسلم: ٤/ ١٩٩٣ .

❷ ارتداد کا معنٰی ہے اسلام لانے یا مسلمان ہونے کے بعد کافر ہوجانا۔ اور اس کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) قولی ارتداد: جیسے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی بھی رسول اور فرشتوں کو گالی دینا، علم غیب کا یا نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنا اور اس مدّعیِ نبوت کی تصدیق کرنا وغیرہ، یہ خطرناک زبانی نواقضِ اسلام میں سے ہے۔

(۲) فعلی ارتداد: جیسے بت کو، درخت کو اور قبر کو سجدہ کرنا، کسی غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا، قرآنِ پاک کو گندی جگہ پر پھینکنا، جادو کرنا، سیکھنا اور سکھلانا اور کسی معاملہ میں قرآن وسنت کے احکام کو نظر انداز کرتے ہوئے وضعی وخود ساختہ قانون سے فیصلہ کرنے کو حلال و جائز سمجھنا۔

(۳) اعتقاد میں ارتداد: جیسے کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک سمجھنا، زنا، شراب اور سود کو حلال سمجھنا، نماز کو غیر واجب ماننا وغیرہ۔ .... ☜☜

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی غیر اللہ کو پکارے، اس سے استغاثہ و مدد مانگے، غیر اللہ کے لیے نذر یا منت مانے، اللہ پر جھوٹ باندھے اس کے رسولوں میں سے کسی کی رسالت کا انکار کرے یا نبی اکرم ﷺ کے لائے ہوئے دین میں سے کسی چیز کا انکار کرے۔ اللہ تعالیٰ، رُسل میں سے کسی کا یا دینِ اسلام، ثواب و عذاب کا مذاق اڑائے، اللہ کو گالی دے، رسول اللہ ﷺ کو گالی بکے، دینِ اسلام کو گالی دے، اللہ کی طرف سے کسی نقص یا عیب کی نسبت کرے یا شریعتِ اسلامیہ سے افضل و بہتر کسی دوسری شریعت کو قرار دے یا کسی غیر کا حکم شریعت سے احسن یا اس کے برابر ہے، یا حکم بغیر شرع کو جائز کہے، مشرکین کے مذہب کو صحیح کہے یا شریعتِ اسلامیہ سے خروج کو جائز کہے۔ [1]

.... ☜☜ (۴) شک کا ارتداد: جیسے کوئی شخص شرک کے حرام ہونے میں شک کرے، زنا اور شراب کے حرام میں شک کرے، نبیِ اکرم ﷺ یا کسی بھی متفق علیہ نبی کی نبوت میں شک کرے یا دینِ اسلام کے اللہ کا دین ہونے اور اس کے ہر زمانے کے لیے صحیح و مفید ہونے میں شک کرے۔

(۵) ترک کرنے کا ارتداد: جیسے کوئی شخص جان بوجھ کر نماز ترک کر دے کیونکہ صحیح مسلم میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ کفر و شرک اور بندۂ (مومن) کے مابین ترکِ نماز کا ہی فرق ہے۔ (صحیح:۸۲)

ان پانچوں اقسامِ ارتداد کے دلائل کا تذکرہ کیا تو بات بہت طول پکڑ جائے گی، لہٰذا اسی پر اکتفاء کر رہے ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے کتاب اتباع مناهج اهل السنن و الآثار شرح سواطع الانوار لمعرفة عقيدة سيد الابرار تاليف على محمد سلمان العبيدى) (ابو عدنان)

[1] قولی ارتداد اور اس کی مثالوں کی تفصیل کے لیے دیکھیے: مؤلف رحمہ اللہ کی کتاب: قضية التكفير، ص: ۹۵۔۱۲۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الرابع:

زبان کی حفاظت فرض ہے

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر عقل مند بالغ مسلمان پر مصلحت سے خالی فضول باتوں سے زبان کی حفاظت کرنا فرض ہے، جس بات کا نفع ونقصان برابر ہوتو ایسی بات کرنے سے باز رہنا مسنون ہے، کیونکہ کبھی جائز کلام انسان کوحرام یا مکروہ بات تک پہنچا دیتی ہے بلکہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور سلامتی کا مقابلہ تو کوئی بھی چیز نہیں کرسکتی۔ ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ .)) ❷

''کسی انسان کا فضول باتوں کو ترک کر دینا اس کے اچھے مسلمان ہونے کی علامت ہے۔''

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

اِحْفَظْ لِسَانَكَ اَيُّهَا الْاِنْسَانُ
لَا يَلْدُغَنَّكَ اِنَّهٗ ثُعْبَانُ
كَمْ فِي الْمَقَابِرِ مِنْ قَتِيْلِ لِسَانِهٖ
كَانَتْ تَهَابُ لِقَآءَهُ الشُّجْعَانُ

''اے انسان! اپنی زبان کی حفاظت کر، یہ ایک اژدھا ہے کہیں تجھے ڈس نہ لے، اپنی زبان کے ڈسے ہوئے کتنے ہی ایسے لوگ قبرستان میں پہنچ چکے ہیں کہ جس کا سامنا کرنے سے بہادر بھی گھبراتے تھے۔''

---

❶ الاذکار: ٢٨٤ .

❷ ترمذی: ٤/ ٥٥٨ وابن ماجه: ٢/ ١٣١٦ و صحيح ترمذی: ٦/ ١٦٩ و صحيح ابن ماجه : ٢/ ٣٦٠ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا شاعر یوں آفاتِ زبان کی قباحت بیان کرتا ہے:

''انسان اپنی زبان کی لرزش سے مرسکتا ہے، جب کہ پاؤں پھسلنے سے اس کی موت واقع نہیں ہوتی، (اور) زبان کی لرزش اس کا سر کاٹ دیتی ہے جب کہ پاؤں کی لرزش سے آنے والا زخم کچھ عرصہ میں صحیح ہو جاتا ہے۔''

اس لیے کسی مسلمان کو اپنے منہ سے کوئی فضول لفظ نہیں نکالنا چاہیے، صرف وہی بات کرے جس سے دین میں کوئی فائدہ کی امید ہو، ہر مرتبہ بولنے سے پہلے یہ دیکھے کہ میں جو بات کرنا چاہتا ہوں اس میں کوئی فائدہ ہے یا نہیں، اگر فائدہ نہیں تو بات کرنے سے باز رہے اور اگر فائدہ ہے تو یہ دیکھے کہ کیا اس بات کی وجہ سے زیادہ مفید اور اہم بات سے محروم تو نہیں ہو رہا، اس لیے کم نفع والی بات کی وجہ سے اہم بات کو ضائع نہ کرنے سے اور زبان کی حرکت کے ذریعے اگلے کے چاہتے ہوئے یا نہ بھی چاہتے ہوئے دل کی کیفیت معلوم کی جاسکتی ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''دل ہنڈیا کی مانند ہیں اور زبانیں دلوں کے بڑے چمچے (ڈوئی) کی طرح ہیں، جب آدمی کلام کر رہا ہوتا ہے تو زبان اس کے دل کا ذائقہ (میٹھا، کھٹا، لذیذ اور کڑوا وغیرہ) بیان کر دیتی ہے اور اس چمچے کے ذریعے دل کا ذائقہ معلوم ہو جاتا ہے جس طرح ہنڈیا میں موجود کھانے کا ذائقہ زبان کے ساتھ چکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ [1]

تعجب کی بات تو یہ ہے کہ انسان کے لیے حرام خوری، زنا، ظلم، چوری، ڈاکہ، شراب نوشی اور بدنظری وغیرہ سے بچنا تو آسان ہے مگر زبان کی حرکت سے بچنا مشکل ہے۔ حتیٰ کہ ایک آدمی دین، زہد وتقویٰ اور عبدیت میں کمال کو پہنچا ہوا ہوتا ہے مگر لا پرواہی سے اللہ کو ناراض کرنے والی بات کہہ دیتا ہے، جس کی وجہ سے وہ جہنم کی گہرائی میں اتنی دور جا گرتا ہے جتنی کہ مشرق ومغرب کے مابین دوری ہے۔ آپ ایسے کتنے ہی لوگوں کو دیکھیں گے کہ وہ فحاشی و ظلم سے تو بہت بچنے والے ہوتے ہیں لیکن ان کی زبانیں زندہ و مردہ لوگوں کی آبروریزی

[1] حلیة الاولیاء ابونعیم: ۱۰/ ۶۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ اس کی صریح و واضح دلیل صحیح مسلم کی یہ حدیث ہے:

''سیدنا جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں آدمی کو معاف نہ کرے گا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے جو میرے متعلق ایسی جرأت کر کے کہتا ہے کہ میں فلاں کو معاف نہیں کروں گا؟ میں نے اسے بخش دیا اور تیرے اعمال کو برباد کر دیا ہے۔'' ❶

اب دیکھیے کہ اس عابد وزاہد نے ایک عرصہ تک اللہ کی عبادت کی مگر صرف ایک جملے نے اس کی تمام عبادت کو برباد کر دیا۔ ایسے کتنے ہی ظلم وستم، برائی اور بے حیائی سے بچنے والے متقی اور پرہیزگار لوگ ہیں کہ جن کی زبانوں سے زندہ اور فوت شدہ انسانوں کی عزتیں محفوظ نہیں ہیں۔

سلف صالحین اکثر اپنا محاسبہ کیا کرتے تھے حتیٰ کہ آج گرمی ہے، آج سردی ہے، یہ کہنے سے بھی گریز کیا جاتا تھا۔ ایک بزرگ عالم کو خواب میں دیکھا گیا تو اس سے سوال ہوا کہ تیرا کیا حال ہے؟ تو اس نے جواب دیا: میں ایک جملے کی وجہ سے روک دیا گیا ہوں، میں نے کہا تھا کہ لوگ کس قدر بارش کے محتاج ہیں، تو اللہ کی طرف سے مجھے کہا گیا: تم کیا جانوں، تجھے معلوم نہیں کہ میں اپنے بندوں کی مصلحت کو بہتر سمجھتا ہوں۔

ایک صحابی نے اپنی کنیز سے کہا: دستر خوان لاؤ، ہم اس کے ساتھ کھیلیں، پھر فرمایا: میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں، میں ہر بات کرنے سے پہلے اسے لگام اور نکیل ڈالتا ہوں لیکن یہ بات بغیر نکیل یا لگام ڈالے مجھ سے نکل گئی ہے یا اس سے ملتی جلتی کوئی بات کہی۔ ❷

حضرت ابن بریدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کو پکڑ کر کہہ رہے تھے: تجھ پر افسوس ہے، اچھی بات کہہ کر نفع حاصل کر، یا

❶ مسلم: ٤/ ٢٠٢٣۔ یہ حدیث پہلے بھی بدزبانی کی قباحت کے ضمن میں گزر چکی ہے، اس سے متعلقہ دوسری احادیث بھی وہیں ملاحظہ فرمائیں۔

❷ الجواب الکافی لابن قیم: ٢٨١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برائی سے خاموشی اختیار کر کے سلامت رہ، ورنہ تجھے بہت جلد ندامت اٹھانی پڑے گی۔ ان سے کہا گیا کہ اے ابن عباس رضی اللہ عنہما: آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟ وہ کہتے ہیں: مجھے پتہ چلا ہے کہ قیامت کے دن انسان کو اپنے تمام اعضاء جسم میں سے سب سے زیادہ غصہ اپنی زبان پر ہی آئے گا۔سوائے اس کے کہ جس نے زبان سے کوئی خیر کی بات کی۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ کی قسم اٹھا کر فرمایا کرتے تھے کہ اس زمین پر میری زبان سب سے زیادہ قید کیے جانے کی مستحق ہے۔ ❷

حضرت یونس بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جس شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کا خاص خیال رکھتا ہے تو یہ بھی دیکھا کہ یہ چیز اس کے تمام اعمال میں نظر آتی ہے۔اور جس شخص کی زبان سے فاسد گفتگو صادر ہوتی ہے، اس کے سارے اعمال میں بھی اس کا اثر نظر آتا ہے۔ ❸

اعضائے انسانی میں سب سے آسان حرکت زبان کی ہے مگر بندے کے لیے یہی سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

سلف و خلف میں اس بات پر اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا زبان سے نکلنے والے تمام الفاظ لکھے جاتے ہیں یا صرف خیر وشر والے کلمات، دو اقوال میں سے صحیح تر قول کی رو سے اکثر علماء اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ انسانوں کے منہ سے نکلنے والی تمام باتیں لکھی جاتی ہیں۔ اگرچہ بعض علماء صرف نیکی اور برائی تحریر کیے جانے کے قائل ہیں۔ زبان کی دو بڑی مصیبتیں ہیں، اگر ایک سے نجات پا جائے تو دوسری سے نہیں بچ سکتا۔

۱: کلام کرنے کی آفت۔

۲: خاموش رہنے کی آفت۔

---

❶ جامع العلوم والحکم لابن رجب: ٢٤١ .

❷ جامع العلوم والحکم: ٢٤٢ .

❸ جامع العلوم والحکم، ص: ٢٤٢ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موقع کی مناسبت سے ان میں سے ہر ایک کا گناہ دوسری مصیبت سے بڑا ہوتا ہے، اگر جان کا خطرہ نہ ہو تو حق بات کو ظاہر کرنے کے موقع پر خاموش رہنے والا، دین سے لا پرواہ، ریا کار، اللہ کا نافرمان اور ''گونگا شیطان'' ہے اور باطل بات کا اظہار کرنے والا بھی اللہ کا نافرمان اور ''بولنے والا شیطان'' ہے۔

بہت سے لوگ اپنے بولنے اور خاموش رہنے کے معاملے میں احتیاط سے کام نہیں لیتے جب کہ بہترین اور صراطِ مستقیم پر چلنے والے وہی لوگ ہیں جو باطل سے زبانوں کو محفوظ رکھتے ہیں اور صرف مفادِ اخروی کی خاطر ہی کلام کرتے۔ آپ ان میں سے کسی کو بھی فضول گوئی کرنے والا نہیں پائیں گے، کہاں یہ کہ وہ آخرت میں نقصان دینے والی بات کریں۔

قیامت کے روز ایک شخص پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئے گا لیکن وہاں پہنچ کر احساس ہوگا کہ اس کی زبان نے ان سب کو برباد کر دیا ہے اور دوسرا شخص پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر حاضر ہوگا مگر وہاں پہنچ کر اسے معلوم ہوگا کہ اس کی زبان نے ذکر اللہ کی کثرت اور اظہارِ حق کے باعث ان گناہوں کو اس سے مٹا دیا ہے۔ [1]

اسی لیے مختصر سی نصیحت چاہنے والے صحابی کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''ہر نماز کو زندگی کی آخری نماز سمجھ کر ادا کرو، اور وہ بات نہ کہو جس سے کل معذرت کرنا پڑے اور لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے اس سے ناامید ہو جاؤ۔ [2]

یہ ایسی تین نصیحتیں ہیں کہ جو بھی ان پر عمل کرے گا فلاح پا جائے گا۔ [3]

اسی لیے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے جب نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ کامیابی کیا

---

[1] الجواب الكافي لمن سأله عن الدواء الشافي، ص: ۲۷٦ تا ۲۸۱.

[2] صحيح ابن ماجه: ۲/ ٤٠٥ و مسند احمد: ٥/ ٤١٢.

[3] بهجة قلوب الابرار في شرح جوامع الاخبار، شيخ عبد الرحمٰن سعدی، حديث: ٧٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اپنی زبان کو روک کر رکھو، اپنے گھر میں ٹکے رہو، اور اپنے گناہ پر رویا کرو۔“ ❶

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کو ذکرِ الٰہی سے تر اور دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی کی باتوں میں مصروف رکھے۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اور اپنی زبان کو خیر کے کاموں اور باتوں میں مشغول نہ رکھے گا تو اس کا نفس اور زبان اسے نقصان دہ امور میں مشغول کر دیں گے۔

❶ صحيح جامع الترمذي: ٢/ ٢٨٧ و صحيح الجامع: ١٣٨٨ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

الحمد للہ اس اہم موضوع پر حسبِ استطاعت تحقیق اور اہتمام کے بعد یہ تالیف تکمیل کو پہنچی، یہ کتاب مخلص علماء و محقّقین کے لیے قابلِ توجہ ہے کیونکہ زبان کو اتحادِ امت اور خیر وفلاح کی اشاعت میں استعمال کرنا مسلمان کے لیے مفید ہے اور امتِ اسلامیہ کے افتراق وانتشار میں اس کا استعمال افراد اور معاشرے کے لیے نقصان دہ ہے۔ زبان کا غلط استعمال اسلامی معاشرے بلکہ افراد اور خاندان کے لیے بھی ضرر رساں ہے۔ اسی سے خاوند، بیوی، دو بھائیوں اور دوستوں بلکہ ملکوں اور حکومتوں میں بھی اختلافات اور جدائیاں پیدا ہوتی ہیں۔

میں نے بھرپور کوشش کی ہے کہ اس کتاب کی تالیف میں امانتِ علمیہ کا مکمل خیال رکھوں اور ہر قول کو اس کے کہنے والے کی طرف منسوب کروں۔ میں نے احادیثِ نبویہ کی تخریج کر دی ہے اور اپنی معرفت کے مطابق کوشش کی ہے کہ اس تالیف میں کوئی ضعیف حدیث ذکر نہ کی جائے کیونکہ مرجوح اقوال اور ضعیف احادیث کے تذکرے سے قرآنِ کریم اور صحیح احادیثِ نبویہ کا تذکرہ کہیں بہتر ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

كُلُّ الْعُلُوْمِ سِوَى الْقُرْآنِ مَشْغَلَةٌ اِلَّا الْحَدِيْثَ وَعِلْمَ الْفِقْهِ فِي الدِّيْنِ
اَلْعِلْمُ مَا قَالَ فِيْهِ حَدَّثَنَا وَمَا سِوٰى ذَاكَ وَسْوَاسُ الشَّيَاطِيْنِ

”قرآنِ کریم، حدیثِ نبوی اور فہمِ دین کے سوا تمام علوم محض مشغلہ ہیں، اصل علم وہی ہے جس میں یہ کہا جائے کہ ہمیں فلاں محدّث نے فلاں سے حدیث بیان کی اور اس کے سوا سبھی شیطانی خیالات ہیں۔“ [1]

[1] امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف منسوب ان اشعار کے بارے میں بعض لوگوں نے شکوک وشبہات کا اظہار کیا ہے کہ یہ ان کے نہیں بلکہ کسی اور کے ہیں اور ان کی طرف منسوب کر دیے گئے ہیں۔ اور امام سبکی کی طبقات الشافعیہ.... ☜☜

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں اللہ علیّ العظیم سے اس کے اسمائے حسنہ اور بلند صفات کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں کہ ہمارے اعمال کو اپنی رضا کے لیے خاص کر دے اور ہمیں علمِ نافع کے حصول اور اعمال صالح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یقیناً وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ . وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ . وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ . وَ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَ بَارَكَ عَلٰى عَبْدِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ وَ خِيْرَتِهٖ مِنْ خَلْقِهٖ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ .

.... ☜☜ الکبریٰ (۱/ ۲۹۷ طبع ہجر) کی متعلقہ سند کو غیر صحیح کہا ہے۔ (دیکھیے: تاریخ دمشق لابن عساکر: ۸/ ۲۳۸، تاریخ بغداد: ۸/ ۱۱۹۔۱۲۰) جبکہ بعض اہلِ علم نے کہا ہے کہ اگر ان اشعار کو ان کے مان بھی لیا جائے تو یہ ان کے متبادر الی الذھن معنوں میں نہیں بلکہ انہوں نے قرآن و حدیث اور علمِ فقہ کے علاوہ جو دیگر علوم کو محض مشغلہ قرار دیا ہے تو اس سے ان کی مراد یہ ہوگی کہ ان دینی امور کے علاوہ جو دین و دنیا ہر دو لحاظ سے بے فائدہ قسم کے علوم ہیں وہ محض مشغلہ ہیں اور وہ علومِ قرآن و حدیث کی طرف رغبت دلاتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ علوم حاصل کرو جن میں سند (حَدَّثَنَا) ہوتی ہے۔ (ابوعدنان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یادداشت

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

توحید پبلی کیشنز کی مفید مطبوعات

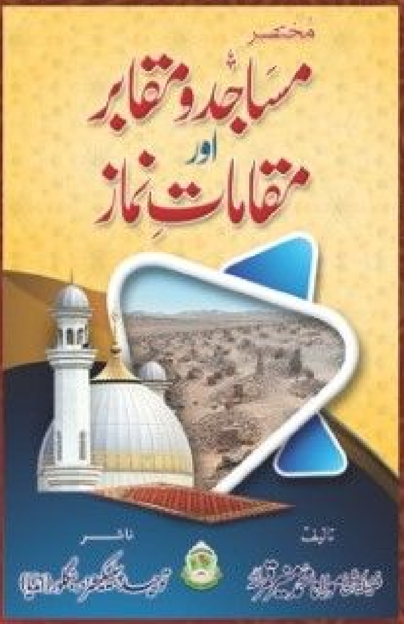

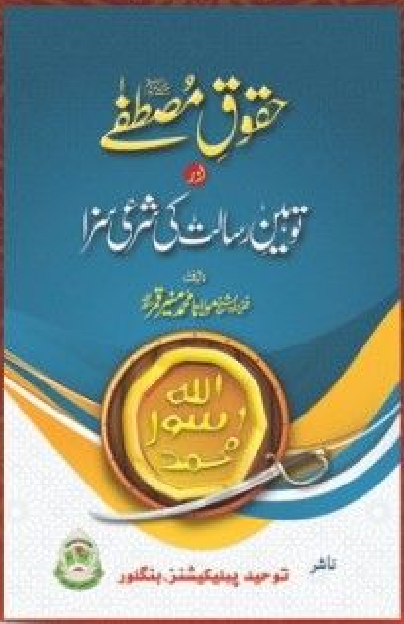

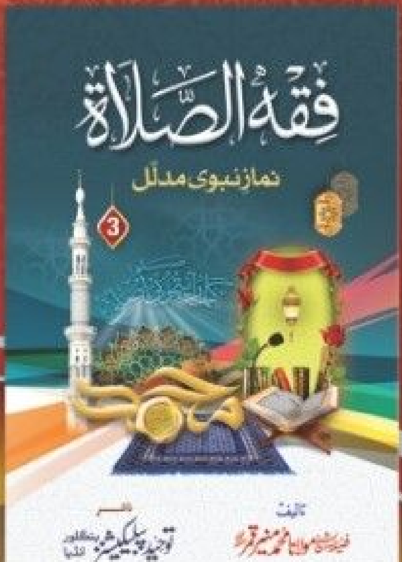

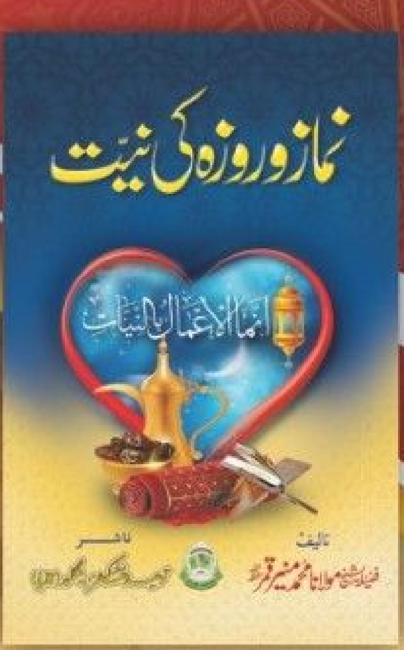

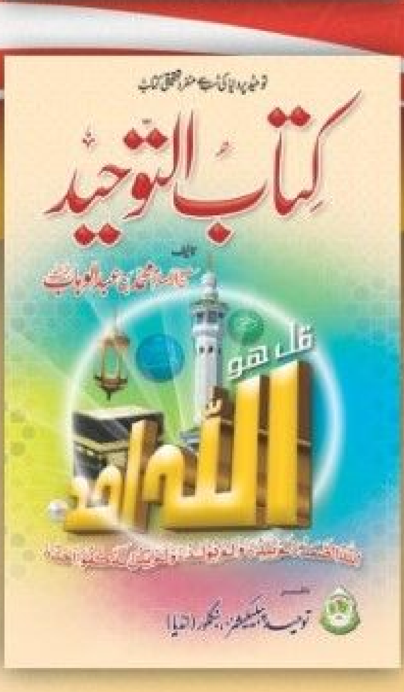

ZABAAN KI TABAH KARRIAN

URDU
93

Published By
Tawheed Publications
#43, S.R.K. Garden, BENGALURU-41
Email : tawheed_pbs@hotmail.com
khanmr1977@gmail.com

توحید پبلیکیشنز

Read "Tawheed Publications" books for authentic information about ISLAM